زندگی نامہ

قرۃ العین حیدر

تحقیق و ترتیب

جمیل اختر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

زندگی نامہ

قرۃ العین حیدر

تحقیق و ترتیب

جمیل اختر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔110025

پہلی اشاعت	:	2014
تعداد	:	550
قیمت	:	-/143 روپئے
سلسلۂ مطبوعات	:	1833

ZINDAGI NAMAH
Qurat-ul-Ain Haider
Compiled by: Jameel Akhtar

ISBN :978-93-5160-063-3

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔کے۔پورم، نئی دہلی۔110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای۔میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای۔میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: بھارت گرافکس، C-83، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز۔1، نئی دہلی 110020
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان کا اجتماعی شعور صدیوں کو محیط ہے۔ اظہار کے سانچوں پر قابو پانے میں صدیاں لگی ہیں۔ اظہار کے لسانی سانچے پر عبور پانا معجزے سے کم نہیں۔ زبان کا سفر حقیقت سے مجاز تک کا نہایت بامعنی سفر ہے۔ مجاز کے توسط سے اشارے حقیقت کی ترسیل ہیں۔ مفروضے سے معروضے کی منزل مشاہدے سے تجربے کی منزل ہے جو پیچیدگی سے آسانی کی طرف لے جاتی ہے۔ فکر سے اظہار اور اظہار سے تحریر کے مراحل میں ردوقبول کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جذبے، احساسات اور اشیا کی شناخت کے لیے لفظیات کا انتخاب اور ان کی قبولیت کے لیے زمانہ درکار ہوتا ہے۔ زبان عمرانی، معاشرتی اور تہذیبی مظہر ہے۔ ایک دن میں زبان بنتی ہے نہ قواعد۔ نطق سے اظہار تک کا سفر صدیوں پر مشتمل ہے۔ اردو نے اپنا ادبی سفر شروع کیا تو تحریر بھی اسے محفوظ کرتی گئی اور آج اردو کتابوں کے عظیم ذخیرے پر ہم فخر کرتے ہیں۔

اردو میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کو منتقل کرنا اور معیاری تحریروں کو پکی روشنائی عطا کر کے اردو حلقوں تک پہنچانا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ کونسل نے متنوع موضوعات پر کافی کتابیں شائع کی ہیں۔ اردو میں شخصیت اور فن قسم کے مقالے جامعات میں تحقیق کے لیے اکثر داخل کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض زیور طباعت سے آراستہ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن خالص

شخصی معلومات پر مبنی کتاب یا شخصی اشاریوں کا چلن ہمارے یہاں عام نہیں ہے۔ بڑی شخصیات کی زندگی کا کینوس بھی وسیع تر ہوا کرتا ہے۔ حیات کی گمشدہ کڑیوں کو جوڑ کر ایک سلسلہ عطا کرنا، نہایت محنت کا کام ہے۔ بڑی شخصیات میں بے نیازی کا پہلو اکثر پایا گیا ہے۔ وہ اپنے متعلق چیزوں کو جمع کرنے سے پرہیز کرتی ہیں۔ اس لیے بعض اوقات ان کی شخصیت اور کارناموں سے جڑی اہم دستاویز عام قارئین کی نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ ایسی صورت میں محققین کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ ایسے محقق لائق مبارک باد ہیں جو عہد ساز ادیبوں کی زندگی اور فن کی بکھری اور گمشدہ کڑیوں کو جوڑنے کا کام عرق ریزی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ جمیل اختر کی کاوش 'زندگی نامہ' قابل ستائش ہے۔ انھوں نے مشہور ادیبہ قرۃ العین حیدر کی حیات کے مختلف گوشوں اور ان کے اجزائے پریشاں کو سمیٹنے کا کام بحسن وخوبی انجام دیا ہے۔ کونسل موصوف کی شکر گزار ہے۔

امید ہے کہ کونسل کی دیگر مطبوعات کی طرح اس کتاب کی بھی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔ ہمیں اہل ذوق کی آرا کا انتظار رہے گا۔

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین
(ڈائرکٹر)

فہرست

مقدمہ

ابتدا: دو باتیں

میں نے ادیبوں کی حیات و خدمات اور ان کے کارنامے پر مبنی ایک کتابی سلسلہ 'زندگی نامہ' کے عنوان سے شروع کیا ہے۔ اس کتاب کے مندرجات کو میں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(1) ادیب کی (2) ادیب پر

پہلے حصے کے تحت مصنف کے ذاتی کارنامے، کارکردگی یعنی حیات و خدمات کو مختلف عنوانات میں تقسیم کر کے تقویمی ترتیب کے تحت اندراجات کیے گئے ہیں۔ جس سے زندگی میں رونما ہونے والے چھوٹے بڑے تمام واقعات کسی نہ کسی عنوان کے تحت درج ہو جاتے ہیں۔ کچھ پیچیدہ، گنجلک اور غیر واضح اندراجات کی پرتیں بالکل واضح انداز میں تہہ در تہہ کھولی جاتی ہیں۔ یعنی عنوان ہر مفہوم کو واضح کر دیتا ہے اور اس عنوان کے تحت اندراج مزید شبہہ صاف کر دیتا ہے۔ ایسی مشکل صرف تراجم کے سلسلے میں پیش آتی ہے۔ یعنی مصنف نے اپنی کن کن تحریروں کے ترجمے خود کیے ہیں اور دوسروں نے مصنف کی کون سی تحریر کا ترجمہ کیا ہے، اور کس کس زبان میں۔ دوسری مشکل بعض ادیبوں کے مجموعہ مضامین یا افسانوی مجموعوں کے سلسلے میں بھی پیش آتی ہے۔ یعنی خود

مصنف کے ترتیب دیے ہوئے مجموعے اور پھر دوسروں کے ذریعہ ترتیب دیے ہوئے مجموعے جو اکثر غیر واضح ہوتے ہیں۔ میں ان دونوں کو الگ الگ خانوں میں رکھتا ہوں۔

کتاب کا دوسرا حصہ قدر شناسی پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی مصنف کے کارناموں کی تحسین شناسی، جس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اس کا بھی اندراج مختلف عنوانات کے تحت ہوتا ہے۔ یعنی مصنف پر لکھے گئے مضامین، مقالے، کتابیں، اردو اور دیگر زبانوں میں۔ یہ بھی خاصا وسیع میدان ہے۔

اس طرح ان دو حصوں میں کسی بھی مصنف سے متعلق شاید ہی کوئی معلومات درج ہونے سے رہ جاتی ہے۔ یعنی یہ کتاب کسی بھی مصنف سے متعلق گنجینۂ معلومات کا وہ خزانہ ہے جو چھپی ہوئی حالت میں 'گوگل' سرچ کا کام دے گی۔ یعنی اتنی معلومات کسی بھی مصنف سے متعلق نہ کسی ویب سائٹ پر ملے گی نہ 'گوگل' سرچ میں ہی نیٹ پر دستیاب ہو سکے گی۔ یہ 'مصنف انجن' اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی اس طرح کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ لائبریری سرچ میں مجھے ایسی کوئی کتاب نہیں مل سکی جسے میں نمونہ کے طور پر استعمال کر سکتا۔ 'زندگی نامہ' کا فریم ڈیزائن کرنے میں مجھے کئی سال لگے۔ مختلف تجربات سے گزرا تب یہ صورت سامنے آسکی ہے۔ فی الحال غور و خوض مزید جاری ہے تا کہ اس کتاب کو مزید بہتر سے بہتر بنایا جا سکے۔ قارئین سے بھی مشورے کی گزارش ہے۔

ضمنی عنوانات میں مصنف کی ادبی شخصیت کے لحاظ سے حذف و اضافے کی گنجائش ہمیشہ رہے گی۔ لیکن عمومی پیمانہ ہر مصنف کے لیے یہی ہوگا۔ شاہ سرخی، ذیلی اور ضمنی عنوانات کے تحت کسی بھی مصنف کی زندگی کا شاید ہی کوئی گوشہ منور ہونے سے رہ جائے۔

'زندگی نامہ' سیریز کی پہلی کتاب عہد حاضر کی نامور فکشن نگار قرۃ العین حیدر کی حیات و خدمات اور ان کے کارناموں کی وہ دستاویز ہے جس کا کہیں اور اس طرح ظہور پذیر ہونا شاید ممکن نہیں تھا۔ محقق مدتوں ٹامک ٹوئیاں کرتے تب بھی شاید آدھی ادھوری ہی معلومات یکجا کر پاتے۔ اس طرح سلسلے وار شاہ سرخیوں کے ساتھ معلومات جیسے چاند رات میں نیلگوں آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے، مانند قطب مشتری کے قطار اندر قطار کہاں مل پاتے۔

اس کتاب کی تیاری میں کافی مشکلیں پیش آئیں اس لیے کہ قرۃ العین حیدر نے اپنی کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھی تھی۔ عمر بھر اپنی وراثت کے ضائع ہونے کا غم کرنے والی خاتون خود اپنی ہی چیزیں ضائع ہونے سے نہیں بچا پائیں۔ نا ہی خاندان اور رشتہ داروں میں کوئی اس قابل ہے کہ ان کے ادبی سرمائے کی حفاظت کر سکے۔ ہند و پاک میں ان کے خاندان کے وہ افراد جو وارث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اس کا شعور ہی نہیں رکھتے کہ ان کی تمام بکھری ہوئی چیزیں یکجا ہو کر شائع ہو جائیں اس کی فکر کسی کو بھی نہیں۔ ہاں ان کی چھوڑی ہوئی وہ وراثت جو مالی منفعت کا ذریعہ ہیں اس پر تو لوگ قابض ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے سب سے قیمتی سرمائے کی حفاظت کی طرف کسی کا رجحان نہیں ہے۔ قرۃ العین حیدر پر مکمل تحقیق کے لیے کافی سرمائے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ ان کی شخصیت جس کا دائرہ بین الاقوامی سطح پر پھیلا ہوا ہے۔ ہر جگہ سے معلومات اکٹھی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بسیط کینوس پر پھیلی ہوئی معلومات کے لیے وقت اور سرمایہ دونوں کی ضرورت ہے۔ سرمایہ ہو تو وقت خریدا جا سکتا ہے۔ پہلے تو اس قیمتی ادبی اثاثے کی حفاظت کا شعور بیدار ہونا چاہیے پھر اس کے لیے منصوبہ بندی کی ضررت ہے۔ ان کے کل سرمائے کو مجتمع کرنے کی منصوبہ بندی میں یہ کتاب اہم کردار ادا کرے گی۔ ان کی چھوڑی ہوئی ذاتی وراثت سے یہ کام ممکن ہے لیکن کیا ان کے وارث اس کام کے لیے آمادہ ہوں گے۔ موجودہ حالات میں تو یہ ممکن نہیں معلوم ہوتا۔

مجھ سے جس حد تک ہو سکا ہے میں نے قرۃ العین حیدر سے متعلق ایک ایک معلومات جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ صرف میرا جنون ہے، میرا عشق ہے جو اس حد تک بھی معلومات جمع ہو سکی ہیں اس کے بغیر اس کام کا ہونا ناممکن تھا۔ اب آخر میں اس کتاب کے قاری سے ایک اپیل ہے کہ:۔
کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد قرۃ العین حیدر کے بارے میں جس طرح کی بھی معلومات ان کے پاس ہوں ثبوت کے ساتھ ہمیں بھجوانے کی زحمت کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اضافہ کیا جا سکے۔ اگر کسی طرح کی غلطی ان اطلاعات کے دینے میں سرزد ہو گئی ہوں تو براہ کرم اس کی تصحیح فرمائیں اور صحیح معلومات دینے کی کوشش کریں۔ اگر آپ حضرات کے پاس قرۃ العین حیدر کے بارے میں اس سے الگ بھی کوئی معلومات ہو یا ان کے خطوط، مضامین، افسانے اور تصاویر

میں سے کوئی چیز آپ میں سے کسی کے پاس ہوں تو وہ بھجوانے کی زحمت کریں تا کہ کلیات کی تدوین میں اس سے استفادہ کیا جاسکے اور تمام چیزیں یکجا ہو جائیں۔

(2)

روایت اور اہمیت:۔

اردو میں مصنف اشاریے کی روایت کا آغاز کب ہوا یہ کہنا تو مشکل ہے۔لیکن دو تین دہائی قبل سے یہ روایت ملتی ہے۔ چند مصنف اشاریے الگ سے کتابی صورت میں شائع بھی ہوئے ہیں اور کچھ رسائل میں چھپے اور وہیں مدفون ہو گئے۔آج کسی کو ان کی خبر بھی نہیں۔لیکن جو مصنف اشاریے کتابی صورت میں منظر عام پر آئے تحقیق کے طالب علم اور محقق ان سے استفادہ کر رہے ہیں اگر چہ ان اشاریوں کی تعداد بھی بہت زیادہ نہیں ہے انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔لیکن جو بھی اور جیسا بھی ہے اس کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

اردو میں اشاریہ سازی کی روایت کے فروغ نہ پانے کی ایک بڑی وجہ سنجیدہ تحقیق کی کمی، اصولوں سے ناواقفیت، تساہلی اور سہل پسندی کا رجحان رہا ہے۔سائنسی طریق کار سے عدم واقفیت، بغیر جدو جہد کے آسانی سے فراہم متعلق اور غیر متعلق معلومات سے کام چلانے کا رویہ، تحقیقی کاموں میں جلد بازی کا رجحان، صبر وتحمل کا نہ ہونا، ذمہ داری اور فرض شناسی کی کمی بھی ہے۔ادارہ ہو یا فرد ہر کوئی کام کو جلد از جلد انجام دے کر داد اور تحسین چاہتا ہے۔نتیجتاً کام کے معیار پر اس کا اثر پڑنا لازمی ہے۔

آج دنیا کی بیش تر زبانوں کو کمپیوٹر ٹکنالوجی سے جوڑنے اور انٹرنیٹ پر تمام ضروری معلومات بہم پہنچانے کی کوششیں ہورہی ہیں۔کتابیں اور دوسری بہت سی اطلاعات انٹرنیٹ پر دستیاب بھی ہیں۔کیا اردو والوں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے؟ اردو کے کسی چھوٹے یا بڑے ادارے نے اس طرح کا کوئی کام کیا ہے؟ یا اس طرح کا کوئی منصوبہ بھی بنایا ہے۔میرے خیال میں نہیں۔بالکل نہیں۔بلکہ کسی منصوبے کے بغیر کئی لوگوں نے اپنی پسند کی کچھ چیزیں انٹرنیٹ پر ڈالی ہیں لیکن وہ تحقیق کے کسی بڑے کام میں ہرگز معاون نہیں ہیں۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان جو اردو کے کلاسیکل متون کی تدوین کا کام بڑے پیمانے پر کررہی ہے۔اس نے بھی اس

طرح کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا ہے۔ کچھ لوگ اپنی ذاتی کوششوں سے کلیات کی تدوین کا کام کر رہے ہیں لیکن اسے بھی معیاری اور ہر طرح سے مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے کہ کلاسیکل متون کی تدوین جیسے بڑے کام کے لیے ہمارے پاس ٹولس ہی نہیں بنے ہیں۔ جن کی مدد سے مکمل متون کو مدون کیا جا سکے۔ جو کچھ کتابی صورت میں بازار یا لائبریری میں موجود ہے اسی کی دوبارہ اشاعت اردو کے کلاسیکل متون کے ساتھ دیانت دارانہ رویہ نہیں ہے بلکہ ایک بڑا تحقیقی مذاق ہے۔ کم از کم متون کی تدوین سے قبل تمام نسخوں کی نشان دہی کے ساتھ ساتھ رسائل اور کتابوں کے مندرجات کی اشاریہ سازی بے حد ضروری تھی تا کہ کوئی بھی متن مرتب کی نظروں سے اوجھل نہ رہے اور کلیات کی تدوین میں کوئی افسانہ، غزل، نظم، قصیدہ، خاکہ، انشائیہ، مضمون، مقالہ شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔ جب تک زمین تیار نہ ہو اس طرح کے بڑے پروجیکٹ بس یوں ہی شروع کرا دینا موضوع کے ساتھ غیر منصفانہ عمل تو ہے ہی، اردو کے ساتھ ایک مذاق بھی ہے۔

آج تک جتنے بھی مصنف اشاریے بشمول راقم الحروف کے تیار کردہ اس اشاریے کے، کسی کو بھی مکمل اشاریہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے کہ مصنف اشاریہ تیار کرنے کے لیے جس قدر محنت و ریاضت، وقت اور سرمائے کی ضرورت ہے وہ فرد واحد کے بس کی چیز نہیں ہے۔ اگر صحیح معنوں میں کسی مصنف کا اشاریہ تیار کرنا ہے تو اس کی پوری معلومات کے لیے جس وسیع چھان بین کی ضرورت ہے اردو میں موضوعاتی اشاریے کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس کا سو فیصدی مکمل اور درست ہونا ناممکن ہے۔ تمام معلومات کی دستیابی کسی ایک لائبریری کے سہارے بھی ممکن نہیں۔ تو کیا آج کی دنیا میں کسی شخص کے پاس اتنا وقت اور سرمایہ ہے کہ وہ ہندوستان بھر کی لائبریری کی خاک چھانتا پھرے اور معلومات اکٹھی کرے۔ یہ آج کی تحقیق کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کوئی محقق اگر دیانت داری سے کام کرنا بھی چاہے تو حقائق کا پتہ لگانا موجودہ صورت میں ناممکن ہے۔ ایسی صورت میں فردِ واحد کی انتھک کوششوں سے جو کچھ بھی معلومات دستیاب ہو سکے اسے بڑا کارنامہ ہی تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس سے بھی تحقیق کے مشن کو تقویت حاصل ہوگی۔ لہٰذا ایسی کوششیں بھی لائقِ تحسین ہیں۔ روشنی کی اس کرن سے ایک بڑی تاریکی کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔

اس اعتراف کے باوجود کہ راقم الحروف کا تیار کردہ یہ اشاریہ بھی ہر طور سے مکمل نہیں

ہے انتھک کوششوں کے باوجود میری دسترس جہاں تک ہو سکی ہے وہاں تک معلومات فراہم کرائی جاسکی ہیں۔ سیکڑوں رسالے اور کتابیں دسترس سے باہر رہی ہیں۔ جو فراہم نہیں ہو سکیں وہ اس اشاریے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں اور یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب رسائل اور کتابوں کے مندرجات کا موضوع وار اشاریہ تیار ہو سکے تب ہی مکمل معلومات قارئین تک پہنچائی جاسکتی ہیں اور شخصیات پر تیار کیے گئے اشاریے بھی تب ہی مکمل کہے جاسکتے ہیں۔

اطلاعی تکنالوجی کے اس انقلابی دور میں جہاں دنیا کی دوسری زبانوں اور مضامین میں انقلاب آگیا ہے اردو تک اس کی دستک بھی نہیں پہنچ پائی ہے۔ انٹرنیٹ پر کچھ شائقین نے اپنی پسند کی تھوڑی بہت چیزیں ضرور ڈالی ہیں لیکن تحقیق و تدوین کے نقطۂ نظر سے وہ چیزیں بہت مددگار نہیں ہیں۔ اس سے کچھ استفادہ تو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن کسی موضوع پر اعلیٰ پایے کا کوئی سنجیدہ کام نہیں ہو سکتا ہے جو حوالے کے طور پر کام آسکے یا جس سے محقق استفادہ کر کے تحقیق و تنقید کے کسی بڑے پروجیکٹ کو مکمل کر سکے۔ اردو والوں اور اردو اداروں کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تب ہی اردو میں تحقیق و تنقید اور تدوین متن کی سطح پر کسی بڑے اور اہم کارنامے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ورنہ مکھی پر مکھی مارنے کا کام سرکاری ادارے کے ذریعے اور نجی طور پر بھی تو انجام پا ہی رہا ہے۔

یوں تو اشاریہ سازی خود ہی ایک دشوار گذار کام ہے اور اس پر بھی مصنف اشاریہ۔ یہ تو اس سے بھی مشکل کام ہے۔ شخصیت جتنی بڑی، مرحلہ اتنا ہی دشوار۔ وسیع کینوس پر بکھری ہوئی معلومات کو یکجا کرنا اور اس پر قابو پانا سمندر میں غوطہ زن ہو کر ایک ایک سیپ نکالنے کے برابر ہے اور ضروری نہیں کہ ہر سیپ میں موتی بھی ہو۔

قرۃ العین حیدر پر اشاریہ سازی کا منصوبہ بناتے وقت مجھے ان مشکلات کا بخوبی اندازہ تھا۔ چوں کہ قرۃ العین حیدر ایک غیر معمولی شخصیت کی مالک ہیں اور دورِ جدید میں برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں کوئی ادیب و تخلیق کار ان کے قد کے برابر نہیں ہے۔ انھوں نے صرف افسانے ناولٹ اور ناول ہی نہیں لکھے بلکہ بہت سے خاکے، مضامین، رپورتاژ، فلم ریویو، کتابوں پر تبصرے اور ان کے علاوہ صحافتی مضامین بھی لکھے ہیں۔ بچوں کی کہانیاں، اپنی تحریروں کے ساتھ ساتھ

دوسروں کی تحریروں کے تراجم بھی کیے ہیں۔ مضامین اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھے ہیں۔ ہندوستان اور دنیا کی مختلف یونی ورسٹیوں میں بہت سے لکچرز دیے ہیں۔ ان کی زندگی کے اتنے مختلف رخ اور روپ ہیں کہ ان سب کا احاطہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ بین الاقوامی سطح پر پھیلی ہوئی معلومات کا سمیٹ پانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

چند سال قبل جب میں نے یہ کام شروع کیا تھا تو مرحومہ عینی آپا سے بھی اس کا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن آپا اپنے بارے میں زیادہ کچھ بتانے سے قاصر تھیں۔ میں نے اپنی فراہم کردہ معلومات سے جب ان کو آگاہ کیا تو وہ حیران رہ گئیں کہ انھوں نے اپنے بارے میں کبھی اس طرح سے سوچا بھی نہیں تھا۔ اس لیے دیگر ادیبوں کی طرح ایک ایک معلومات جمع کر کے نہیں رکھیں۔ انھیں تو خود اپنے لکھے ہوئے مضامین اور افسانوں کی بھی صحیح اطلاع نہیں تھی اور نہ وہ سب کچھ جو میرے پاس تھا، ان کے پاس موجود تھیں۔ بقول مرحومہ، کبھی اس طرح سے سنبھال کر رکھنے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوا۔ اس لیے بہت سی چیزیں گم ہوگئیں اور ان کا ڈھونڈھنا تقریباً ناممکن سا ہوگیا۔ افسانے، مضامین، انٹرویوز، رپورتاژ، تراجم، صحافتی مضامین کافی تعداد میں بکھرے پڑے ہیں۔ ہندوستان، پاکستان، لندن، امریکہ کے اخبارات و رسائل کی ورق گردانی کرنا اور انھیں تلاش کرنا کیا کوئی آسان کام ہے؟ تحقیق کا مسئلہ ہمیشہ ہی بے حد دشوار گزار رہا ہے اور کسی انسان کا تنہا سب کچھ تلاش کر پانا ایسی صورت میں ناممکن ہے۔ ہاں جب کبھی اردو میں سائنٹی فک طریقہ کار وضع ہو جائے گا تو شاید یہ ممکن العمل ہو سکے۔ فی الحال تو یوں ہی کام چلانا ہوگا۔

زیرِ مطالعہ اشاریہ قرۃ العین حیدر کی زندگی اور ادبی کارناموں پر محیط ہے اور جو ممکنہ اطلاعات فراہم ہو سکتی تھیں اسے حتی المقدور حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ اشاریہ اس سمت میں ایک پیش قدمی ہے۔ نقشِ اول ہے، اسے ہر طور مکمل سمجھنا درست نہیں ہے۔ پھر بھی جتنی معلومات اس کتاب میں فراہم کی گئی ہیں وہ بھی اس طرح کہیں اور دستیاب نہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب قرۃ العین حیدر پر معلومات و اطلاعات کا گنجینہ ہے۔

اُردو میں مختلف اشخاص پر بنائی گئی ببلو گرافی اور شخصی اشاریے سے یہ کتاب اپنی نوعیت اور معلومات کے اندراجات کے لحاظ سے بالکل مختلف ہے۔ ببلو گرافی اور شخصی اشاریے

ابھی تک جتنے بھی شائع ہوئے ہیں، ان میں صرف مصنف کی اور مصنف پر شائع شدہ مضامین کی فہرست دی گئی ہے۔ زندگی کی تمام تفصیلات ان میں درج نہیں ہیں۔ اس طرح کسی بھی مصنف کا آدھا ادھورا حصہ ہی ہمارے سامنے آتا ہے۔ اس کی نجی اور ادبی زندگی کا تفصیلی خاکہ مکمل صورت میں ہمارے سامنے نہیں آپاتا۔ زیر مطالعہ اشاریے میں زندگی کی تقریباً مکمل تصویر ہر پہلو سے ابھر کر سامنے آتی ہے۔

ہندوستان میں شخصیات پر اب تک چند اشاریے یا ببلو گرافی / کتابیات غالب، اقبال، پریم چند، ابوالکلام آزاد، مختارالدین احمد اور قاضی عبدالودود کی شائع ہوئی ہیں۔ ان میں ببلو گرافی زیادہ اور شخصی اشاریے کم ہیں۔ ببلو گرافی اور شخصی اشاریہ میں تھوڑا فرق ہے۔ ببلو گرافی کسی ایک موضوع پر مرتب کردہ، معلومات کی وہ فہرست ہے جس سے اس موضوع کے بارے میں مکمل واقفیت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس موضوع پر حاصل تمام مضامین و کتب کی مکمل تفصیل ہوتی ہے تفصیل موضوعی اور الف بائی دونوں ہو سکتی ہے۔ اس کا کوئی متعین نظام نہیں ہے بلکہ مرتب کی صوابدید پر منحصر ہے۔ لیکن اشاریہ موضوع وار (یعنی موضوعاتی) ہونے کے ساتھ مختلف الموضوعات بھی ہوتا ہے۔ یعنی ایک اشاریے میں مختلف موضوعات ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک ببلو گرافی میں مختلف موضوعات نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ یک موضوعی ہوتا ہے۔ شخصی ببلو گرافی میں بھی مصنف کی اور مصنف پر شائع ہونے والے مضامین کی مکمل تفصیل ہوتی ہے۔ سوانحی و دیگر ادبی کوائف اس کے دائرے میں نہیں آتے۔ لیکن مصنف اشاریے میں اس شخص کی زندگی کی مکمل تفصیل ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو میں نے 'زندگی نامہ' کا عنوان دیا ہے۔ یعنی سوانحی و ادبی کوائف کے علاوہ ببلو گرافی کا حصہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔ اس لائف پروفائل میں زندگی کے ہر واقعے کی تفصیل اشاریوں میں سلسلہ وار درج کی جاتی ہے۔ اس طرح اس کی معلومات کا دائرہ زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اور زندگی کے تمام واقعے، ایک ایک جزئیات کا اندراج اشاریے میں ممکن ہوتا ہے۔ یہ چیز بہت کچھ اشاریہ بنانے والے کی صلاحیت، صوابدید اور اس کے وسائل پر منحصر ہے چونکہ اردو میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا کام ہے اور اس صنف کی ابتدا بھی اس کتاب کے وجود کے ساتھ عمل میں آ رہی ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی اصول یا خاکہ پہلے سے متعین نہیں ہے۔ میں نے اس

میں وہ لچک رکھی ہے جو اسے ببلوگرافی کے مقابلے میں زیادہ بامعنی، مفید اور کارآمد بناتی ہے۔ ممکن ہے اس میں بھی آگے چل کر نظریہ سازی اور اصول سازی کی ضرورت پیش آئے۔ پھر کوئی فریم ورک متعین کیا جا سکے۔ فی الوقت تو یہ کتاب اپنے آپ میں خود ایک نمونہ ہے۔ ایک نئی صنف اور نئے طرز کی ایجاد کا۔

اب تک شخصیات پر درج ذیل ببلوگرافی شائع ہو چکی ہیں۔ غالب پر پروفیسر نثار احمد فاروقی، ڈاکٹر انصار اللہ نظر، ڈاکٹر عبدالقوی دسنوی اور ابن قیصر، اقبال پر ڈاکٹر عبدالقوی دسنوی اور ایم حبیب خاں، پریم چند پر عبدالقوی دسنوی، قاضی عبدالودود اور مختار الدین احمد پر عطا خورشید کی ببلوگرافی شائع ہو چکی ہیں۔

پاکستان میں مقتدرہ قومی زبان نے منصوبہ بند طریقے سے کچھ شخصی اشاریے تیار کرائے ہیں جن میں بھی کل معلومات کا احاطہ اس سائنٹفک طریقے سے نہیں ہو سکا ہے۔ موجودہ صورت میں میرا تیار کردہ یہ اشاریہ ہندوستان و پاکستان میں تیار کیے گئے کسی بھی شخصی اشاریے سے بہتر اور سائنٹفک ہے۔ یہ بات میں پورے وثوق سے اس لیے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمام اشاریے میری نظروں سے گذر چکے ہیں۔ جو اب تک شائع ہوئے ہیں۔ یہ کتاب اس میدان میں ایک نیا تجربہ ہے۔ ایک نئی فکر کے ساتھ۔ نقش اول کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس میں کئی سال لگے ہیں لیکن مزید امکانات خوب تر کے اس میدان میں ابھی بھی باقی ہیں ضرورت ہے غور و فکر کرنے والے ذہن کی۔ جس کی بھی کمی نہیں لہٰذا امید باقی ہے۔

میں نے جس طرح مختلف عنوانات کے تحت مصنف کی ایک ایک تفصیل تاریخ وار فراہم کی ہے وہ کسی بھی شخصی اشاریے میں نہیں دی گئی ہے۔ ہندوستان میں یہ اشاریہ ایک نمونہ ہے جو اس طرح کا کام کرنے والے کسی بھی فرد کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا اور نظیر قائم کرے گا۔ اس اشاریے میں نجی معلومات کی تفصیل کے ساتھ ساتھ ادبی سفر کی داستان تک زندگی کے تمام رخ، ہر پہلو پر مختلف زاویے سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مجھے امید ہے کہ میری اس کتاب کو اردو کے دانشوروں میں پذیرائی حاصل ہوگی اور ہندوستان و پاکستان میں اس طرز پر شخصی اشاریہ بنانے کی روایت چل پڑے گی۔

(ٹھیک اُسی طرح جس طرح خاکسار کے تیار کردہ ''اشاریہ آجکل'' کی اشاعت کے بعد رسالوں کے اشاریہ کی روایت کو دونوں ملکوں میں فروغ حاصل ہوا۔اور یونیورسٹیوں کے شعبۂ اُردو نے بھی تحقیق کا موضوع بنایا اس طرح بہت سے رسالوں کے اشاریے تیار ہوئے جس سے محقق کو سہولت فراہم ہوئی ہے۔)

پھر محقق اور ادب کے طالب علم، معلومات کے اس بحر بے پایاں میں غوطہ زن ہو کر سیرابی حاصل کر سکیں گے۔

جو کچھ عرض کیا گیا ہے، امر واقعہ ہے، اگر کسی اہل علم کو اس میں تعلّی کا احساس ہو، تو میں بڑی عاجزی سے عرض کروں گا کہ میں نے شعوری طور پر اس سے احتراز کیا ہے۔

میں عطا خورشید اور اپنے دوست اشفاق احمد عارفی کا بے حد شکر گزار ہوں۔جن کی معاونت اور مشورے اس کتاب کی تیاری میں ہمیشہ حاصل رہے۔جس سے اس کتاب کو مزید مفید بنایا جاسکا ان افراد اور ادارے کا بھی میں شکرگزار ہوں جن سے وقتاً فوقتاً استفادہ کرتا رہا ہوں۔زیادتی ہوگی اگر میں اپنی بیگم اور بچوں کا شکریہ نہ ادا کروں۔جن کا تعاون ہر لمحے مجھے حاصل رہا۔اور نامساعد حالات میں بھی جس کی جبیں پر کبھی شکن نہیں آیا۔مسکرا کر ہمیشہ حوصلہ دیا تاریخ ادب کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

جمیل اختر

آغاز وانجام

پیدائشی نام : نیلوفر۔تو تا بھی کہتے تھے۔بعد کچھ مدت کے خالو میر افضل علی نے 'نیلوفر
منسوخ فرما کر زریں تاج طاہرہ کے اسم گرامی پر قرۃ العین حیدر رکھا۔
(ق۔ح۔کار جہاں دراز ہے، اوّل، ص 302)

عرفی نام : عینی بی بی، (عینی نام جمہوریہ تاجکستان کے عظیم ادیب وشاعر صدرالدین
عینی کے نام پر رکھا گیا جو 1878 میں پیدا ہوئے تھے اور جن کے ناول
''بخارا'' کو کافی شہرت ملی)

مستقل نام : قرۃ العین حیدر (ایران کی نڈر، بے باک، جاں باز اور سرفروش مجاہدہ
قرۃ العین حیدر طاہرہ کے نام پر قرۃ العین حیدر رکھا گیا۔

قلمی نام : لالہ رُخ (پہلی تخلیق اسی نام سے شائع ہوئی۔یہ نام چچا مشتاق احمد زاہدی
کا تجویز کردہ تھا بعد میں صرف قرۃ العین حیدر کے نام سے لکھتی رہیں۔

تاریخ پیدائش : 20/جنوری 1927

مقام پیدائش : علی گڑھ

اذان واقامت : حسنین ماموں اور الن ماموں نے اذان واقامت دی۔

جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہے گا
جب احمد مرسلؐ نہ رہے کون رہے گا

وطن	:	نہٹور۔یوپی
پاکستان ہجرت	:	دسمبر 1947
قیام اوّل	:	لاہور (عارضی)
مستقل قیام	:	کراچی (بڑے بھائی کے ساتھ)
ہندوستان واپسی	:	1960
قیام ممبئی	:	2 گراؤنڈ فلور، آشا محل، نیروجی گماڈیا روڈ، بمبئی۔26
قیام دلّی	:	ذاکر باغ (کچھ سالوں تک)
مستقل سکونت	:	E-55، سیکٹر 21، نوئیڈا، یوپی
وفات	:	21/اگست 2007
وقت	:	3.30 بجے شب
مقام	:	کیلاش ہاسپٹل، نوئیڈا، یوپی
تدفین	:	جامعہ ملیہ اسلامیہ (قبرستان)

اس قبرستان میں علم و ادب اور سیاست کی برگزیدہ شخصیات مدفون ہیں۔ بریگیڈیر عثمان، ہمایوں کبیر، شفیق احمد قدوائی، عابد علی خاں، صالحہ عابد حسین، مختار احمد انصاری، بیگم انیس قدوائی (رفیع احمد قدوائی کی بھاوج) سجاد ظہیر، رضیہ سجاد ظہیر، پروفیسر نورالحسن، غلام السیدین اور غلام الثقلین کے درمیان مدفون ہوئیں۔

نماز جنازہ : جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جامع مسجد کے میدان میں، بعد نماز عصر ہوئی۔ جنازہ کی نماز دو مسلک اہل سنت اور اہل تشیع کے مطابق ہوئی۔ کچھ لوگ دونوں میں شریک ہوئے۔
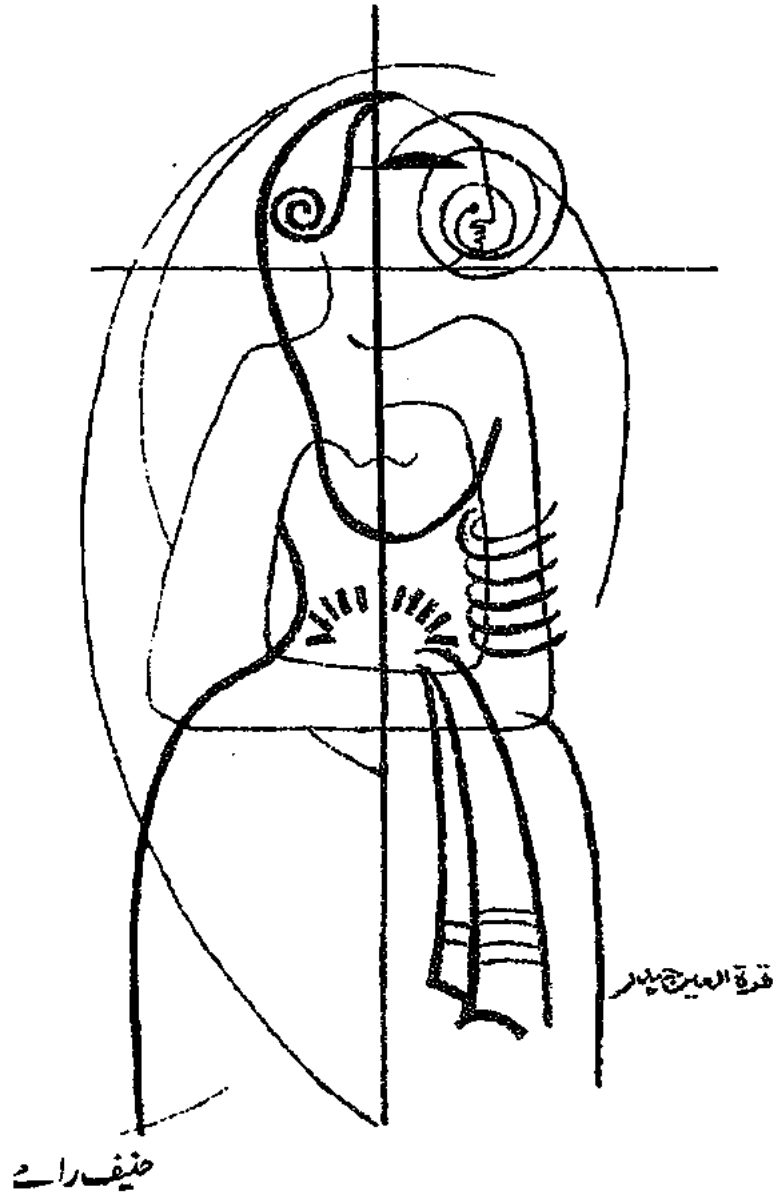
تصویر قرۃ العین حیدر Sketch حنیف رائے (ماہنامہ شاعر)

والد

والد	:	سید سجاد حیدر یلدرم
تاریخ پیدائش	:	1880
بمقام	:	جھانسی
شادی	:	1912 (مراد آباد کے ایک معزز سید خاندان کی لڑکی بنت نذر الباقر سے کوہاٹ میں ہوئی)
رہائش	:	21، فیض آباد روڈ، لکھنؤ
وفات	:	11/اپریل، 1943 (بمقام لکھنؤ)
تدفین	:	چمن خاص، عیش باغ، لکھنؤ
ادبی حیثیت	:	بلند پایہ افسانہ نگار، صاحب طرز انشاء پرداز، قابل رشک مترجم، شاعر، رومانیت کے بانی، مختصر افسانہ کے باوا آدم
افسانوی مجموعہ	:	خیالستان
		حکایات واحساسات

والد محترم سید سجاد حیدر یلدرمؔ

والدہ

والدہ : نذر سجاد حیدر (شادی سے پہلے نام: نذر الباقر، نذر زہرا بیگم)

تاریخ پیدائش : 1892

شادی : 1912

(معزز سید خاندان کے لڑکے سید سجاد حیدر یلدرم سے کوہاٹ میں ہوئی)

نذر زہرا نذر حیدر ہوگئیں
نذر بی بی نذر شوہر ہوگئیں

پاکستان ہجرت : دسمبر 1947

ہندوستان واپسی : 1960

سکونت : 2 گراؤنڈ فلور، آشا محل، نیرو جی گماڈیا روڈ، ممبئی۔26

وفات : 19/اکتوبر 1967

تدفین : رحمت آباد، بائی کلہ، ممبئی

ادبی حیثیت : نثر نگار، ناول نگار، افسانہ نگار

ناول : اختر النساء بیگم، آہ مظلوماں، حرماں نصیب، جانباز، نجمہ، مذہب اور عشق

والدہ محترمہ۔ نذر سجاد حیدر

قسط وار مضمون : ایام گذشتہ

سماجی خدمت : لڑکیوں کی تعلیم سے دلچسپی، دہرہ دون میں لڑکیوں کے لیے ایک انگریزی اسکول قائم کیا۔ اس کے علاوہ مسلم گرلز اسکول علی گڑھ، کرامت حسین گرلز اسکول لکھنؤ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

نذر سجّاد حیدر، عینی و مصطفےٰ حیدر

اجداد

پردادا : امیر احمد علی

دادا : خان بہادر سید جلال الدین حیدر

نانا خان بہادر سید نذر الباقر

دادا: خان بہادر سید جلال الدین حیدر

نانا: خان بہادر سید نذر الباقر

قرۃ العین حیدر کا شجرۂ نسب

حضرت زین العابدین علیہ السلام

↓

زید شہید

↓

سید حسین ذوالدمعہ

↓

سید عمر

↓

سید احمد محدث

↓

ابو عبداللہ

↓

سید حسین
سید علی زید
سید عبداللہ
سید ابوطاہر
سید طاہر
سید عبداللہ
سید ابوبکر
سید عثمان ترمذی
سید کمال الدین ترمذی
حسام الدین
ملک سید ابراہیم
نصیر الدین
علیم الدین اوّل
سید جلال الدین غازی
سید اشرف گنج بخش
سید احمد
سید محمد
سید محمود
سید حسن عسکری

قرۃالعین حیدر کا شجرۂ نسب
سید ضیاءالدین
میر حسن
سید عارف
جاوید دولت
سید علی گھوڑا بخش
سید محمد علی نقی
عبدالمطلب
بہادر علی
قادر علی
نادر علی
انور علی
منور علی
آخوند امام بخش
علی بخش
نبی النساء
اللہ بندی
بندے علی
احمد علی
غلام حیدر
حسین حیدر
کرار حیدر
سید جلال الدین حیدر
سید اعجاز حیدر
سیدہ صغریٰ فاطمہ
سید سجاد حیدر یلدرم
نصیرالدین حیدر
وحید الدین حیدر
فلک اختر
جواد
شہزاد
گل رعنا
مصطفیٰ حیدر
قرۃالعین حیدر

قرۃ العین حیدر کا سلسلۂ نسب بائیس واسطوں سے
زید شہید ابن سید زین العابدین سے ملتا ہے۔

بچپن

قرۃ العین حیدر کا بچپن

قرۃ العین حیدر کا بچپن مختلف مقامات پر گذرا، علی گڑھ، دہرہ دون، اٹاوہ، غازی پور، نہٹور، شاہ جہاں آباد، لاہور، الموڑہ، نینی تال، مرادآباد، جزائر انڈمان نکوبار
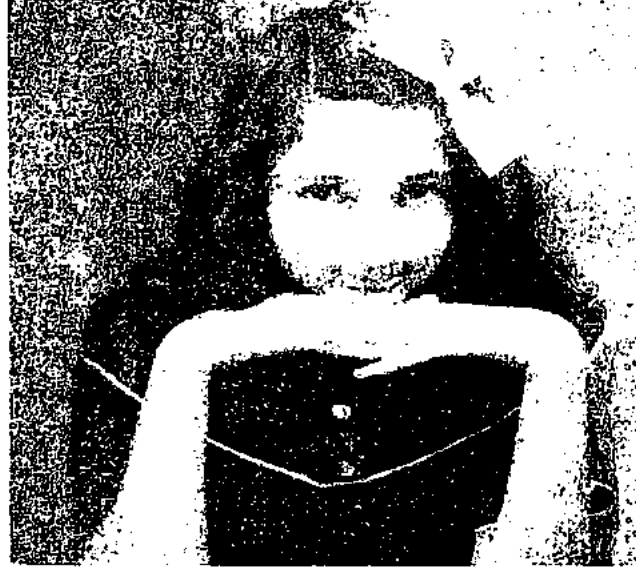
رشتے دار

☆ سید آل حسنین

قرۃ العین حیدر کے ماموں

میر نذر الباقر کے چھوٹے بھائی سید ظہور حسنین کے بیٹے

☆ اچھو (خالدہ حیدر)

قرۃ العین حیدر کی چچا زاد بہن۔نصیر الدین حیدر اور وحیدہ بیگم کی بیٹی۔

امتیاز احمد انصاری کی شریک حیات،

''اچھو جو کہ میری دوست فلسفی اور رہبر تھیں'' (کار جہاں دراز ہے اوّل ص233)

☆ احمد علی

قرۃ العین حیدر کے دادا سید جلال الدین حیدر کے والد

☆ سید اعجاز حیدر

قرۃ العین حیدر کے چچا

☆ سید اعزاز حیدر (منے میاں)

قرۃ العین حیدر کے چچازاد بھائی -سید اعجاز حیدر کے بیٹے۔

☆ میر افضل علی

قرۃ العین حیدر کے خالو۔ثروت آرا کے شوہر نذر سجاد حیدر کے پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی۔اکبری بیگم مصنفہ 'گودڑ کالال' کے بیٹے۔

☆ اکبری بیگم

قرۃ العین حیدر کے نانا میر نذر الباقر کی بہن، والدہ میر افضل علی، میر فضل علی کی شریک حیات۔

عباس مرتضٰی اور والدہ افضل علی کے فرضی ناموں سے اُردو میں ناول لکھے:-

گلدستۂ محبت (عباس مرتضٰی مردانہ نام سے)

گودڑ کالال۔1907

شعلہ پنہاں

عفت نسواں

پیام قیس

☆ الن ماموں (سید تہور علی نقوی)

قرۃ العین حیدر کے ماموں۔خان بہادر ڈپٹی اصغر علی کے بیٹے۔

ہمارے نانا کے دو کزن، جنھیں اماں لڈن چچا اور الن چچا
پکارتی تھیں گو عمر میں بہت کم تھے۔

(کار جہاں سوم،ص 247)

☆ لڈن ماموں (سید غضنفر علی نقوی)

قرۃ العین حیدر کے بڑے ماموں

☆ سید انعام اللہ شاہ

انعام اللہ سے کوئی خونی رشتہ نہ تھا۔ مگر اس گھرانے پر جان نثار کرتے تھے۔ اُن کے حقیقی چچا شمس العلما پروفیسر میر حسن سیالکوٹی (علامہ اقبال کے اُستاد) نذر بیگم، مصطفےٰ باقر ثروت آرا کے دادا اور میر افضل علی کے نانا اور میر اظہر علی کے دوست۔

(کارِ جہاں دراز ہے، اوّل، ص 231)

انعام اللہ ماموں نے لاہور سے اخبار دورِ جدید جاری کیا تھا جسے وہ خود ایڈیٹ کرتے تھے۔ اپنا پریس قائم کر رکھا تھا۔ جہاں سے اماں کا ناول "مذہب اور عشق" شائع کیا تھا۔ اس ناول کا قصہ ایک تہلکہ خیز اور ناکام ہندو مسلم رومان پر مبنی تھا۔ اماں اس نامور خاندان سے واقف تھیں۔ اس وجہ سے اپنی پھوپھی والدہ افضل علی کے نام سے کتاب لکھی تھی۔

(کارِ جہاں دراز ہے، اوّل، ص 320)

☆ حمیرا خاتون (آپا حُمن)

قرۃ العین حیدر کی چچا زاد بہن۔ نصیر الدین حیدر اور وحیدہ بیگم کی بیٹی۔ جری احمد سید کی شریکِ حیات۔

☆ زہرا حیدر

قرۃ العین حیدر کی چچا زاد بہن۔ نصیر الدین حیدر اور وحیدہ بیگم کی بیٹی۔ قرۃ العین حیدر نے اپنا ناول "آگ کا دریا" زہرا حیدر کے نام معنون کیا ہے۔

☆ سید صغیر حسین

قرۃ العین حیدر کے دادا سید جلال الدین حیدر کی ہمشیرہ امِّ سید کے شوہر سجاد حیدر یلدرم کے پھوپھا۔

☆ سید ظہور حسنین

قرۃ العین حیدر کے نانا میر نذر الباقر کے چھوٹے بھائی یلدرم کے چچا

☆ سید عثمان حیدر

قرۃ العین حیدر کی پھوپھی صغرا فاطمہ (زوجہ برہان حیدر) کا بیٹا

☆ میر فیض العسکری

قرۃ العین حیدر کے نانا نذر الباقر کے بڑے بھائی

☆ میر قائم علی

قرۃ العین حیدر کے نانا نذر الباقر کے دادا

☆ سید مصطفےٰ حیدر (چھبّو جی)

قرۃ العین حیدر کے بڑے بھائی نذر حیدر کی چچازاد بہن بیگم شبیہہ زہرا چھبّو جی کہلاتی تھیں۔انھوں نے سید مصطفےٰ حیدر کو اپنا بیٹا بنایا تھا اس لیے وہ چھبّو جی کہلاتے تھے۔

(دامان باغبان،ص70)

☆ عاصمہ بیگم

قرۃ العین حیدر کی بھابھی سید مصطفےٰ حیدر کی بیگم۔ان کی سات اولادیں ہوئیں۔

نورالدین،شہناز،ناہید،جلال حیدر،عدنان،منصور،سجاد حیدر

قرۃ العین حیدر نے اپنا سوانحی ناول ''کارِ جہاں دراز ہے'' اپنے بڑے بھائی کی ہونہار اولاد کے نام معنون کیا ہے۔

☆ مصطفائی بیگم

قرۃ العین حیدر کی نانی

☆ میر مظہر علی

قرۃ العین حیدر کے نانا نذر الباقر کے والد

☆ میر معصوم علی

قرۃ العین حیدر کے نانا نذر الباقر کے جد بزرگ (پڑ دادا) مصنف ''انشائے معصوم'' ان کی ادبی صلاحیت ان کی پڑپوتی اکبری بیگم والدہ افضل علی مصنفہ ''گودڑ کا لال''، میر افضل علی مصنف ''تخیلات''، اور پڑپوتی نذر سجاد حیدر نے ورثے میں حاصل کی۔

(کفِ گل فروش اوّل، ص 31)

☆ میر نذر الباقر

قرۃ العین حیدر کے نانا۔ نذر زہرا کے والد اور میر مظہر علی کے لڑکے۔

☆ سید نصیر الدین حیدر

قرۃ العین حیدر کے منجھلے چچا، یلدرم کے منجھلے بھائی ان کی شریک حیات وحید بیگم تھیں۔

ان دونوں کی اولاد یہ ہیں:

حمیرا (مُحسن) بیگم جری احمد سید
عذرا بیگم سعد سعید الدین حیدر
زہرا بیگم جرار حیدر
خالدہ (اچھو) بیگم امتیاز احمد انصاری
ظہیر حیدر (اچھے)
صلاح الدین (پارے)

☆ سید وحید الدین حیدر

قرۃ العین حیدر کے چچا، یلدرم کے چھوٹے بھائی ان کی شریک حیات فاطمہ صغرا ہیں۔

اولاد: سید سعید الدین (زوجہ عذرا خاتون بنت نصیر الدین حیدر) اصغر رشید حیدر۔

☆ میجر وہاج الدین مرزا

ڈاکٹر مرزا نذر سجاد حیدر اور ان کی بھاوج بیگم آل حسنین کے منہ بولے بھائی تھے۔ اور ان کی شادی سجاد حیدر نے لکھنؤ میں طے کروائی تھی۔

(کفِ گل فروش، اوّل، ص 106)

☆ ہما حیدر

قرۃ العین حیدر کے چچا سید نصیر الدین حیدر اور وحیدہ بیگم کی نواسی قرۃ العین حیدر کی چچازاد بہن زہرا حیدر کی بیٹی۔ ان کی شادی رفیع الحسن الہ آباد سے ہوئی۔ ان کے دو لڑکے سیف اور صہیب ہیں۔ سیف ڈراما نویس ہیں اور صہیب ٹی وی سیریل ڈراموں میں کام کر رہے ہیں۔ ہما اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔

ملازمین

عبدل

برطانوی ہند کے افلاس زدہ پس ماندہ ضلع غازی پور کے باشندے جن کے آبا واجداد غازی پور میں فرنگی حاکموں کے اور نیل کے پلانٹرز کے پاس بیرہ گری کے فرائض انجام دیتے آئے تھے۔ عبدل نے بھی باپ دادا کے پیشے کو جو انھیں وراثت میں ملا تھا اپنا ذریعہ معاش بنایا تھا۔ خوش مزاج، گول مٹول چہرہ جس پر ایک پراسراری مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ ملازموں کے عملے کے ہیڈ۔ شاید اس لیے سردار کہلاتے تھے۔

جمنا پانڈے

ذات کے برہمن تھے۔ مہاراج کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ صورت وشکل، عادات وخصائل کے لحاظ سے "سردار" کا برہمن ایڈیشن"۔ لب ولہجہ باوقار تھا۔ عبدل کی طرح یہ بھی خوش مزاج تھے۔

بشیر خاں ڈرائیور

اپنے پیشے کے ماہر، گاڑی طویل سفر سے جب منزل پر پہنچتی تو اس کے انجن کو یوں تھپتھپاتے جیسے انجن نہ ہو بلکہ وفادار گھوڑے کی گردن ہو۔ گھر سے متصل ایک کاٹج میں ان کا قیام

تھا۔ سجاد حیدر کا جہاں بھی قیام ہوتا اس شہر کی خبریں سن کر آتے اور نذر سجاد اور بچوں کو سناتے قرۃ العین حیدر نے انھیں 'شہر خبرؤ' لکھا ہے۔

ہالڈر

قرۃ العین حیدر کا آخری ڈرائیور۔ پورا نام رشی کیش ہالڈر ہے۔ 1996 سے آخری دم تک ساتھ رہے۔

امینہ خاتون

بہار کی رہنے والی تھی گھر کے کام کاج کرتی تھی۔ پورے دن رہتی تھی۔

ریحانہ

ملازمہ خاص تھی۔ کھانا بنانا اور قرۃ العین حیدر کی دیکھ بھال کرنا اس کا کام تھا۔ اس کا کردار ملازمہ اور معاون دونوں کا تھا۔ آخری وقت تک ساتھ رہی۔ اُسی مکان میں شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے بچوں کا نام قرۃ العین حیدر نے رکھا ہے۔

نور جہاں

قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی کی رہنے والی ہیں۔ ان کی حیثیت گھریلو ملازمہ کی تھی۔ شوہر کے انتقال کے بعد بچوں کی پرورش کے لیے یہ پیشہ اختیار کیا۔ آخری وقت تک ساتھ رہیں۔

قدیر خاں

سجاد حیدر کے ڈرائیور ان کو فوٹو گرافی کا بہت شوق تھا افرادِ خانہ کی بہت سی تصویریں جو کف گل فروش میں شامل ہیں ان کی کھینچی ہوئی ہے۔

ادبی معاون

ڈاکٹر مجیب احمد خاں

قرۃ العین حیدر خرابی صحت اور آنکھوں کی بینائی ضائع ہونے کے سبب جب لکھنے پڑھنے سے معذور ہو گئیں تو انھوں نے اپنے علمی سفر کو جاری رکھنے کے لیے آخری دم تک ادبی معاون کا سہارا لیا۔ڈاکٹر مجیب احمد خاں ان کے پہلے ادبی معاون ہیں۔جو کافی عرصے تک قرۃ العین حیدر کے ساتھ رہے۔درمیان میں کسی وجہ سے کچھ دنوں تک ان کی غیر حاضری میں راشد احمد نے معاون کے فرائض انجام دیئے یعنی راشد احمد سے پہلے اور راشد کے بعد یعنی مرتے دم تک ڈاکٹر مجیب احمد خاں قرۃ العین حیدر کے معاون رہے ہیں۔

ڈاکٹر راشد احمد

ڈاکٹر مجیب احمد خاں کے بعد قرۃ العین حیدر کے دوسرے ادبی معاون راشد احمد ہیں۔جو لکھنے پڑھنے میں قرۃ العین حیدر کی مدد کرتے تھے۔صبح سے شام تک ان کے ساتھ رہتے تھے۔راشد احمد قرۃ العین حیدر کے ساتھ تقریباً تین چار سال تک رہے۔انھوں نے JNU سے اُردو میں پی ایچ ڈی کی تھی۔

محمد حامد

قرۃ العین حیدر کے خوش نویس، کف گل فروش کی کتابت کی تھی۔ ضلع بستی کے رہنے والے تھے۔ مدرسہ انوار العلوم پرسا عماد ضلع بستی سے عالم کی سند حاصل کی تھی۔ اُردو کے اداروں میں خوش نویسی کی اور نامور ادیبوں کی کتابوں کی کتابت بھی کی۔

گھروں کے مختلف نام

بڑا بنگلہ

ہمارا مکان جو بڑا بنگلہ کہلاتا تھا۔اونچے چوبی کھمبوں پر استادہ ایک سرسبز پہاڑی پر جھلملاتا ہے۔سامنے ربڑ کے درختوں کا جھرمٹ ہے۔ پہاڑی پر چھالیہ اور کاجو کے درخت سرسراتے ہیں۔ برآمدے کے خلیجی دریچوں سے سمندر نظر آتا ہے۔

جادوگھر

سجاد حیدر یلدرم جب غازی آباد میں تھے اس وقت ان کا قیام جس گھر میں تھا اسے جادوگھر کہا جاتا تھا۔اس قیام گاہ کو اس نام سے موسوم کرنے کے تعلق سے قرۃ العین حیدر نے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ چونکہ مدتوں قبل وہاں فری میشن فرنگی اپنے پراسرار ڈنر کھایا کرتے تھے اسی لیے عام نیٹو اسے ''جادوگھر'' کے نام سے یاد کرتے تھے۔

آشیانہ

یہ سجاد حیدر کا بنوایا ہوا اپنا مکان تھا۔ جسے دہرہ دون میں انھوں نے تعمیر کروایا تھا۔

ٹھاٹھ بنگلہ

یہ قرۃ العین حیدر کے چچا کے مکان کا نام تھا۔ جہاں بچپن کا کچھ وقت انھوں نے اپنی چچازاد بہن اور بھائی (اچھو اور پارے) کے ساتھ گذارا تھا۔

۶۳

بیکٹ ہاؤس المورہ جائے قیام سید نصیر الدین حیدر ۔ ۱۹۳۲ — ۱۹۳۵

بیکٹ ہاؤس

المورہ کے گھر کا نام 'بیکٹ ہاؤس' تھا۔ جہاں قرۃ العین حیدر کا بچپن گزرا تھا۔ گرمیوں کے زمانے میں اس میں مستقل اودھم کی وجہ سے ایک زلزلہ سا آیا رہتا تھا۔ 'بیکٹ ہاؤس' کی طویل گیلری کے دونوں طرف بڑے بڑے اور روشن کمرے تھے جن کی سفید چوکھٹوں والے دریچوں پر گلاب کی بیلیں چڑھی تھیں۔ گیلری کے پچھلے سرے پر بچوں کا کمرہ تھا۔ جس کے دریچے کے نیچے رنگ برنگے پھول کھلے تھے۔ یہ چچا نصیر الدین حیدر کی جائے قیام تھا۔

نور منزل

علی گڑھ میں قرۃ العین حیدر کی چچی وحیدہ کا مکان جہاں وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں مقیم تھیں۔ 'نور منزل' میں چھوڑ کر جاتے ہوئے سجاد حیدر یلدرم نے اپنی بھاوج سے کہا تھا کہ:

"اب آپ ان کو اسکول میں داخل کر دیجیے"

اور ان سے یہ کہہ کر گئے تھے کہ:

اب آپ خوب جی لگا کر پڑھیے۔
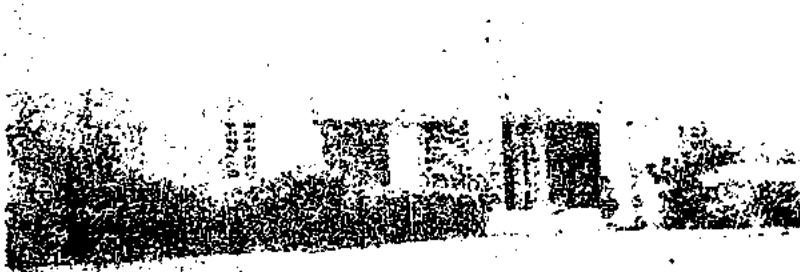
خیاباں نوتعمیر کوٹھی سید نصیر الدین حیدر، جس میں آباد ہونے کے بجائے یہ کنبہ ۱۹۴۸ میں پاکستان چلا گیا

خیاباں

چچا سید نصیر الدین حیدر کی نوتعمیر کوٹھی جس میں آباد ہونے کے بجائے یہ کنبہ 1948 میں پاکستان چلا گیا۔ محض ایک بیٹی زہرا اوران کے شوہر سید جرار حیدر مع والدین سید نثار حیدر زیدی و حمیدہ بیگم نے ہجرت نہیں کی۔ سید جرار حیدر ایک راسخ العقیدہ لفٹ ونگ نیشنلسٹ تھے۔

(کف گل فروش اوّل، ص50)

ہل ویو

مسوری میں یلدرم کی جائے قیام جہاں یلدرم بحیثیت اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ برائے سردار محمد یعقوب خاں سابق امیر افغانستان ہر سال چھ مہینے قیام کرتے تھے۔ امیر افغانستان کو تیسری افغان وار کے بعد حکومت برطانیہ نے دہرہ دون میں نظر بند کر رکھا تھا۔ امیر یعقوب خاں اپنی جوانی میں سارے ایشیا میں ایک باغی اور رومینٹک شہزادہ مشہور تھے۔ نیاز فتح پوری اور سرفراز حسین عزمی "ہل ویو" میں یلدرم کے مہمان رہتے تھے۔

(کف گل فروش ص26)

روز یٹا ہاؤس

ایبٹ آباد (صوبہ سرحد) نومبر 1928

عیش باغ (21 فیض آباد روڈ لکھنؤ)

1939 سے 1943 تک یلدرم کی جائے قیام۔ جو آخری جائے قیام ثابت ہوا۔ یلدرم نے 11 / اپریل 1943 کو یہیں وفات پائی۔ اور چمن خاص عیش باغ میں تدفین عمل میں آئی۔

آشا محل بمبئی

آشا محل گماڈیہ روڈ نزد وارڈن روڈ بمبئی جو اٹھارہ سال تک قرۃ العین حیدر کی جائے قیام رہی۔

ذاکر باغ، نئی دہلی

دلّی میں قرۃ العین حیدر کی پہلی جائے قیام جہاں انھوں نے تقریباً دس برس گزارے تھے۔

جے 140 جل وہار نوئیڈا

قرۃ العین حیدر کی نوئیڈا کی پہلی جائے قیام۔ دلّی سے متصل اتر پردیش کا نیا شہر نوئیڈا کے نام سے بسایا گیا۔ ذاکر باغ کے بعد قرۃ العین حیدر دلّی سے نوئیڈا منتقل ہو گئیں۔ اور سیکٹر 120 کے جل وہار کے فلیٹ کی پہلی منزل پر اپنا آشیانہ سجایا۔

E55 نوئیڈا

قرۃ العین حیدر کی آخری رہائش گاہ۔ یہاں مرحومہ نے زندگی کے چند سال گزارے۔ (یہ مکان سیکٹر 121 میں گراؤنڈ فلور پر تھا۔ سیڑھیاں چڑھنے میں دشواری کے سبب پہلی منزل سے گراؤنڈ فلور پر منتقل ہوئیں۔)

خاص احباب

☆ ای نڈ (نڈرے) (جہاں آرا جدون)

قرۃالعین حیدر کی کالج کے زمانے کی دوست۔ خوشحال خاں جدون سے شادی کر کے پاکستان چلی گئیں۔ کیلاش ہوسٹل لکھنؤ کا گینگ آف فور میں سے 'ایک' باقی تین:

ق۔ ح، آصف جلیل اور شکیلہ (کف گل فروش اوّل، ص ۱۴۱)

☆ امینہ احمد / آہوجا

قرۃ العین حیدر کی بچپن کی سہیلی۔ نورالدین احمد دہلوی اور بیگم برتھا (بلقیس) کی بیٹی۔ مشتاق احمد زاہدی کی پوتی۔ (ہندوستان کی منفرد مصور امینہ عکس) نے جو خود اس داستان (کار جہاں) میں شامل ہیں گردپوش کا اسکیچ نیویارک سے تیار کر کے بھیجا۔ (کار جہاں -- اوّل ص ۱۵)

☆ شکنتلا جسپال

قرۃ العین حیدر کی بچپن کی سہیلی شکنتلا جسپال کپورتھلہ کے راج گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ مسز بلونت سنگھ جسپال کی گرو ماتا انندمئی ماں نے پیشن گوئی کی تھی کہ شکنتلا بڑی ہو کر ایک مسلمان سے شادی کرے گی۔ ایسا ہی ہوا۔ 1945ء میں شکنتلا مسز انور جمال قدوائی بنیں۔
(کف گل فروش اوّل، ص 94 اور 127)

☆ کملا جسپال

قرۃ العین حیدر کی بچپن کی سہیلی کملا جسپال ایک بے حد ذہین خاتون تھیں اور میری گرو بنی ہوئی تھیں۔ میں ان کی چیلی (ق۔ح)

تعلیم

1- دہرہ دون کے ایک کانونٹ اسکول کی ابتدائی کلاس میں داخل ہوئیں۔

2- گرلز کالج علی گڑھ میں ٹسٹ کے بعد تیسری کلاس میں داخلہ ہوا۔ لیکن صرف ایک ماہ بعد اردو فلم کا ایک سین جس میں ایک بچی موٹر کے نیچے آکر مر جاتی ہے کو دیکھ کر بھائی افضل علی (قرۃ العین حیدر کے خالو) کے کہنے پر کہ بی بی کو فوراً بلا لیجیے کہیں وہ بھی نہ مر جائے والدہ نے عینی کو علی گڑھ سے لاہور بلوالیا۔

3- لاہور میں گھر پر ایک ماسٹر سے کچھ دنوں تک ٹیوشن پڑھا۔

4- پھر لاہور سے لکھنؤ آئیں اور لکھنؤ میں گھر پر ماسٹر رکھ کر کچھ دنوں تک ٹیوشن پڑھا۔

5- کرامت حسین گرلز کالج لکھنؤ میں تیسری اور پانچویں کلاس میں داخلہ ہوا۔ اسکول کے انتہائی پردے والے ماحول کی وجہ سے دو ہفتے بعد (قرۃ العین نے) اسکول جانے سے منع کر دیا۔

6- سینٹ ایگنیز (St. Agnes) میں پھر داخلہ ہوا۔ دینیات اور قرآن پڑھانے کے لیے گھر پر مولوی رکھے گئے۔

7- لکھنؤ میں ماسٹر پریتی سنگھ شریواستوا کے اسکول میں داخلہ لیا۔ اور یہیں سے بنارس

جا کر میٹرک کا امتحان دیا۔ (لکھنؤ میں ان کا وہ اسکول اب مہاتما گاندھی گرلس کالج کہلاتا ہے) کیوں کہ بنارس یونیورسٹی میں لڑکیوں کے لیے ریاضی لازمی مضمون نہیں تھا۔ اس کے بجائے انھوں نے ہندوستانی موسیقی کا مضمون لیا جو میرس کالج آف ہندوستانی میوزک لکھنؤ کے سیکنڈ ایئر کے کورس کے برابر تھا۔ جس میں ستار، گائیکی، تھیوری آف میوزک کے تین الگ الگ پرچے شامل تھے۔ مئی 1941 میں سیکنڈ ڈویژن اور اردو میں ڈسٹنکشن کے ساتھ میٹرک پاس کیا اور بنارس یونیورسٹی کی دوسری سب سے کم عمر طالب علم کا امتیاز بھی حاصل کیا۔

8- جولائی 1941 میں ازابلا تھوبرن کالج لکھنؤ میں داخلہ لیا اور انگلش، اردو اقتصادیات اور سوکس (Civics) کے ساتھ الٰہ آباد بورڈ آف ہائر سکنڈری ایجوکیشن سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا اس کے ساتھ ہی پیانو میں مغربی کلاسیکل موسیقی کے کچھ استعداد بھی حاصل کیے۔

9- اندر پرست کالج دلی سے 1945 میں بی اے کیا۔ مضامین میں یوروپین اور مغلیہ تواریخ اور اقتصادیات کے علاوہ ایک لازمی پرچہ اردو کا بھی شامل تھا۔

10- ایم اے میں دلی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ لیکن کچھ دنوں بعد چھوڑ دیا۔ پھر لکھنؤ کا رخ کیا اور لکھنؤ یونیورسٹی سے 1947 میں ایم اے سکنڈ کلاس سے پاس کیا۔

11- 1952 میں کیمبرج یونیورسٹی کے ایک سمر اسکول میں جدید انگریزی ادب کا مختصر کورس کیا۔ اس کورس میں انگلستان کے چند عظیم ترین ادیب اور شاعر خود آ کر لکچر دیتے تھے۔ ان میں ای، ایم فاسٹر بھی شامل تھے اور ان سب سے بات چیت کا موقع ملتا تھا۔

آرٹ کی تعلیم

1- گورنمنٹ اسکول آف آرٹ لکھنؤ میں صرف چند مہینے مشہور اور نامور آرٹسٹ ایل۔ ایم سین کی نگرانی میں کام کیا۔ اور ان سے جاپانی بنگالی واش تکنیک سیکھی

2- ہیڈر لیز اسکول آف آرٹ لندن میں داخلہ لیا جہاں یہ واحد ایشیائی خاتون طالب علم

تھیں۔ یہاں کچھ عرصے لائیو کلاس میں رہیں۔ یہیں پنچ تنتر کے السٹریشن کی 1954 میں نمائش ہوئی۔ پنچ تنتر کی ایک حکایت بارہ تصاویر میں مصور کی۔

لکھنؤ کی ایک کہارن۔ (واٹر کلر۔ عمل: مصنف)

موسیقی

1- اسکولوں میں ہندوستانی کلاسیکل موسیقی اور مغربی موسیقی کی تعلیم حاصل کی۔ موسیقی کے نابینا استاد سورج بخش سریواستوا سے کلاسیکل موسیقی سیکھی۔

2- پیانو میں مغربی کلاسیکل موسیقی کے کچھ استعداد ازابلا تھوبرن کالج لکھنؤ میں انٹرمیڈیٹ کے دوران حاصل کیے۔ پاکستان میں ایف ایکس فرنانڈیز سے پیانو سیکھا۔ دہرہ دون اور لکھنؤ کے کانونٹ اسکولوں میں اس کی ابتدائی معلومات حاصل

کر چکی تھیں اب آگے کی مزید تعلیم مسٹر فرنانڈیز سے حاصل کی۔ ہندوستان میں اوین جونز پیانو کے استاد تھے جنھوں نے کہا تھا کہ پیانوں کی پریکٹس کبھی نہ چھوڑنا۔

3- بیکر اسٹریٹ لندن کے ایک میوزک اسکول میں شام کی کلاس میں داخلہ لیا اور ساتویں گریڈ تک پیانو کی تعلیم حاصل کی۔ لیکن یہ بھی دوسری مصروفیات کی وجہ سے Unfinished Symphony رہی۔

صحافت کی تعلیم

1- ریجنٹ اسٹریٹ پولی ٹیکنیک لندن کے ایک سالہ ڈپلوما کورس میں داخلہ لیا لیکن کورس مکمل نہیں کیا اور بیچ میں ہی چھوڑ دیا۔

2- اسی پولی ٹیکنک میں پھر فرنچ میں بھی داخلہ لیا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اسے بھی چھوڑ دیا۔

دستاویزی فلم سازی

1- امریکن ایڈوائزر سے دستاویزی فلم سازی اور اسکرپٹ رائٹنگ کی ٹریننگ لی اور متعدد دستاویزی فلمیں بنائیں۔

مشغولیات زندگی

مشغولیات زندگی

-1	انفارمیشن آفیسر، وزارت اطلاعات ونشریات،	
	(محکمہ اشتہارات وفلمیات) پاکستان	1951
-2	ایکٹنگ پریس اتاشی پاکستانی ہائی کمیشن، لندن	1952
-3	رپورٹر، ڈیلی ٹیلی گراف، لندن (عورتوں کے صفحہ کے لیے)	1953
-4	رپورٹر، بی بی سی لندن، اردو سیکشن	1953
-5	انفارمیشن آفیسر پی آئی اے کراچی	1954
-6	پروڈیوسر رائٹرز کومنٹری فلم وزارت اطلاعات ونشریات، کراچی	1956
-7	فری لانس براڈکاسٹر، بی بی سی لندن	1960
-8	کاپی رائٹر، مارکیٹنگ اینڈ اڈورٹائزنگ ایسوسی ایٹس بمبئی	1961
-9	مینجنگ ایڈیٹر، امپرنٹ بمبئی	1968-64
-10	ایڈیٹر، امپرنٹ بمبئی (ایک سال)	1969-68
-11	ممبر ایڈیٹوریل اسٹاف اور ایڈیٹر فلم سیکشن السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا	1976-69
-12	ایڈوائزر ٹو دی چیئرمین، سنٹرل بورڈ آف فلم سنسر	1977-76

گورنمنٹ آف انڈیا، بمبئی (28 نومبر 1977 تک)

13- وزٹنگ پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ 12 جنوری 79 (تین ماہ)

14- وزٹنگ پروفیسر شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یکم دسمبر 81 تا دسمبر 82

15- امریکا کی پانچ چھ یونیورسٹیوں میں بطور وزٹنگ لکچرر

مختلف اوقات میں کام کیا۔ یونیورسٹی آف کیلی فورنیا (برکلے)، شکاگو، وسکانس، ایریزونا (ٹکسون) اور ٹیکساس (آسٹن)

نقش اوّل

- پہلی کہانی (بچوں کی) مطبوعہ بی چوہیا کی کہانی — پھول لاہور، 24 ستمبر 1938
- پہلا افسانہ — ایک شام — ادیب لاہور، نومبر 1943
- پہلا انگریزی مضمون — جارج برناڈ شا — پاکستان ٹائمز، 1950
- پہلا افسانوی مجموعہ — ستاروں سے آگے — 1947
- پہلا ناول — میرے بھی صنم خانے — 1949
- پہلا رپورتاژ — لندن لیٹر — 1953
- پہلا مضمون — تخلیق کی جمہوریت — نقوش 1954
- پہلا خاکہ — سعادت حسن منٹو — افکار، اپریل 1955
- پہلا ناولٹ — چائے کے باغ — 1965
- پہلا افسانہ — (انگریزی ترجمہ) جلاوطن (The Exiles) — 1955
- پہلی ملازمت — انفارمیشن آفیسر وزارت اطلاعات ونشریات، حکومت پاکستان — 1951
- پہلا ترجمہ — (انگریزی سے) ہمیں چراغ ہمیں پروانے

	پورٹریٹ آف اے لیڈی از ہنری جیمس	1958
- پہلا انٹرویو	شفیع عقیل نے لیا (نوائے سروش میں شامل ہے)	1953
- پہلی ڈاکومنٹری فلم	پاکستانی لوک ناچوں پر ڈی اے وی پی کے لیے بنائی	1956
- پہلا غیر ملکی سفر	لندن	1952
- پہلا انعام	(برائے ڈاکومنٹری فلم)	
	پری سی ڈنٹس سلور میڈل 'فلم مالوا' کے لیے	1963
- پہلا انعام	(ادبی) ساہتیہ اکادمی ایوارڈ، 'پت جھڑ کی آواز' پر	1967

زندگی کی اہم تاریخیں

مئی 1941 میٹرک

11/اپریل 1943 والد کا انتقال

نومبر 1943 پہلا افسانہ 'ایک شام' لالہ رخ کے فرضی نام سے ادیب (لاہور) میں شائع ہوا

1945 بی۔اے، اندرپرست کالج دلّی

1947 پہلا افسانوی مجموعہ 'ستاروں سے آگے' شائع ہوا

1947 ایم۔اے انگریزی لکھنؤ یونیورسٹی

دسمبر 1947 پاکستان ہجرت

1949 پہلا ناول 'میرے بھی صنم خانے' شائع ہوا

1951 پاکستان میں پہلی ملازمت

1953 رپورٹر 'ڈیلی ٹیلی گراف' لندن

دسمبر 1958 'آگ کا دریا' کی اشاعت

1961 ہندوستان واپسی

19/اکتوبر 1967 والدہ کا انتقال (بمبئی میں)

اعزازات وانعامات

1- پریسی ڈنٹس سلور میڈل فار ڈاکومنٹری فلم 'مالوا'
(اسکرپٹ رائٹنگ اور ڈاکومنٹری فلم سازی کے لیے) 1963

2- مالوا (Malwa) اسٹیٹ ایوارڈ، حکومت ہند فلم اسکرپٹ پر فلم ڈویژن

بھائی وریر سنگھ ایوارڈ۔ ۱۹۹۱

منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ نے اسٹیٹ ایوارڈ سے نوازا	1966
3- ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ (افسانوی مجموعہ پت جھڑ کی آواز پر)	
بدست ڈاکٹر ذاکر حسین، صدر جمہوریہ ہند	1967
4- سوویٹ لینڈ نہرو ایوارڈ برائے تراجم، بدست اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند	1969
5- پرویز شاہدی، کل ہند ایوارڈ، مغربی بنگال اردو اکیڈمی	1981
6- اتر پردیش اردو اکادمی ایوارڈ برائے مجموعی ادبی خدمات	1982
7- پدم شری (قومی اعزاز) 24/مارچ، بدست گیانی ذیل سنگھ، صدر جمہوریہ ہند	1984
8- غالب ایوارڈ (1982 کا) غالب مودی ایوارڈ، بدست اندرا گاندھی وزیر اعظم	6/جولائی 1984
9- سنسکرتی ایوارڈ (یعنی اس ایوارڈ کے ججوں میں بھی شامل رہی ہیں) روٹری کلب دہلی	30 جون 1985
10- آندھرا پردیش اردو اکیڈمی ایوارڈ	1987
11- اقبال سمان (مدھیہ پردیش حکومت)	1987-88
12- پروڈیوسر ایمریٹس، آل انڈیا ریڈیو	1988-90

13- بھارتیہ گیان پیٹھ ایوارڈ برائے 1989 - بدست چندر شیکھر وزیر اعظم ہند 1990

14- لیڈیز کریڈٹ کلر جدہ (مجموعی ادبی خدمات کا اعتراف) 1990

15- بھائی ویر سنگھ انٹرنیشنل ایوارڈ - بدست شنکر دیال شرما، نائب صدر جمہوریہ ہند 1991

16- بھارت گورو، روٹری انٹرنیشنل (غیر معمولی ادبی خدمات) 1991

17- ہیر تگے کونسل کی میری نائر نے ادبی خدمات کے اعتراف میں

'ہیر تگے شیلڈ' پیش کی 13 اپریل 1991

18- فیلو آف ساہتیہ اکاڈمی 1994

19- مہیلا شرومنی ایوارڈ (1994) 16 دسمبر 1995

20- اندر پرست مہاودیالیہ (دہلی) اندر پرست گرلس کالج (1999)

ایوارڈ برائے مجموعی ادبی خدمات 2000

21- اردو اکادمی دہلی- بہادر شاہ ظفر ایوارڈ (کل ہند) برائے 2000
بدست ڈاکٹر نریندر ناتھ وزیر تعلیم دلّی 29/مارچ 2001

22- دوحہ قطر کا انٹرنیشنل ایوارڈ برائے مجموعی ادبی خدمات

23- پدم بھوشن، حکومت ہند 28/مارچ اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام، صدر جمہوریہ ہند 2005

24- نورتن سمان۔ سمرپن۔ (غیر معمولی ادبی خدمات) 12/مارچ 2005

25- آخر شب کے ہم سفر پر یوپی اُردو اکادمی نے دو ہزار روپے کا ایوارڈ دیا 1980
جسے مصنفہ نے لینے سے انکار کر دیا اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کے خلاف احتجاج کیا۔

قرۃ العین حیدر جب ایم۔اے۔ میں زیر تعلیم تھیں تب ڈراما ''جنرل اسٹس کا موک ٹرائل'' یونیورسٹی یونین کی جانب سے ''گنگا پرساد میموریل'' ہال میں پیش کیا گیا تھا۔ جس میں یونیورسٹی کے مشہور مقرر ظفر الاسلام نے ''جنرل اسٹس'' کا پارٹ ادا کیا تھا اور قرۃ العین حیدر نے ''وجے لکشمی پنڈت کا'' وجے لکشمی پنڈت کی زوردار تقریر کے لیے ''امرتا بازار پتریکا'' نے انھیں گولڈ میڈل عطا کیا تھا۔

غیر ممالک کے سفر

- پہلا سفر پاکستان سے لندن
- مصر
- ترکی
- ایران
- امریکہ
- روس
- جاپان
- مانچسٹر
- لنکا
- کومیلا
- سعودی عرب
- قطر
- دوبئی
- دوحہ

اداروں سے وابستگی

1- ایڈیٹر، اندر پرستھ کالج میگزین۔ انگریزی سیکشن (بی اے میں) انگریزی ڈراما شائع ہوا۔

2- اساسی ممبر، رائٹرز گلڈ پاکستان 1959 (گلڈ کے آٹھ اساسی ممبران تھے۔ قرۃ العین حیدر کے علاوہ دوسرے ممبران یہ تھے: جمیل الدین عالی۔ ابن الحسن، ابن سعید، ضمیر الدین احمد، عباس احمد عباسی، غلام عباس اور قدرت اللہ شہاب)

3- ممبر، اردو پروگرام اڈوائزری کمیٹی آل انڈیا ریڈیو دلی (چند سال) 1973

پوری کمیٹی اس طرح تھی:

☆ آئی کے گجرال (وزیر اطلاعات ونشریات) چیئر مین

☆ دھرم ویر سنہا (ڈپٹی منسٹر)

ممبران: آل احمد سرور، صباح الدین عمر لکھنو، نواب کریم پٹنہ، یونس دہلوی، رضیہ سجاد ظہیر، ڈی آر گوئل، یونس قریشی حیدر آباد، اندر موہن دہلی، سکندر علی وجد، انور جمال قدوائی سکریٹری منسٹری آف آئی این بی۔

4- ممبر، اڈوائزری بورڈ، ساہتیہ اکیڈمی دلی 1968-72

دوسرے ممبران۔ احتشام حسین، کے اے فاروقی، مالک رام، مسعود حسین خاں، پروفیسر ایم مجیب، آنند نرائن ملا، سجاد ظہیر، ایس اے احمد فرینوی، آل احمد سرور (کنوینر)

5- ممبر، سنٹرل بورڈ آف فلم سنسرز بمبئی۔

قرۃ العین حیدر کے علاوہ دوسرے ممبران، اٹل دھرکر بمبئی، ایم وی کرشنا سوامی بنگلور، سامک بنرجی کلکتہ، بی این سرکر کلکتہ، بی این ریڈی مدراس پی سی مینتھو مدراس، بی آر چوپڑہ بمبئی، این ایس تھاپا بمبئی، آر کے راماچندرن مدراس، ڈی گھوش کلکتہ۔

6- ممبر، جنرل کونسل ساہتیہ اکیڈمی دتی 1976

(سبھاش مکھاپادھیائے، ایم گوپالا کرشنا اڈیگا، پی سی کٹی کرشنن، پی ایل دیش پانڈو، رادھا موہن گڈانائیک، ڈی جیا کانتھن، دیوا کرلا وینکوادھائی)

7- ممبر، اڈوائزری بورڈ اردو ساہتیہ اکیڈمی 1976

محمد حسن، مسعود حسین خاں، مالک رام، منیب الرحمٰن، عمیق حنفی، راجندر سنگھ بیدی۔

8- ممبر، پینل آف ججز، کریٹک ایوارڈ مایادرپن۔ 21/اپریل 1976

9- ممبر، آرگنائزنگ کمیٹی، آل انڈیا غالب سنچری کمیٹی۔

10- ممبر انٹرنیشنل رائٹنگ پروگرام یونیورسٹی آف لووا۔ یو ایس اے 1979

11- ممبر، اڈوائزری کمیٹی برائے جشن 1400 سالہ ہجری۔ یہ کمیٹی نائب صدر جمہوریہ ایم ہدایت اللہ نے بنائی تھی۔ محمد یونس (چیرمین) ممبران۔ آئی ایم قادری، فاطمہ طالب، بیگم علی یاور جنگ، ڈاکٹر بی این گوسوامی، علی سردار جعفری، بدرالدین طیب جی۔

12- ممبر، اڈوائزری بورڈ فور اردو سنٹرل آرگنائزیشن، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی

13- جنرل سکریٹری، پی سی سی آئی، دتی 1984-90

14- ممبر، ترقی اردو بورڈ، دتی

15- ممبر نیشنل فاؤنڈیشن فار کیمونل ہارمونی

16- پروڈیوسر امریٹس، آل انڈیا ریڈیو 1988-90

17- ممبر گیان پیٹھ ایوارڈ کمیٹی

18- ممبر ٹرسٹی، جشن بہار ٹرسٹ 1999

دوسرے ٹرسٹی میں ایم ایف حسین، خشونت سنگھ اور کلدیپ نیر تھے۔

ریڈیو اور ٹی وی پروگرام

1- آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ، دہلی اور بمبئی سے لاتعداد ٹاکس
2- ریڈیو پاکستان، لاہور، کراچی، ڈھاکہ، چٹاگانگ راول پنڈی، پشاور وغیرہ سے ٹاکس
3- تاشقند، ماسکو، لینن گراڈ، ہانگ کانگ ریڈیو وغیرہ اور بی بی سی لندن سے ان گنت پروگرام
4- تہران، سڈنی، آسٹریلیا اور متعدد امریکن اسٹیشنوں سے ٹاکس
5- بچوں کے پروگرام میں لکھنؤ سے براڈ کاسٹ کرنے کا سلسلہ بچپن میں شروع ہوا۔ چنانچہ ایک مرتبہ شوکت تھانوی نے قرۃ العین حیدر اور...... کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ آل انڈیا ریڈیو کی بیٹی ہیں اور یہ بہو۔
6- دوردرشن دلی، بمبئی اور دوسرے کئی شہروں سے انٹرویو
7- پاکستان ٹیلی ویژن لاہور، کراچی سے انٹرویو
8- بی بی سی لندن، ماسکو، تاشقند، تہران، ہانگ کانگ، سڈنی اور امریکا کے مختلف شہروں سے انٹرویو۔

استقبالیہ اور اعزازی جلسے

1- یونیورسٹی آف ٹکساس، اوسٹن (اعزاز میں ظہرانہ دیا) 29/نومبر 78

2- شعبہ اردو جموں یونیورسٹی صدارت ایس سی دوبے وائس چانسلر 21 مئی 79

3- مرکزی شعبۂ ادب وثقافت ساؤتھ انڈیا اردو اکیڈمی حیدر آباد 20/مارچ 82

4- ایک شام قرۃ العین حیدر کے نام - زیر صدارت ڈاکٹر ملک راج آنند
اردو مرکز لندن اگست 1986

5- اردو مرکز لندن، 17 اکتوبر 86۔ صدارت پروفیسر فتح محمد ملک۔

6- ساؤتھ ایشین لٹریچر سوسائٹی۔ لندن 17/اکتوبر 87

7- اردو مرکز لندن 25/اکتوبر 87

8- انجمن ترقی اردو ہند۔ گیان پیٹھ ایوارڈ ملنے پر استقبالیہ۔ صدارت سید حامد 12/اکتوبر 90

9- اُردو محفل ہل اسٹریٹ سنسائی، ڈاکٹر عذرا کا گھر 13/جون 92

10- لٹریچر اینڈ آرٹ سوسائٹی نیدر لینڈ 5/جولائی 92

11- بزم اردو لندن جولائی 1998

12- عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبۂ تلگو میں استقبالیہ۔ وائس چانسلر نے شیلڈ پیش کی۔

13- بہار اردو اکادمی پٹنہ۔ سکریٹری اردو اکادمی محمد یونس 22 نومبر

14- اردو اکادمی آندھرا پردیش۔ صدارت مولانا ابو یوسف صدر نشین اکیڈمی۔ 18 مارچ

15- شعبہ جنوب ایشیائی علوم یونیورسٹی آف شکاگو کی طرف سے صدر شعبۂ اردو چودھری محمد نعیم نے مدعو کیا۔

16- انجمن بزم اردو لکھنؤ (خواتین کی انجمن) 24 دسمبر 80۔ صدر بیگم زیبا صلاح الدین، رضا علی عابدی نے شخصیت اور فن کے حوالے سے گفتگو کی۔

17- PEN کانگریس ٹوکیو میں 1957 میں شرکت کی۔

لکچرز

	موضوعات	ادارہ
1-	اسلام میں عورت	یونیورسٹی آف آیووا، آیوواسٹی۔ 27/نومبر 79
2-	موڈرن انڈین فکشن	سینٹر فار ساؤتھ اینڈ ساؤتھ ایسٹ ایشیا اسٹڈی کیلی فورنیا۔15/نومبر 76
3-	موڈرن انڈین فکشن انکلوڈنگ مائی اون	یونیورسٹی آف آیووا، آیوواسٹی۔ 27/نومبر 79
4-	آخر شب کے ہم سفر کا باب ۔چارلس باربو (بنگال سویلین پڑھا)	یونیورسٹی آف وس کون سن میں ساؤتھ ایشین اسٹڈیز کی آٹھویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر
5-	انڈین جنرلزم	اسکول آف جنرلزم۔یونیورسٹی آف ٹیکسس آسٹن

6-	ایرانی تاریخ میں شاہ اور ملا کی آویزش (ایڈوانس جنرلزم کی کلاس)	اسکول آف جنرلزم۔ یونیورسٹی آف ٹیکسس آسٹن
7-	اسلام میں عورتوں کا درجہ	یونیورسٹی برلنگٹن
8-	جدید ہندوستان کی ہندو اور مسلم عورت	یونیورسٹی آف ٹیکسس ایٹ آسٹن

ملفوظات قرۃ العین حیدر

☆ میں اپنی والدہ مرحومہ کی طرح ایک نہایت Gregarious اور قبائیلی خاتون ہوں اور ان ہی کے مانند رشتے داروں اور دوستوں کے سلسلے میں بے حد خوش نصیب۔

☆ میں نے آج تک کسی کے معاصر کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔

☆ اپنی تحریروں کا مجھے کوئی Obsession نہیں ملا۔

☆ میری کہانیاں ساری میں نے خود انگریزی میں ترجمہ کی ہیں یا ان کو ری رائٹ کیا ہے۔

☆ ایک وقت تھا کہ منشی نول کشور خود بیل گاڑی پر جگہ جگہ دوسرے شہروں میں جاتے تھے اور اپنی کتابیں فروخت کرتے تھے-- ایک وقت یہ ہے کہ ان کے وارثوں نے اُردو والوں سے کہا کہ ان کے گودام میں جو کتابیں ہیں ' لے لو' اور انھیں محفوظ کر لو۔ لیکن کسی نے پرواہ نہ کی۔

☆ ہمارے یہاں سوشل ہسٹری پر کم توجہ دی گئی ہے اور اس لحاظ سے ترقی پسند تحریک ایک رول بہت ہی منفی رہا کہ انھوں نے ماضی قریب کی ہر چیز کو فیوڈل، بورژوا اور رجعت پسند کہہ کر مسترد کر دیا۔

☆ ناقد کی سہل پسندی اور غلط روّیے نے ادب کی پرکھ کے سلسلے میں لوگوں کے اندر

گمراہی پیدا کی ہے۔ اور میں اس کو صحیح نہیں سمجھتی۔ جب تک چیزوں کو صحیح طور پر سمجھ اور پرکھ نہ لیا جائے عجلت میں کچھ بھی لکھنا تنقیدی اصولوں کے خلاف ہے اور اس سے قاری گمراہ ہوتا ہے۔ اور خود ناقد کی جہالت بھی سامنے آتی ہے۔

☆ ترقی پسندوں کی جو پوری صف تھی میں اس میں شامل نہیں تھی۔

☆ جدیدیوں نے انور سجاد کو اُردو میں نئے افسانے کا معمار اعظم قرار دیا جب کہ نیا افسانہ سب سے پہلے میں نے لکھا۔ یہ جو لوگ آج لکھ رہے ہیں یہ میں نے اپنے لڑکپن میں لکھا تھا۔

☆ یہ جو جدیدیے ہیں ان لوگوں کا کوئی ایک رائٹر بھی سروائیو نہیں کیا۔ سوائے چند ایک کے جن کے یہاں تھوڑی سی جھلک پرانے بیانیے کی تھی۔ ورنہ ایک زمانہ وہ تھا کہ چھت سے اڑی چھپکلی، بندر کی چونچ میں مرغا اور مرغے کی چونچ میں سورج اس قسم کی مہمل چیزیں ایک زمانے میں بہت آرہی تھیں اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ بہت بڑا کمال کرر ہے ہین۔ انھوں نے اصل میں مینڈکوں کی پوری بارات نکالی، مینڈکوں کی زبان میں۔ تو یہ کہاں چلا۔

(انداز بیاں اور)

☆ لکھنا ایک بے حد انفرادی عمل ہے لیکن اُسی کے ذریعے لیکھک اجتماعی زندگی میں اپنا اہم رول ادا کرتا ہے۔ وہ اپنے دور کی سیاسی اور دوسری تحریکوں کا اثر قبول کرتا ہے یا ان سے الگ بھی اپنی ایک راہ بناتا ہے۔ (نوائے سروش۔ پیش لفظ)

☆ میری بنیادی اپروچ انسان پرستی ہے اس کی ساری دنیا کو آج کل ضرورت ہے میرے بارے میں یہ کہنا کہ میں نے ناسٹلجیا کے چکر میں ایسا کیا تو یہ غلط ہے۔ ناسٹلجیا لفظ کو آپ بھول جائیے۔ ایک انسان ناول لکھ رہا ہے۔ وہ کردار تخلیق کر رہا ہے اس کا ایک ٹیک آف پوائنٹ ہے۔ اس لیے آگے بڑھ کر مصنف تخلیق کرتا ہے۔ اسے ناسٹلجیا کہہ دینا مجھے بڑی عجیب بات لگتی ہے۔ آخر نقادوں نے اپنے آپ کو اس جیسے چند الفاظ میں کیوں گرفتار کر لیا ہے۔

(ایک انٹرویو سے)

☆ ایک مشہور ناقد نے مجھ سے اعتراضاً کہا تھا کہ ''آخرِ شب کے ہم سفر' پیور ناول نہیں ہے۔ آگ کا دریا کو ٹوٹل ناول نہیں کہا گیا کیوں کہ یہ اصطلاح اس وقت تک یہاں غالباً پہنچی نہیں تھی۔ کار جہاں دراز ہے بھی مغربی تنقید کے بہت سے نظریوں کی کسوٹی پر کسا گیا۔ پورا نہ اُترا، کہیں فٹ نہ بیٹھا۔ اس وقت تک نان فکشن ناول بھی شاید کسی نے نہیں سنا تھا۔ بالآخر فیصلہ یہ کیا گیا کہ اسے روٹس نے انسپائر کیا ہے حالانکہ وہ Roots کی اشاعت کے بہت پہلے لکھا گیا تھا۔

☆ ارے بھئی ایک سوانح عمری انتہائی غیر دلچسپ انداز میں لکھی جا سکتی ہے اور ناول کے پیرائے میں بھی۔ اس میں کون سی ناقابل فہم یا قابل اعتراض یا بحث طلب بات تھی؟

☆ چونکہ ناقدین کے سنسر بورڈ نے اسے نہ سوانحی ناول کا سرٹیفکیٹ دیا نہ خود نوشت سوانح حیات کا۔ لہٰذا سوانح عمریوں پر پی ایچ ڈی کرانے والے گائیڈ اس کے مطالعہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

(ایوانِ اُردو، اکتوبر 91ء)

☆ میں نے تو یہ ''مونولوگ''۔ درونِ ذات کا انعکاس، شعور کی رو اور تجریدی خیال آرائی وغیرہ سے ان دنوں استفادہ کیا تھا جب 1940 میں میری کم عمری کا زمانہ تھا۔ اس طرح دیکھیے تو ان رجحانات کی ابتدا مجھ سے ہوتی ہے تاہم اب تک کسی نے بھی حقیقت کو مان کر نہیں دیا ہے۔ ''ستاروں سے آگے'' میں میری کہانیاں اسی نئے پن کا عکس پیش کرتی ہیں ان میں ایسے تمام خیالات ملتے ہیں جو اُردو میں دوسری نسل کا موضوع بنے۔ میرے لیے تو اب یہ سب کچھ قصہ پارینہ ہے۔ میں بہت پہلے ہی ان مراحل سے گزر چکی ہوں اور یہ سب کچھ میں نے لاشعوری طور پر کیا فیشن کے طور پر نہیں۔

(انٹرویو۔ سکرینا پال)

تحریریں

افسانوی مجموعے

1-	ستاروں سے آگے	1947	خاتون کتاب گھر، دلّی (اشاعت اوّل)
2-	شیشے کے گھر	1954	مکتبہ جدید لاہور (اشاعت اوّل)
3-	پت جھڑ کی آواز	1966	مکتبہ جامعہ/مکتبہ اردو ادب لاہور 197
4-	روشنی کی رفتار	1982	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
5-	قندیل چین (مرتبہ۔ جمیل اختر)	2000	قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان دہلی

افسانوی مجموعوں میں شامل افسانے

● ستاروں سے آگے

1- دیودار کے درخت
2- پرواز کے بعد
3- سنا ہے عالم بالا میں کوئی کیمیا گر تھا
4- ٹوٹتے تارے
5- لیکن گومتی بہتی رہی
6- ستاروں سے آگے
7- آہ! اے دوست
8- ایں دفتر بے معنی
9- ہم لوگ
10- رقص شرر
11- یہ باتیں
12- اودھ کی شام

8- ہاؤسنگ سوسائٹی

● روشنی کی رفتار

1- آوارہ گرد
2- ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی
3- فوٹو گرافر
4- حسب نسب
5- سکریٹری
6- نظارہ درمیاں ہے
7- دو سیاح
8- یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
9- فقیروں کی پہاڑی
10- اکثر اس طرح بھی رقص فغاں ہوتا ہے
11- سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات
12- روشنی کی رفتار
13- لکڑ بگھے کی ہنسی
14- آئینہ فروش شہر کوراں
15- پالی ہل کی ایک رات
16- دریں گرد سوارے باشد
17- جن بولو تارا تارا
18- کہرے کے پیچھے

● چار ناولٹ

1- دل ربا
2- سیتا ہرن

3-   چائے کے باغ
4-   اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجیو

قندیل چین

نیا افسانوی مجموعہ

اس مجموعے میں وہ افسانے شامل ہیں جو مختلف رسائل میں بکھرے ہوئے تھے۔

1-	ایک شام	ادیب، لاہور	نومبر 1943
2-	ارادے	ادیب، لاہور	جون 1944
3-	دریچے کے سامنے	ساقی، دہلی	جولائی 1944
4-	خوابوں کے محل	ادیب، لاہور	ستمبر 1944
5-	دھندلکوں کے پیچھے	ساقی، دہلی	جنوری 1945
6-	میری گلی میں ایک پردیسی	عالم گیر، لاہور	جنوری، فروری 1945
7-	زندگی کا سفر	شاعر، آگرہ افسانہ نمبر	اکتوبر 1945
8-	دوسرا کنارہ	آجکل، دلّی	یکم جون 1947
9-	شیشے کے گھر جو ٹوٹ گئے	ساقی، دلّی	اکتوبر 1948
10-	پچھلے برسوں کی برف	ساقی، دلّی	نومبر 1949
11-	وہی زمانہ وہی فسانہ	نقوش، لاہور	مئی 1952

-12	رام یہ کیسا گورکھ دھندا ہے	ادب لطیف، لاہور	مارچ 1955
-13	دکھلایئے لے جا کے تجھے مصر کا بازار۔	نقش، کراچی	1962
-14	میں بوری ڈوبت ڈری	نقش، کراچی	1964
-15	آوازیں	نقش، کراچی	1964
-16	شربت والی گلی	شمع	جنوری 1966
-17	تار پر چلنے والی	شمع	نومبر 1966
-18	سنگھار دان	نیا دور، کراچی (39-40)	1967
-19	ایک پرانی کہانی	نیا دور، کراچی (شمارہ) نامعلوم	
-20	بڑے آدمی	نقش، کراچی	1967
-21	آخر شب کے ہم سفر	نقش، کراچی	1967

افسانے جو کسی مجموعے میں شامل نہیں ہیں

-1	منّا اور منّی	پراگ دہلی (ہندی)	نومبر 1991
-2	طلسمی قالین (طنزیہ)	بیسویں صدی، دہلی	اگست 1966
-3	تلاش	بلٹز، بمبئی	سنہ نامعلوم
-4	پرانی سرائے	سویرا لاہور	نمبر 12

افسانہ ایک عنوان دو

	عنوان (کتاب میں)	
-1	سکریٹری	روشنی کی رفتار
-2	فقیروں کی پہاڑی	// // //
-3	لکڑبگھے کی ہنسی	// // //

	عنوان (رسائل میں)	
-1	ایک تصویر	نقش 2- کراچی 66
-2	فن کار	شمع اگست 66

3- چاندنی میں شکار نیا دور کراچی اپریل 79

افسانہ ایک مواد مختلف

1- سفینۂ غم دل افسانہ بھی ناول بھی
2- آخر شب کے ہم سفر افسانہ بھی ناول بھی
3- دکھلایئے لے جا کے تجھے مصر کے بازار افسانہ بھی ناول کا ایک باب بھی
4- رام یہ کیسا گورکھ دھندہ ہے افسانہ بھی ناول کا حصہ بھی

افسانے کی الف بائی ترتیب

آ

افسانہ	مجموعہ / رسالہ	اشاعت
آخر شب کے ہم سفر	روبی دہلی	جولائی 1971
آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا	شیشے کے گھر	
آوارہ گرد	روشنی کی رفتار	نقش، اکتوبر 1963
آوازیں	نقش کراچی، شمارہ 10	1964
آہ اے دوست	ستاروں سے آگے	ساقی اپریل 1945
آئینہ فروش شہر کوراں	روشنی کی رفتار	

ا

افسانہ	مجموعہ / رسالہ	اشاعت
اجنبی	بحوالہ خط الیاس احمد گدی، دامان باغبان، ص 235	
ارادے	ادیب لاہور	جون 1944
اکثر اس طرح بھی رقص فغاں ہوتا ہے	روشنی کی رفتار	نقش، جنوری 1960
انت بھئے رُت بسنت میرو	شیشے کے گھر	ساقی، جنوری، فروری 1952
اودھ کی شام	ستاروں سے آگے	

ایک تصویر (سکریٹری)	نقش کراچی	ستمبر 1966
ایک مکالمہ	پت جھڑ کی آواز	
اس دفتر بے معنی	ادب لطیف، لاہور	جون 1945
ایک پرانی کہانی	نیادور، کراچی	
ایک شام	ادیب، نومبر، لاہور	نومبر 1943
اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجو	چارناولٹ	
ایسے ہی	تلاش کرنا	

ب

برف باری سے پہلے	شیشے کے گھر	ساقی افسانہ نمبر 1949
بڑے آدمی (نقش کراچی 6-5-1967)	شاہکار	جون 1963

پ ت ٹ

پالی ہل کی ایک رات	روشنی کی رفتار۔ نیادور، کراچی، شمارہ 74-73	
پت جھڑ کی آواز	پت جھڑ کی آواز	
پرانی سرائے	سویرا، لاہور نمبر۔12	
پرواز کے بعد	ستاروں سے آگے	
پچھلے برسوں کی برف	ساقی، دہلی	نومبر 1948
تار پر چلنے والی۔ سویرا شمارہ 40	شمع، دہلی	نومبر 1966
ٹوٹتے تارے	ستاروں سے آگے	ساقی، جون 1945

ج چ

جگنوؤں کی دنیا	(کار جہاں دراز ہے کا باب) سویرا شمارہ 41	
جب طوفان گزر گیا	شیشے کے گھر	ساقی، جنوری، فروری 1947
جن بولو تارا تارا	روشنی کی رفتار	شمع، جولائی 1980

جلاوطن	پت جھڑ کی آواز	ساقی،فروری 1960
		سویرا 14-13
جہاں پھول کھلتے ہیں	شیشے کے گھر	نقوش، پگڈنڈی یلدرم نمبر
جہاں کارواں ٹھہرا تھا	ستاروں سے آگے	
چاندنی میں شکار (لکڑ بگھے کی ہنسی)	نیا دور، کراچی	اپریل 1979
چائے کے باغ	چار ناولٹ۔ نیا دور، کراچی، شمارہ 38-37	

ح خ

حسب نسب سویرا شمارہ 42	روشنی کی رفتار	جولائی 1969
خوابوں کے محل	ادب لطیف	ستمبر 1944

د ڈ

دجلہ بہ دجلہ یم بہ یم	شیشے کے گھر۔ سویرا شمارہ 5،6	
دریچے کے سامنے	ساقی جولائی 1944	ادب لطیف، ستمبر 1944
دیودار کے درخت	ستاروں سے آگے	ساقی، اگست 1944
دھندلکوں کے پیچھے	سالنامہ ساقی	جنوری 1945
دکھلائیے لے جا کے تجھے مصر کا بازار	نقش، کراچی، ش 10	1962
(کار جہاں دراز ہے)	نیا دور، کراچی، شمارہ 28-27	
دوسرا کنارہ	آجکل، یکم جون	1947
دوسیاح	روشنی کی رفتار	
ڈالن والا	پت جھڑ کی آواز	
دریں گرد سوارے باشد	روشنی کی رفتار	
دل ربا چار ناولٹ	1967	

ر ز

رقص شرر	ستاروں سے آگے	ساقی، جنوری 1946
رام یہ کیسا گورکھ دھندا ہے	سالنامہ ادب لطیف	مارچ 1955
روشنی کی رفتار	روشنی کی رفتار	
زندگی کا سفر	سالنامہ شاعر	آگرہ۔اکتوبر نومبر 1945

س ش

ستاروں سے آگے	ستاروں سے آگے (شاہکار)	
سرا ہے	شیشے کے گھر سویرا (2)	اپریل، 1947
سنگھار دان۔	بیسویں صدی، دلی	1966 نیا دور کراچی 40-39
سیتا ہرن	چارناولٹ	طویل کہانی نمبر نیا دور، کراچی شمارہ 26-25
سفینۂ غم دل	پگڈنڈی (یلدرم نمبر)	
سنا ہے عالم بالا میں کوئی کیمیا گر تھا	ستاروں سے آگے، خیام	نومبر 1945
سکریٹری	روشنی کی رفتار۔سویرا شمارہ 39	
شیشے کے گھر جو ٹوٹ گئے	ساقی	اکتوبر 1948
سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات	روشنی کی رفتار	
شربت والی گلی	شمع، دلی	جنوری 1966
طلسمی قالین	بیسویں صدی، دہلی	اگست 1966

ف ق

فقیروں کی پہاڑی	روشنی کی رفتار	
فن کار	افسانہ نمبر نقش، کراچی	1966
فوٹوگرافر	روشنی کی رفتار۔سویرا شمار 39	
قلندر	پت جھڑ کی آواز	

ک گ

کہرے کے پیچھے	روشنی کی رفتار	
کیکٹس لینڈ	شیشے کے گھر	
کارمن	پت جھڑ کی آواز	

ل م

لکڑ بگھے کی ہنسی	روشنی کی رفتار	
لیکن گومتی بہتی رہی	ستاروں سے آگے	
میں بوری ڈوبت ڈری	نقش، کراچی، شمارہ 6	1964
میں نے لاکھوں کے بول سہے	شیشے کے گھر	
موتالیزا	ستاروں سے آگے	
ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی	روشنی کی رفتار	
میری گلی میں ایک پردیسی	عالمگیر، لاہور، خاص نمبر	جنوری فروری 1945

ن، و، ہ

نظارہ درمیاں ہے	روشنی کی رفتار	شاہکار، جولائی 1977
وہی زمانہ وہی فسانہ	نقوش، لاہور	مئی 1952
ہم لوگ	ستاروں سے آگے	
ہاؤسنگ سوسائٹی - نیا دور، کراچی (32-31) پت جھڑ کی آواز		1966

ی

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے	روشنی کی رفتار	
یاد کی ایک دھنک جلے	پت جھڑ کی آواز	
یہ باتیں	ستاروں سے آگے	
یہ داغ داغ اجالا	شیشے کے گھر	امروز، 1949

ناولٹ

-1	چائے کے باغ	1965	حلقۂ ادب، بمبئی
-2	دلربا	1976	رابعہ بک ہاؤس، لاہور
-3	ہاؤسنگ سوسائٹی	1977	چودھری اکیڈمی، لاہور (اشاعت اوّل)
			نومبر 1977 پہلے 1967 میں رسالوں میں شائع ہوا
-4	اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجیو	جون 1977	بیسویں صدی
-5	چار ناولٹ	1981	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
-6	سیتا ہرن		نیا دور، کراچی طویل کہانی نمبر، شمارہ 26-25

ناول

1-	میرے بھی صنم خانے	اپریل 1949	مکتبہ جدید، لاہور (اشاعت اوّل)
2-	سفینۂ غم دل	1952	مکتبہ جدید، لاہور (اشاعت اوّل)
3-	آگ کا دریا	دسمبر 1959	مکتبہ جدید، لاہور (اشاعت اوّل)
4-	کارِ جہاں دراز ہے (اوّل)	1977	مکتبہ اردو ادب، لاہور (اوّل)
5-	کارِ جہاں دراز ہے (دوم)	1979	مکتبہ اردو ادب، لاہور
6-	آخرِ شب کے ہم سفر	1979	چودھری اکیڈمی، لاہور (اوّل)
		مئی 1979	علوی بک ڈپو، بمبئی
7-	گردشِ رنگِ چمن	1987	مکتبہ دانیال، کراچی (اوّل)
		1988	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی
8-	شاہراہ حریر (سوم)	2002	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی (اوّل)
9-	چاندنی بیگم	1990	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی (اوّل)
			سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

ناولوں کے ابواب

● آخر شب کے ہم سفر

ابواب

1- چندر کنج
2- طوفان سے پہلے
3- وُوڈلینڈز
4- جوار بھاٹا کا گیت
5- کماری اوما رائے
6- ریورنڈ پال میتھیو بنرجی
7- نیا عہد نامہ
8- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بنگلہ
9- کلثوم آپا
10- ویشنو بیراگی
11- للی کاٹج

12- شانتی نکیتن
13- مس روزی بنرجی اور سولیڈ رٹی
14- آمار پرانیر آرام مونیر آنند
15- سندربن
16- ارجمند منزل
17- گوڑ ملہار
18- میگھ رجنی راگنی
19- بھیرپی کا خواب
20- ہرے بنگال کا 'آنند کانن
21- اگست اندولن اور پیپلز وار
22- بدرو ہی
23- گنگا اور برہمپتر
24- چارلس بارلو بنگال سویلین'
25- نواب قمرالزماں چودھری
26- ریحان الدین احمد
27- جہاں آرا بیگم
28- رونگیلا نائیر مانجھی
29- شریمتی رادھیکا سانیال
30- ڈاکٹر بنوئے چندر سرکار
31- دلہن کی پالکی
32- کمل اور اکمل
33- برڈز آف پیراڈائز
34- ایستھر گری بالا بنرجی
35- یاسمین بلمونٹ، ڈارک ڈانسر

36- پائلٹ آفیسر اکمل مرشدزادہ
37- شنکری کا ناچ
38- گڈلک ڈائری
39- شہزاد کرسٹینا بلمونٹ
40- سوامی آتم آنند شنکر پریمی
41- جلسہ گھر
42- ناصرہ نجم السحر قادری
43- رچرڈ بارلو
44- آتمار شانتی...؟
45- ونگالہ راگنی
46- بھروراگ

● گردشِ رنگِ چمن

1- جل بہار
2- جو جھکوں تو شاخِ گلاب ہوں
3- سُرخ پٹاری
4- سرائے طغرل
5- تختِ رواں
6- دعاؤں کا سفر
7- دشتِ ماریہ
8- چُورن والی بجن
9- پریوں کا کھٹولہ
10- دیکھو کھیلیں دھمال خواجہ معین الدین
11- اڑھائی دن کا جھونپڑا

-12 مس نواب بائی آف جے پور
-13 پورٹریٹ اے ناچ گرل
-14 روشن چوکی
-15 ہیرا جنم امول تھا
-16 پری چھم
-17 ماہ و سال عندلیب
-18 ولائیتی چکر
-19 پھول والی گلی
-20 نیک پروین
-21 تارے والی کوٹھی
-22 پری محل
-23 لال بی بی
-24 نور ماہ خانم
-25 یہ قصہ ایک نوجوان برطانوی اسکالر کی نظر میں
-26 گھر گھوڑا انخاس مول
-27 اندر جال عرف اسرار دربار پردھان پور
-28 تاش کا محل
-29 نواب بیگم کی واپسی
-30 ہیلتھ کلب
-31 جھاڑ دتار
-32 جہانِ مستور
-33 علی کا دھونا
-34 بن دیوی
-35 مارتین کوٹھی

36- بن ساگر کے باسی
37- دریائے نُور
38- روم و تبریز
39- جنگل میں جگنو
40- قطب ستارہ
41- مدھوبن
42- کلیانی ندی
43- بیلے میں میلہ
44- گُل عجائب
45- خطِ سوم
46- جنگلی بطخ
47- دریا نما
48- پانیوں پر بہتی موسیقی

اختتامیہ

● چاندنی بیگم

منازلِ قمر

1- گُل سُرخ
2- صنوبر فلم کمپنی
3- مدھو مالتی
4- کادمبری
5- جھانکڑ باغ
6- کجلی بن
7- ماؤنٹین گوڈ

8- قصرِ شیریں
9- بوہیمین گرل
10- چار کھوٹ میں نوبت باجی
11- ڈسکوری اوف اے کلچر ہیرو
12- آلہا اودل
13- ٹیپو سلطان بار
14- بنت الجبل

● کارِ جہاں دراز ہے (جلد اوّل)

فہرست ابواب

فصل اوّل

1- فرات و جیحوں
2- جیحوں سے جمنا
3- شکنتلا کا دیس
4- وقائع عالمگیری
5- اٹھارہویں صدی
6- تیر خانی گردی
7- رباط کہن اور حویلی
8- غدر 1857ء
9- باغی سپاہی
10- کجا ہیلتن اور کجا پائے مور
11- خراب کوشک سلطان و خانقاہ فقیر
12- نصیحت کا کرن پھول
13- اجنہ قدیم و جدید

فصل دوم

1- امام باڑہ
2- قصہ اہل خراسان
3- باستان نامہ دہقان دانشور
4- گومتی
5- رام گنگا
6- راوی

فصل سوم

1- نیچری فوج
2- کچی بارک
3- بیچلرز لاج کی 'خاتون'
4- باب عالی
5- نوجوان ترک
6- پریم چند سے پہلے
7- غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد
8- تاریخ خافی خاں
9- افغان باقی کہسار باقی
10- اپنے وخت کا ابدال

فصل چہارم

1- فلائینگ آفریدی
2- محل سرا
3- چپ کی داد

فصل پنجم

فصل ششم

فصل ہفتم

فصل ہشتم

فصل نہم

فصل دہم

فصل یازدہم

فصل چہاردہم

1- رائل بنگال ٹائیگر
2- کنول بن
3- بنجارہ چاند
4- شاہ جورسالو
5- سرکٹ ہاؤس
6- حرف محرمانہ
7- یابنت الجلیل
8- زین ماسٹرز اور ٹائی فون
9- بگل کی آواز
10- چیمبر میوزک

فصل پانزدہم

1- حافظا خروش
2- ٹاؤن ہاؤس کنٹری ہاؤس
3- بوڑھی گنگا
4- دریا میں آگ
5- پکچر ونڈو
6- دکھلائیے لے جاکے تجھے مصر کا بازار
7- روڈ ٹیز

فصل شانزدہم

1- اولڈ کیوروسٹی شاپ کا آخری نیلام
2- وزٹنگ کارڈز

● شاہراہ حریر (کارِ جہاں دراز ہے، جلد سوم)

رپورتاژ

-1	کوہ دماوند	2000	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی
-2	ستمبر کا چاند	2002	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی

قرۃ العین حیدر کی زندگی کا ایک بڑا حصہ سفر میں گزرا ہے۔ عقل و شعور کی منزلیں سنبھالنے کے بعد تعلیم، ملازمت، لکچرز اور سیمینار کے سلسلے میں انھوں نے بہت سے ممالک کے سفر کیے اور کئی سفر نامے لکھے۔ ان کے یہ سفرنامے بھی عام سفرناموں کی طرح نہیں ہیں بلکہ انھوں نے اسے رپورتاژ کے انداز میں لکھا ہے۔ رپورتاژ اور سیدھے سادے سفرناموں میں محض انداز بیان کا فرق ہوتا ہے۔ قرۃ العین حیدر اس پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتی ہیں:

> ''رپورتاژ اور سیدھے سادے سفرنامے میں محض انداز بیان کا فرق ہے۔ رپورتاژ افسانے کی زبان میں لکھا جاتا ہے، اس میں زیب داستان بھی اسی حد تک ہوتی ہے کہ اس سے حقائق کی پردہ پوشی نہ ہو یا واقعات غلط رنگ میں نہ پیش کیا جائے۔ مثال کے طور پر افسانے اور حقیقت کا امتزاج ہمیں یلدرم کے مضمون 'سفر بغداد' میں ملتا ہے جو 1904 میں لکھا گیا اور جسے اردو کا پہلا رپورتاژ کہا جاتا ہے۔ اس

روئداد میں بغداد جانے والے راوی کو راستے میں سند باد جہازی
ملتے ہیں جو حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنے کے بعد عالم اسلام کی ابتر
حالت پر آنسو بہاتے ہوئے اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔''
(دیباچہ۔ستمبر کا چاند۔قرۃ العین حیدر، ص:7)

قرۃ العین حیدر نے اپنا پہلا رپورتاژ 'لندن لیٹر' 1953 میں لکھا اور یہ نقوش لاہور میں اپریل 1960 میں شائع ہوا۔ 'ستمبر کا چاند' نقوش لاہور دس سالہ نمبر جون 58 میں شائع ہوا۔ نقوش ہی میں دوسرا رپورتاژ 'چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا' اپریل تا جون 1966 میں شائع ہوا۔ 'در چمن ہر ورقی دفتر حال دیگر ست' نقوش افسانہ نمبر نومبر 68۔ 'کوہ دماوند' ماہنامہ آجکل میں مارچ 1978 میں شائع ہوا۔ 'گلگشت'، 'کوہ دماوند'، جہان دیگر کو' مکتبہ اردو ادب، لاہور نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ 'قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے' ادب لطیف 1983 میں شائع ہوا۔ ادھر یہ تمام رپورتاژ دو مجموعے کی شکل میں پاک و ہند دونوں جگہ شائع ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں سنگ میل نے اور ہندوستان میں ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی نے شائع کیا ہے۔ یہ دو مجموعے 'کوہ دماوند' اور 'ستمبر کا چاند' ہیں۔

'کوہ دماوند' میں شامل رپورتاژ

1- چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا
2- کوہ دماوند
3- گلگشت
4- خضر سوچتا ہے وولر کے کنارے
5- دکن سا نہیں ٹھار سنسار میں
6- قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے (عالم آشوب) شامل ہیں۔

یہ مجموعہ ہندوستان میں 2000 میں شائع ہوا۔

'ستمبر کا چاند' میں شامل رپورتاژ

1- لندن لیٹر
2- ستمبر کا چاند
3- در چمن ہر ورقی دفتر حال دیگر ست
4- جہان دیگر

یہ مجموعہ 2002 میں شائع ہوا ہے۔ 'لندن لیٹر' ان کے دوسرے افسانوی مجموعہ 'شیشے کے گھر' میں بھی شامل ہے اور اسے ناقدوں نے افسانہ ہی سمجھا ہے۔

رپورتاژ کی تفصیل

کون سا رپورتاژ کس ملک کے بارے میں ہے۔

1- 'چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا' میں پورٹ بلیئر، جزائر انڈمان نکوبار کا ذکر ہے۔ پہلے یہ کالا پانی بھی کہلاتا تھا۔ اُس زمانے میں عموماً آزادی کے متوالوں کو یہاں کی سیلولر جیل میں رکھا جاتا تھا اور عمر قید کی سزا کے لیے بھی یہیں بھیجا جاتا تھا۔

2- 'کوہ دماوند' میں ایران کے سفر کا حال درج کیا ہے۔

3- 'گلگشت' میں سفر روس کا تذکرہ ہے۔

4- 'خضر سوچتا ہے وولر کے کنارے' میں کشمیر جنت نشان کا ذکر ہے۔

5- 'دکن سا نہیں ٹھار سنسار میں' حیدر آباد دکن کے سفر کی روداد ہے۔

6- 'قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے' یہ ایک عالم آشوب ہے۔

7- 'لندن لیٹر' میں۔ لندن کا ذکر ہے۔

9- 'ستمبر کا چاند' میں سفر جاپان کے بارے میں ہے۔

10- 'در چمن ہر ورقی دفتر حال دگر ست' میں مصر کے سفر کا حال بیان کیا ہے۔

11- 'جہان دیگر' سفر امریکا سے متعلق ہے۔

12- 'پدما ندی کنارے' یہ بنگلہ دیش پر لکھا گیا رپورتاژ ہے۔ یہ کسی مجموعے میں شامل نہیں ہے۔ افکار کراچی میں 1960 میں شائع ہوا تھا۔

مضامین

افسانے اور ناولوں کے علاوہ قرۃ العین حیدر نے بہت سے مضامین بھی لکھے ہیں جس سے ان کی تنقیدی بصیرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ مضامین مختلف ادبی رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ''پکچر گیلری'' کے نام سے ان کے مضامین کا ایک مجموعہ 'قوسین' لاہور نے 1983 میں شائع کیا تھا۔ لیکن اس میں ان کے کچھ ہی مضامین ہیں۔ ابھی دو تین سال قبل آصف فرخی نے بھی قرۃ العین حیدر کے مضامین اور انٹرویو کا 'مجموعہ، داستان عہدِ گل' اور 'داستان طراز' کے نام سے مرتب کیا ہے جس میں قرۃ العین حیدر کے مضامین کا بہت حد تک احاطہ کیا گیا ہے لیکن ابھی بہت سے مضامین ادھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں جن کو جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ کچھ مضامین میں نے بھی جمع کیے ہیں۔ لیکن یہ کل نہیں ہیں۔ مزید تلاش کی ضرورت ہے۔

1- اسلام دوسروں کی نظر میں — بنات — مارچ 1942

2- تخلیق کی جمہوریت — نقوش، لاہور — مارچ 1954

4- قرۃ العین حیدر (ابن سعید) فٹ نوٹ قرۃ العین حیدر، نقوش، — لاہور، جنوری 1955

5- ادب اور خواتین — عصمت کراچی، پچاس سالہ جوبلی نمبر، — جولائی/اگست 1958

6- کیا موجودہ ادب روبہ تنزل ہے — (افسانہ-مذاکرہ) نقوش — دسمبر 1959

7- افسانہ (مضمون) (سعادت حسن منٹو) نقوش، لاہور 1959

8- آئینہ خانے میں نقش کراچی (21) فروری 63، کتاب لکھنؤ جنوری 1963

9- آپ بیتی نقوش، آپ بیتی نمبر، حصہ دوم 1964

فن اور شخصیت، حصہ اوّل بمبئی، مارچ 1980

10- مصنف کے مسائل آج کل، اردو نمبر اکتوبر 1973

11- آزادی کی چھاؤں میں آج کل اگست 1975

12- جشن عالی افتتاحی خطبہ، ابوظہبی 1989

13- چاندنی بیگم کی واپسی ایوانِ اُردو، دہلی اکتوبر 1991

14- طوطا کی کہانی ایوانِ اُردو، دہلی جنوری 1995

15- سات کہانیاں (تعارف) (مجموعہ، صباحت مشتاق) فکشن ہاؤس، لاہور 1997

16- جاڑے کی چاندنی داستان عہد گل مرتبہ آصف فرخی

17- خانم جان کا سفر سہ ماہی جامعہ

18- خانم جان کی توجہ سہ ماہی جامعہ جنوری/ مارچ 1995

19- برناڈ شاہ (انگریزی سے ترجمہ وقار عظیم) نقوش سالنامہ دسمبر 1950

20- دو ہوں کا ثقافتی پس منظر دنیائے ادب کراچی، عالی نمبر

21- چند باتیں (فن اور شخصیت) جاں نثار اختر نمبر

22- بیا تا گل برافشانیم فن اور شخصیت، غزل نمبر مارچ 1978

23- پیش لفظ، ترکش جاوید اختر

24- پیش لفظ، قندل چین (نیا افسانوی مجموعہ) مرتبہ جمیل اختر

25- پیش لفظ، آئینۂ جہاں (کلیات افسانہ) مرتبہ جمیل اختر

26- پیش لفظ، نوائے سروش (منتخب انٹرویوز) مرتبہ جمیل اختر

27- مقدمہ، ہوائے چمن میں خیمۂ گل (کلیات نذر سجاد حیدر) مرتبہ قرۃ العین حیدر

28- دیباچہ، آگ کا دریا۔ (پہلا ہندوستانی قانونی ایڈیشن)

ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دسمبر 1989

29- ہندوستان کی مسلمان عورتیں آج کل اگست، ستمبر 1975

30- اُردو ناول کا مستقبل اشارہ نومبر 1959

31- یہ خلد بریں ارمانوں کی (نہٹور) گل صد برگ، مرتبہ مجیب احمد خاں

32- افتتاحی خطبہ۔ اُردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت

مرتبہ خالد محمود اُردو اکادمی، دہلی 2005

33- ایک نئی پنج تنتر (سید محمد اشرف کے افسانوں سے متعلق مختصر تعارف)

سوغات بنگلور مارچ 1996

34- بارہ آنے اور ڈلیا بھر کو دوں۔ بحوالہ دیباچہ ہوائے چمن میں خیمۂ گل

35- خطبہ سمینار۔ نیا سفر بحوالہ شاعر جنوری 2008

36- صدائے آبشاراں از فراز کہسار آمد (پیش لفظ) گزشتہ برسوں کی برف

37- ظ انصاری۔ کچھ باتیں آج کل اپریل 1991

38- غزل پارے۔ (تبصرہ انگریزی سے ترجمے) کتاب نما فروری 1991

39- میرے افسانے۔ افسانہ زندگی کا سفر (پیش لفظ) شاعر آگرہ افسانہ نمبر اکتوبر، نومبر 1945

40- تبصرہ کرنے سے پہلے ادب عالیہ کی بو باس سے واقفیت ضروری ہے

(کار جہاں دراز ہے جلد ایک پر ظ انصاری کے تبصرے کا جواب بلٹز بمبئی 25 مارچ 1978

41- تعارف تخیلات (سید افضل علی)

42- ایک انسان دوست افسانہ نگار ستارہ جعفری کے مجموعے "درد دل" کے لیے ایک تعارفی تحریر

43- جدید انگریزی ادب

44- رود ٹیمز

خاکے

12- دکھ کبیرا رویا سعادت حسن منٹو افکار، کراچی، منٹو نمبر 1955

13- سرود شبانہ فیض احمد فیض فن و شخصیت بمبئی، فیض نمبر 81

14- شام اودھ کا ایک نغمہ نگار جاں نثار اختر فن و شخصیت بمبئی، جاں نثار اختر نمبر

15- اردو کی برانٹے سسٹرز خدیجہ اور ہاجرہ

16- فلڈ مارشل کشور ناہید

17- سپہ سالار فہمیدہ ریاض

18- یہی وادی ہے وہ ہم دم جہاں پروین رہتی تھی پروین شاکر

19- ڈرائنگ روم میں بکریاں باندھنے والی لاجواب اور منفرد واجدہ تبسم

20- عزیز کارٹونسٹ افکار، شمارہ138 جنوری1963

21- اندھیری رات کا مسافر اسرار الحق مجاز افکار کراچی، مجاز نمبر(59-58) 86

22- آندھی میں چراغ شائستہ اکرام اللہ، عصمت کراچی، شائستہ اکرام نمبر اگست86

23- سید سجاد حیدر یلدرم نقوش، شخصیات نمبر اوّل جنوری1955

24- گل بانو کپاڈیہ ادب لطیف، لاہور اگست1965

25- عطیہ: خدا حافظ آج کل، دلّی اگست1998

25- مجروح سلطان پوری سہ ماہی ذہن جدید مارچ تا اگست2000

26- سجاد ظہیر نور ظہیر کی کتاب میرے حصے کی روشنائی میں شامل 2005

27- ڈاکٹر رفیق زکریا اور ممبئی کی یادیں، ضمیمہ راشٹریہ سہارا 7/اگست2005

28- گنیش بہاری طرز فن اور شخصیت، بمبئی

29- جو جھکوں تو شاخ گلاب ہوں جو اٹھوں تو ابر بہار ہوں عزیز بانو داراب وفا، عالمی سہارا

30- صالحہ باجی کتاب نما صالحہ عابد حسین نمبر دسمبر1989

31- ہماری رشیدہ آپا نیا سفر دہلی شمارہ4 2005

32- ہماری سلطانہ آپا گل صد برگ

33- ہماری حسنیٰ آپا (ایک منفرد خاتون) گل صد برگ

-34	طلسمی آئینہ کا ایک اور زاویہ۔ کرشن چندر	شاعر کرشن چندر نمبر	1977
-35	الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے۔ فیروز جبیں	ایوان اُردو	جنوری 2006
-36	ہرچرن چاولہ	نیا سفر۔ تخلیق کار پبلشرز شاعر	جنوری 2008
-37	درویش مزاج بی بی۔ انیس قدوائی	گل صد برگ	
-38	انسان دوستی کا سفیر کبیر ___ گلزار دہلوی	گل صد برگ	

بچوں کی کہانیاں

قرۃ العین حیدر نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز بچوں کی کہانیوں سے ہی کیا تھا۔ پہلی اور دوسری کہانی 'بنات' لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد زیادہ تر کہانیاں بچوں کے اخبار 'پھول' لاہور میں شائع ہوئیں۔ یہ وہ کہانیاں ہیں جو ابھی تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہو سکی ہیں۔ رسائل میں بکھری ہوئی ہیں۔

1-	چوکلیٹ کا قلعہ	(دوسری کہانی) بنات، لاہور	سنہ؟
2-	بی چوہیا کی کہانی	بچوں کا اخبار 'پھول' لاہور	24/ستمبر 1938
3-	لندن	بنات دہلی	اپریل 1940
4-	جادو کا لفظ	بنات دہلی	مئی 1940
5-	ترک لڑکیاں	بنات دہلی	مئی 1942
6-	چلو ملو ٹلو (قسط اوّل)	پھول	23 جنوری 1943
7-	″ (قسط دوم)	پھول	30 جنوری 1943
8-	اپریل فول	پھول	30 جنوری 1943

9- پرستان کی سیر	پھول	30 جنوری 1943
کتابیں (طبع زاد)		
ہرن کے بچے	مکتبہ جامعہ، دہلی	
شیر خاں	" " "	

انگریزی میں شاعری

قرۃالعین حیدر نے انگریزی میں جدید شاعری بھی کی ہے۔ طویل، مختصر، امیجسٹ، تجریدی، علامتی ہر طرح کی نظمیں لکھیں۔ بہت سی ضائع ہو گئیں۔ جو بچ رہیں ان میں سے کچھ پاکستان ٹائمز اور پاکستان کوارٹرلی میں شائع ہوئیں۔ کچھ مصرعے یہ ہیں:

(1) These are the ghost flowers
We'd gathered-city of not-life-So busy
Defining culture-good bye-good bye to yapoury autumn nights.

(2) I live with unattained hours spent unspent.

(3) Consider this my time is up. Measurable on lonely roads on lonely roads.

(کارِ جہاں دراز ہے، حصہ دوئم، ص:66)

ان کی جو طویل جدید نظم پاکستان کوارٹرلی میں شائع ہوئی تھی۔ ان نظموں کی بہت تعریفیں ہوئی تھیں۔ لیکن عینی کی لاابالی طبیعت بہت جلد شاعری سے بھی اوب گئی اور نظمیں کہنی بند کر دیں پھر نئی دنیا کی تلاش میں لگ گئیں۔

دیباچے/پیش لفظ/تقریظ

اردو کی آخری کتاب - ابن انشاء، نئی دہلی 2004

ترکش - پیش لفظ - قرۃ العین حیدر - جاوید اختر، اسٹار پبلی کیشن، نئی دہلی 2004

شگوفے یا کرنیں - شفیق الرحمٰن

نوائے سروش (انٹرویو) پیش لفظ مرتبہ: جمیل اختر، انٹرنیشنل اردو فاؤنڈیشن، دہلی

2001

دائرے سے باہر - شفیع جاوید

سات کہانیاں - صباحت مشتاق - تعارف - قرۃ العین حیدر

پرچھائیوں کے دیس میں - قیصر عثمانی

ناول - مشرف عالم ذوقی

حجاب امتیاز علی فن اور شخصیت (پیش لفظ) ڈاکٹر مجیب احمد خاں 2000

کارگہہ شیشہ گری (پیش لفظ) ڈاکٹر مجیب احمد خاں 2005

قندیل چین (نیا افسانوی مجموعہ) مرتبہ: جمیل اختر، قومی اردو کونسل، دہلی 2007

کلیات قرۃ العین حیدر (پیش لفظ) جمیل اختر، قومی اردو کونسل، دہلی 2006

درد دل (تعارف) ستارہ جعفری

افسانوی مجموعہ (تعارف) اقبال مہدی

ایک نئی پنچ تنتر (تعارف) سید محمد اشرف 1994

بیدی نامہ (پس ورق) شمس الحق عثمانی دسمبر 1986

سیندور کی راکھ (ناولٹ، تعارف) کشمیری لال ذاکر، موڈرن پبلشنگ ہاؤس دہلی 1998

میرا پیغام محبت ہے (مجموعۂ کلام) (تعارف) نفسہ اطاعت حسین

انتسابات

☆ آگ کا دریا

زہرا حیدر کے نام

☆ گردش رنگ چمن

نورالعین، شہناز اور ناہید کے نام

☆ کف گل فروش

برادر معظم سید مصطفیٰ حیدر اور بھابھی عاصمہ بیگم صاحبہ کے نام

☆ دامان باغباں

نخاس لکھنؤ کے نیلام گھر کی اس بکری کے نام جس نے یہ خط نہیں کھائے۔

☆ گذشتہ برسوں کی برف

برادر معظم سید مصطفیٰ حیدر کے نام۔

☆ کار جہاں دراز ہے

دوش وامروز کا یہ فسانہ میں اپنے بھائی سید مصطفےٰ حیدر کی ہونہار اولاد نورالعین، شہناز، ناہید، جلال حیدر (تین بہنیں اور ایک بھائی جنھوں نے سی۔ ایس۔ پی کے مقابلوں میں کامیاب ہوکر نیا ریکارڈ قائم کیا) اور ان سے چھوٹے عدنان، منصور اور سجاد حیدر کے نام معنون کرتی ہوں۔ اکیسویں صدی زیادہ دور نہیں یہ بچیاں اور بچے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی اس نسل میں شامل ہیں جو کار جہاں سنبھال چکی ہے یا سنبھالنے والی ہے۔ ہم لوگوں نے اور ہم سے پہلے والوں نے دنیا کو اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اور اپنی نظروں سے دیکھا تھا۔ یہ نئے لوگ اکیسویں صدی میں پہنچ کر تاریخی عوامل کو شاید ہم سے بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

تخلیقی اشارے

ناول

☆ میرے بھی صنم خانے

میرے بھی صنم خانے جب میں نے لکھا تو تقسیم کے حالات نے سبھوں کو بے حد متاثر کیا تھا۔ مجھے بھی متاثر کیا تھا۔ تو میں نے اس کے بارے میں لکھا وہ بالکل ان حالات کے بارے میں تھا جو فسادات ہو رہے تھے۔ حالانکہ لکھنؤ میں کوئی فساد نہیں ہوا لیکن پنجاب میں اور ملک کے دوسرے حصوں میں جس طرح فسادات ہو رہے تھے اس کا اثر تھا۔ تو میں نے اُسی کے بارے میں لکھا۔ اچھا اس میں جذباتیت بھی تھی۔ اس وقت میری عمر ہی کیا تھی عمر کے لحاظ سے جذباتیت آنی ضروری تھی۔ (اندازِ بیاں اور۔۔ص 180)

☆ سفینۂ غم دل

'سفینۂ غم دل' میرے بھی صنم خانے کا Extension ہے (ہنستے ہوئے) کسی نے پاکستان میں لکھا تھا کہ تاش کے پتے پھینک کر پھر دوبارہ وہی پتے نکال لیے ہیں۔

(اندازِ بیاں اور۔ص، 181)

سفینۂ غم دل کا موضوع یہی ہے کہ کچھ پرانے اس وقت کے نوجوان جو ہیں بڑے آئیڈیلسٹ ہیں اور وہ اپنے سامنے ان حالات سے متاثر ہو کر آئیڈیل کو بکھرتا دیکھتے ہیں اور اس پر بہت دکھی ہیں۔ یہی موضوع ہے۔ (انداز بیاں اور۔۔ص 181)

☆ آگ کا دریا

لقمان بھائی کے کمرے میں کتابوں کا انبار جمع تھا۔ ان کی میز پر جگر صاحب کا ایک مجموعہ کلام رکھا نظر آیا۔ بے دھیانی سے اس کے ورق پلٹے۔ ایک مصرعے پر نظر پڑی۔ اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے۔ بس ناول کا یہی عنوان ٹھیک ہے" آگ کا دریا"

جدید اُردو ادب کی تاریخ میں یہ پہلا کثیر الاشاعت ناول ہے جس کی رائلٹی کا ایک پیسہ بھی مصنف کو آج تک نہیں ملا۔

تلمیحات اور علامتوں سے عموی بے نیازی کی وجہ سے مختلف رسالوں میں مزید عجیب و غریب تاویلیں کی گئیں۔ مصنفہ نظریۂ تاریخ کی قائل ہیں۔ مصنفہ بدھسٹ ہیں۔ ہندو ہیں، اسرائیل پرست ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

لوگوں نے یہاں تک کہا کہ میں نے Orlando پڑھ کر" آگ کا دریا" لکھا یعنی اس سے زیادہ حماقت کی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ (شاعر جولائی 1978)

☆ آخر شب کے ہم سفر

بنگال کی دہشت پسند اور انقلابی تحریک، 1942 کا آندولن، مطالبۂ پاکستان، تقسیم ہند اور قیام بنگلہ دیش کے تناظر میں لکھے ہوئے اس ناول۔

سرورق کی تصویر اسمبلا ٹرنا چیز نے بنائی ہے

☆ گردش رنگ چمن

میں نے لکھنؤ کے بارے میں پچھلے چند برسوں میں دو ناول لکھے ہیں جن میں سے ایک ناول، 'گردش رنگ چمن' ہے۔ جس کا نام اگر انگریزی میں رکھا جائے تو 'The death of a city' ہوگا۔

☆ چاندنی بیگم

میں نے ''چاندنی بیگم'' میں لکھنؤ کے تیزی سے بدلتے ہوئے منظر کو پیش کیا ہے۔ اس ناول کے تمام کردار فرضی ہیں۔ علاوہ رانا صاحب کے، وکٹوریہ میموریل فرنگی آقا، رانی بیگم، آل ٹیپو اور ٹام صاحب، حقیقی اور کہانی میں بر سبیل تذکرہ شامل ہیں۔ زمین اور اس کی ملکیت اس پہلو دار ناول کا بنیادی استعارہ ہے جو پہلے باب کے تعارفی پیراگراف سے لے کر آخری صفحے تک موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی ارتقا کا عمل پیہم تغیر، تبدیلی، تخریب و تجدید و تعمیر اور فطرت سے انسان کے اٹوٹ سمبندھ کی اشاریت خاصی واضح ہے۔ (ایوان اُردو، اکتوبر 91ء)

میرے لیے ''فیوڈل طبقے کی نوحہ خوانی'' کا جو لیبل بھی حضرات اس پچھلے دور میں لگائے وہ نقادوں کی ہر پیڑھی اور ہر مدرسۂ فکر کو منتقل ہوتا گیا۔ چنانچہ چاندنی بیگم کی خالص عصری مسائل کی کہانی بھی ان کو ماضی کی نوحہ خوانی معلوم ہوئی کیونکہ وہ ماضی کو حال سے مربوط دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ (ایوان اُردو، اکتوبر 91)

☆ کارِ جہاں دراز ہے

قارئین کی دلچسپی کی خاطر جلد اوّل میں اپنے والدین کے اور دوم میں اپنے حلقۂ احباب میں سے زیادہ تر ادبی شخصیتوں کا ہی ذکر ہے۔ جلد اوّل 1947 پر ختم ہوتی ہے۔ جلد دوم (مع تصاویر) 1948 سے 1961 اور 76 تک کا افسانہ ہے۔

۔گرد وپوش کا اسمیلا ژاینہ عکس نے نیویارک سے تیار کر کے بھیجا ہے۔

جلد اوّل کی طرح جلد دوم میں اس سوانحی عمرانی داستان کے متعدد کرداروں کی تصاویر شامل کی جارہی ہیں کہ پچھلے حصے کی شخصیتوں کے مانند یہ بھی یادگار زمانہ لوگ ہیں۔

☆ شاہراہ حریر

کارِ جہاں دراز ہے جلد سوم کے ابواب 1993 سے 2000 تک مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ یہ طویل کہانی 2000 تک پہنچی اور اب اسے بہ عنوان 'شاہراہ حریر' کتابی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔

☆ گذشتہ برسوں کی برف

''ایام گذشتہ'' میں 1947 سے قبل کے حالات کی عکاسی کی گئی ہے۔ یہ سلسلۂ مضامین 8/ اگست 1942 سے لے کر 14/ جولائی 1945 تک ہفتہ وار 'تہذیب نسواں' لاہور میں شائع ہوتا رہا ہے.... تقسیم ہند کے بعد مئی 1950 سے اگست 1963 تک یہ سلسلۂ مضمون وقتاً فوقتاً کراچی میں لکھا گیا اور عصمت میں شائع ہوا۔ 'ایام گذشتہ' کی جو قسطیں دستیاب ہوسکیں، ان کو یکجا کر کے اس مجموعے کا نام میں نے 'پچھلے برسوں کی برف رکھا ہے' (دیباچہ)

☆ اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجیو (ناولٹ)

میرے خیال میں میرا جو سب سے اچھا ناولٹ ہے.... وہ ہے 'اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجیو' اور وہ چھپا ہے۔ 'بیسویں صدی' میں چار قسطوں میں

☆ سیتاہرن (ناولٹ)

جب میں نے 'آگ کا دریا' لکھنا شروع کیا۔ آخری عہد کی چمپا باجی کی تخلیق کرتے ہوئے انو باجی کی اس شخصیت کو سامنے رکھا۔ اور پیرس میں ایک ہندوستانی لڑکی ملی جس کے پیچیدہ کردار نے، سیتاہرن، کی ہیروین کی تخلیق میں اعانت کی۔

(کار جہاں دراز ہے۔ دوم ص 93)

تخلیقی اشارے

افسانے

☆ آوارہ گرد

ایک اور جرمن میری طرف آیا اور مجھ سے کہنے لگا میں وہ جرمن آرٹسٹ ہوں جو بمبئی میں چند روز آپ کے یہاں مہمان رہا تھا۔ انڈیا سے جا کر میں نے آپ کو ویتنام سے خط بھی لکھا تھا۔ ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ لیکن میں نے تو تم کو ویتنام ہی میں وہ خط لکھنے کے بعد ایک اتفاقیہ گولی کا نشانہ بنا کر مار دیا تھا اپنے ایک افسانے میں۔ (شاہراہ حریر، ص 130)

☆ آہ اے دوست

'آہ اے دوست' میں نے اس طرح لکھا تھا کہ کالج کے برآمدے میں ایک پروگرام کے لیے ہم لوگ ریہرسل کر رہے تھے۔ کچھ لڑکیاں ڈانس کر رہی تھیں۔ کچھ ایک سکٹ کی پریکٹس میں جٹی تھیں۔ وہیں پر جو باتیں میرے دماغ میں آئیں لکھیں۔ یہ ایک کہانی سی بن گئی۔ وہ میں نے مشہور رسالہ 'ساقی' میں بھیجی اور چھپ گئی۔ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ میں نیا ٹرینڈ شروع کر رہی ہوں۔

۔'تلازمۂ خیال' ساقی اور دوسرے رسالوں میں چھپنے والے میرے اوّلین افسانوں یوں ہی، آہ اے دوست، رقص شرر، یہ باتیں وغیرہ میں نمودار ہوا ہے۔ (آپ بیتی)

☆ ایک مکالمہ

میں نے 'ایک مکالمہ' میں سبط حسن کو کامریڈ صفت حسن اور جاوید کو ڈاکٹر عقاب آفاقی کے روپ میں پیش کیا ہے۔ (کار جہاں-دوم، ص 287)

☆ پت جھڑ کی آواز

میں نے پہلی بار جو۔تھارتھ وادی کہانی لکھی وہ چیلنج کے طور پر لکھی۔شاید 1957 کی بات ہے۔مجھ سے ایک صاحب نے کہا کہ تم منٹو کی طرح Realistic کہانی نہیں لکھ سکتیں۔میں نے کہا میں لکھ کر دکھاؤں گی۔مطلب منٹو کی طرح تو نہیں، لیکن میں نے پت جھڑ کی آواز لکھی۔سیدھے سادے بیانیہ اسٹائل میں۔بالکل Realistic (یہ داغ داغ اُجالا، انٹرویو ہندی ص 187)

☆ تار پر چلنے والی

سرکس آیا تھا۔اس وقت میں امپرنٹ میں لکھتی تھی۔ہر ماہ ایک کالم ہوتا تھا تو اس کے لیے بھی میں سرکس دیکھنے گئی۔

.....ایک لڑکی جو تھی ان میں وہ اینگلو انڈین تو وہ بڑی شارپ، بڑی فلسفیانہ باتیں کرنے لگی۔کہنے لگی کہ میں اپنے لباس پر زرد رنگ کی تتلیاں چپکا رہی تھی کٹ آؤٹ کے کام کی۔تو مجھے ایسا لگا۔یہ They are Frozen Sadness منجمد اُداسی میں نے سوچا کہ یہ لڑکی جو تار پر چل رہی ہے، باتیں بڑی شاعرانہ کر رہی ہے۔تو وہ لڑکی جو اینگلو انڈین تھی، مجھے بڑا Facinate کیا۔ہمیشہ سرکس میں کام کرنے والی نے۔یہ لڑکی جو تار پر چلتی ہیں۔قلابازیاں کھاتی ہیں کتنی مشکل کی کتنی محنت کی روٹی ہے اس کی۔اس نے مجھے بڑا متاثر کیا۔وہی منظر تھا میرے ذہن میں جس سے اس افسانے کی تخلیق ہوئی۔

(نوائے سروش، ص 109)

☆ تلاش

ہم گئے تھے ایک آپا کی تلاش میں کلکتے میں.... پہنچ گئے ایک جگہ سونا گاچی......وہاں کا ایک بہت بدنام علاقہ ہے طوائفوں کا.....وہاں دہلیز پر ایک لڑکی بیٹھی سرخ رنگ کی ساڑی پہنے سفید رنگ اس کا، بہت پیاری شکل اس کی۔ وہ ہم لوگوں کو دیکھ کر بار بار نہایت ادب سے نمسکار ہ کر رہی تھی۔ وہ لڑکی مجھے کبھی نہیں بھولی کہ کہاں سے آئی تھی کہاں بیٹھی تھی۔ یاد نہیں۔ تو اس پر یہ افسانہ تلاش لکھا تھا۔

(نوائے سروش۔ ص109)

نوٹ:۔ یہ افسانہ بلٹز میں چھپا تھا۔ ابھی دستیاب نہیں ہوسکا ہے۔ جمیل اختر

☆ جب طوفان گزر چکا

'جب طوفان گزر چکا' میں دہرہ دون کی ایک نن ایک سرد رات میں باہر خرگوشوں کی دیکھ بھال کرنے جاتی ہے اور سردی لگ کر مرجاتی ہے۔ پھر کسی نے بتایا کہ بالکل ایسا ہی ایک واقع کسی نے ولایت میں۔ تو اب سوال یہ ہے کہ اس کے متعلق کیا کہا جائے۔

(کار جہاں۔ دوم، ص278)

☆ جلاوطن

مجھے اپنا افسانہ 'جلاوطن' بہت پسند ہے جو میرے مجموعے 'شیشے کے گھر' میں ہے۔ میں نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے۔ جو The Exiles کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس افسانے میں ایک بڑا ابھاری پرابلم پیش کیا ہے۔ 'ذہنی جلاوطنی' اس کا موضوع ہے۔

(نوائے سروش، ص120)

☆ حسب نسب

سلمیٰ صدیقی نے میرے ایک افسانے ''حسب نسب'' پر مبنی نوے منٹ کی فلم بنائی ہے۔

☆ دریں گرد سوارے باشد

افسانہ دراصل ''کار جہاں'' کی ایک عصری توسیع ہے۔ محض کلو خاں کا کردار فرضی ہے۔ پس منظر حالیہ مراد آباد۔

☆ دوسرا کنارہ

میرے ایک افسانے ''دوسرا کنارہ'' کا انگریزی ترجمہ (Voidwards) کر کے کسی نے شائع کیا ہے۔ (کار جہاں دوم ص226)

☆ ستاروں سے آگے (مجموعہ)

صادق الخیری نے 1947ء میں خاتون کتاب گھر سے شائع کی

(آپ بیتی۔فن اور شخصیت)

اس کتاب کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن ہندوستان سے جاتے وقت اپنی انگریزی زبان مصنفہ کے ان افسانوں کے لیے چھوڑ گئی ہیں۔

(تبصرہ، اعجاز بٹالوی، کار جہاں دوم، ص۔89)

☆ سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات

میں 1974 میں سویت جارجیا گئی تھی۔ جارجیا آذر بائیجان اور آرمینیا - میں وہاں ایک چرچ میں گئی۔ وہاں تہہ خانوں میں پتھر کے تابوت تھے۔ سنیاسنوں اور سنیاسیوں کی ہڈیاں کھوپڑیاں اور پنجر تھے ان میں روسی گائیڈ نے بتایا کہ یہ آٹھویں صدی عیسوی کے تابوت ہیں۔ وہیں گیارھویں صدی کے ایک چرچ کے اندر مزار تھے۔ اس میں ایک مزار عباسی شہزادے کا موجود تھا۔ بہر حال میں نے یہ کہانی لکھی کہ تہہ خانے کے دو پنجروں میں جان پڑ جاتی ہے اور آج کی دنیا میں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب یہ دونوں پنجر سوویت جارجیا سے بھاگتے ہیں تو ایک زندہ آدمی ان کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہے۔ اور وہ بھی ویسٹرن یورپ پہنچ جاتا ہے۔ شاید یہ وہی رائٹر تھا جو کچھ روز بعد کرشن ساگر میں کود کر دوسری طرف نکل گیا۔ (یہ داغ داغ اُجالا۔ ڈاکٹر صادق)

☆فوٹوگرافر

فوٹوگرافر کا جائے وقوع ہندوستان نہیں سری لنکا ہے۔ کینڈی کے ایک گیسٹ ہاؤس میں ایک ساؤتھ انڈین ڈانسر مقیم تھی مع اپنے سازندوں وغیرہ کے۔ اس کو بنیاد بنا کر یہ افسانہ لکھا تھا۔

☆قلندر

قلندر، بھی ایک Composit ہے۔ یعنی کئی کریکٹر کو ملا کر بنایا ہے۔

(انداز بیاں اور۔ ص182)

☆کیکٹس لینڈ

میری ایک کہانی کیکٹس لینڈ ہے۔ بنیادی سطح پر آپ اُسے Realistic سمبولسٹک کہانی کہہ سکتے ہیں۔ یہ میں نے 1949 میں لکھی تھی۔ یا 'یہ داغ داغ اُجالا' یہ شاید 1950 میں لکھی تھی۔ یہ بالکل پولیٹیکل سمبولسٹک کہانی ہے۔ کیکٹس لینڈ کی طرح 'یہ داغ داغ اُجالا' کو بھی لوگ نہیں سمجھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پرگتی شیل آندولن نے کافی برین واشنگ کر رکھی تھی پڑھنے والوں کی۔ ('یہ داغ داغ اُجالا' ص186)

☆جن بولو تارا تارا

ایک ایکٹریس تھی جس کا نام تارا تھا۔ نام تو اس کا اچھا خاصا طاہرہ تھا مگر اس نے اپنا نام 'تارا' کرلیا تھا۔ تارا کے بارے میں لوگوں نے گانا بنایا تھا ''جن بولو تارا تارا'' وہ لکھنؤ میں رہتی تھی۔

☆دریں گرد سوارے باشد

دنیا کے جو خاکسار لوگ ہیں ان کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو تمھیں کیا معلوم کہ کل کوئی سوار گرد آلود راستوں سے نمودار ہو۔

(انداز بیاں اور ص185)

☆ ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی

یہ ترکی کا بیک گراؤنڈ ہے۔ ترکی سرحد کا اور ایران کا۔ یہ بہت اہم افسانہ ہے۔ لیکن لوگوں کے سروں کے اوپر سے گزر گیا۔ کسی نے سمجھا ہی نہیں۔ ترکی کے اصطلاحات اور تلمیحات کے ذریعہ کچھ کہنے کی کوشش کی ہے۔

(انداز بیاں اور ص184)

☆ آئینہ فروش شہر کوراں

یہ جدید دور کے متعلق ہے۔

☆ ڈالن والا

'ڈالن والا' ایک محلہ ہے دہرہ دون میں اشرافیہ کے رہنے کا جس میں کچھ کوٹھیاں تھیں۔ میرا گھر اُسی محلے میں تھا۔ تو یہ افسانہ اس کے بارے میں ہے۔

☆ دوسیاح

'دوسیاح' تو میں نے لکھا تھا۔ جب میں آگرہ گئی تھی تو وہاں سے آکر لکھا تھا کہ دوسیاح ہیں اکبر اعظم اور کوئن الزبتھ۔ تو یہ دونوں بھیس بدل کر موڈرن زمانے میں آگرہ آتے ہیں۔

☆ یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے

یہ غالباً مجاہدین کے بارے میں ہے جو فلسطین میں لڑ رہے تھے اور بڑے آرام سے جام شہادت نوش کر رہے تھے۔

☆ کارمن

کارمن کی کہانی یہ ہے کہ فلپین میں جہاں میں ٹھہری تھی۔ وہاں پر ایک لڑکی تھی کارمن۔ یہ اس کی کہانی ہے۔ اس کے بارے میں لکھا تھا میں نے اور کچھ اپنی طرف سے جوڑ دیا تھا۔

(انداز بیاں اور ص183-182)

صحافت

صحافتی سفر

1-	ایڈیٹر-اندرپرست کالج میگزین	(طالب علمی کے زمانے میں)	1945
		اس میں انگریزی ڈرامہ شائع ہوا	
2-	ایکٹنگ ایڈیٹر	پاکستان کوارٹرلی کراچی	1956
3-	رپورٹر	ڈیلی ٹیلی گراف لندن	1953
		(عورتوں کے صفحہ پر)	
4-	مینیجنگ ایڈیٹر	امپرنٹ، بمبئی	64-68
5-	ایڈیٹر	امپرنٹ، بمبئی (ایک سال)	68-69
6-	ممبر ایڈیٹوریل اسٹاف	السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا	69-76
7-	ایڈیٹر فلم سیکشن	السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا	69-76

صحافتی مضامین
(انگریزی میں)

1- The age of unreason- Sunday T.O.I. Aug-7-94
2- All is gossip- Sunday 7-13Oct-90
3- Of Gurus and elephants- (Focuses of NRI life Styles)
4- Translation of Ghalib work-March 10, 68(I.W.O.I)
5- Translation of Sardar Jafri's Article-March,10, 68(I.W.O.I)
6- Story doesn't that Lady Look Like Bette Devi's-March 20-1968 (I.W.O.I)
7- The Mist (I.W.O.I) Oct 28-73
8- India in 1968 May 5-1969(I.W.O.I)
9- Excerpts from Ghalib's Letters Feb, 2,69(I.W.O.I)
10- A Soviet Indologist on Gandhi-(Interview-Dr Alexei Litman) (I.W.O.I) Oct 12-69

11- Selection From Ghalib- Feb, 2-69(I.W.O.I)

12- Can He Reach there by candle lightsMay,4,69(I.W.O.I)

13- Can we get there by Candle light?

14- Iqbal: Poet of the East April,27 1969(I.W.O.I)

15- Qawwali then and now- (I.W.O.I) Aug 24-69

16- Muslims and their Heritage (I.W.O.I) Dec 14-69

17- Translation Moharram March, 15,70(I.W.O.I)

18- Shia Politics in UP. (I.W.O.I) Feb-20-72

19- Story Memorials of An Indian childhood, March 22,70 (I.W.O.I)

20- Arab- Jewish relation June, 14-70(I.W.O.I)

21- The 18th state Himachal Pradesh, Sept, 13,70(I.W.O.I)

22- Translation of Kaifi Azmi's Poems April-18 70(I.W.O.I)

23- Karbala Today- (I.W.O.I) Feb 20-72

24- In Russia Today- (I.W.O.I) Sept 7-69 I Part

25- In Russia Today (I.W.O.I) Sept-14-69 II Part

26- In Russia Today (I.W.O.I) Sept 21-69 III Part

27- How green is Punjab's Green Revolution- (I.W.O.I) April.12-70

28- Bhakti from Phoren (I.W.O.I) May 30- 71

29- Story Darvish(I.W.O.I) July, 4-71

30- The Terrorist (I.W.O.I) The Firt Phase June 27-71

31- The Terrorist (I.W.O.I) The Second Phase July-14-71

32- The Terrorist (I.W.O.I) The Third Phase July-11-71

33- Brahma Kumari- (I.W.O.I) July 23-72

34- Past Flows into present (Iran's Radiant Resurgence)

35- What the Khwaja said (I.W.O.I) July, 30-72

36- My Aunt Grancie(I.W.O.I) Sept, 3-72

37- Ulema and Maulvis- (I.W.O.I) Nov-12-72

38- Translation Urdu story"The Wagon" byKhowda ASKhan (I.W.O.I) Sept, 24-72.

39- The Protestant Tradition- (I.W.O.I) Dec 24-72

40- Honour (story) (I.W.O.I) March, 18-73.

41- A Portrait of the Artist as a young woman.

42- Amrita sher-gil Her life and times- (I.W.O.I) Nov-19-72

43- Ameena Ahuja's recent paintings-(I.W.O.I) April22-73

44- The days of the British are Numbered- (I.W.O.I) June3-73

45- The Dagars! At home and Abrod-(I.W.O.I) March5-72

46- Dr Suniti Kumar Chatterji Aprofile-(I.W.O.I) May13-73

47- Vulgarity in Indian life-(I.W.O.I) Sept2-73

48- The Suez Canal-(I.W.O.I) April 7-74

49- Reza Shah Pahlvi-(I.W.O.I) Oct 6-74

50- A Gracious Queen (Irans Radiant Resurgence)

51- Pushkin Festival-(I.W.O.I) Aug-4-74

52- The Crossor the crescentover Cyprus? (I.W.O.I) Sept-8-74

53- Beautiful Uttar Pradesh-(I.W.O.I) Feb-2-75

54- Ghalib Nama-(I.W.O.I) Feb-23-75

55- Sheila Dhar-(I.W.O.I) Feb-1-75

56- Death of Faqi(I.W.O.I)March:9-75

57- Angry elephants-(I.W.O.I) Sunday Mid-Day Oct 12-80

58- Translated the new Urdu Reader(I.W.O.I) April,6-75.

59- Sad end to fiary tale Sunday, Mid-Day Nov 2-80

60- Nose Ring (Translated)(I.W.O.I) July:13-75

61- Jerusalem! Jerusalem! Sunday Calcutta

62- Muslims- Illustrated weekly of India Annual-72

63- Muslims Regional Groups-Annual 72

64- An Indian Nobleman in george III s England- Indian Express Bombay- Jan 82

65- Oh Gaudy- Time of India- Sunday, Oct29-89

66- The future of Urdu Novel- Pakistan Times-Aug 14-59

67- The Indian Film Industry-Imprint May 68

68- When the last prince of wales came. Sunday Mid-Day- Nov 30-80

69- The March to Qandhar (from Khyber to oxus by subhah chakrwarty) Book Review-time of India

70- The Benevolent Mughals-T.O.I- Dec 2-77

71- Landscape of Fear, Sanday-T.O.I--12 April-92

72- Taslima Nasreen- T.O.I, 7 Aug 94

فلم ریویو

1.	Saajina	I.W.O.I	Oct: 20-73
2.	Bobby	I.W.O.I	Oct: 28-73
3.	Garm Hawa	I.W.O.I	Oct: 28-73
4.	Charita and Saudagar	I.W.O.I	Nov: 18-73
5.	Aa Gale Lag Jaa	I.W.O.I	Dec: 09-73
6.	Namak Haram	I.W.O.I	Dec: 10-73
7.	Aap Ki Kasam		
8.	Badla		April: 7-74
9	27, Don	I.W.O.I	April: 21-74
10.	Manoranjan	I.W.O.I	April: 21-74
11.	"Ankur" is First Rati	I.W.O.I	July: 14-74
12.	Directors of Tomorrow	I.W.O.I	Sept: 22-74
13.	Jeevan Sangram	I.W.O.I	April: 6-75

14.	Himalay Se Oouncha	I.W.O.I	April:27-75
15.	Julie & Apne Rang Hazar	I.W.O.I	May: 11-75
16.	Chori Mera Kaam	I.W.O.I	June: 1-75
17.	Aakraman	I.W.O.I	June: 15-75
18.	Aakraman Prem Parbat		July: 15-75
19.	Khushboo		
20.	Apne Rang Hazar	I.W.O.I	May: 11-75

مصنفہ لندن کے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کے صفحہ خواتین کے لیے موڈلنگ کرتے ہوئے۔

ڈاکومنٹری فلم سازی

قرۃ العین حیدر نے باضابطہ امریکن ایڈ وائزر سے دستاویزی فلم سازی اور اسکرپٹ رائٹنگ کی ٹریننگ لی۔ پھر پاکستان واپس آ کر بہت سی دستاویزی فلمیں بنائیں۔ جن میں بیشتر کی اسکرپٹ اور کمنٹری بھی خود ہی لکھی۔ ان کی بنائی ہوئی کئی دستاویزی فلموں نے ایوارڈ بھی حاصل کیے۔ چند فلموں کی تفصیل یہ ہے۔

1- چٹا گانگ ہل ٹریکس پر بیس منٹ کی پہلی دستاویزی فلم ٹیکنی کلر میں بنائی۔ جسے دستاویزی فلموں کے ایک بین الاقوامی فسٹیول میں انعام بھی دیا گیا۔

2- 1960 میں روپے کی سو پیسے والی کرنسی رائج ہوئی اس کی تشہیر کے لیے کارٹون فلم بنائی۔ یہ پاکستان کی پہلی کارٹون فلم تھی جس کی اسکرپٹ اور کمنٹری خود ہی لکھی۔

3- بہت سی مختصر فلمیں ایسٹ پاکستان کے بارے میں بنائیں۔

4- مشرقی اور مغربی پاکستان کے لوک ناچ پر پہلی بار ایسٹمین کلر میں کئی فلمیں بنائیں۔ اسکرپٹ اور کمنٹری بھی خود ہی لکھی۔ مسٹر مرچنٹ کیمرہ مین اور ضیا سرحدی ڈائرکٹر تھے۔

5- روز بیز (گلاب کے پھول) ٹکنی کلر میں بنائی کمنٹری کورل چٹرجی کی تھی۔

6- زرعی اصلاحات پر ایک ڈاکومنٹری فلم بنائی۔ جس کو برلن کے ڈاکومنٹری فلم فیسٹول میں انعام بھی ملا۔

7- ہندوستان فلم ڈویژن کے لیے ایک ڈاکومنٹری فلم 'مالوا' کے نام سے بنائی جس کی اسکرپٹ بھی خود ہی لکھی۔ 1963 میں اس فلم کو پریسی ڈنٹس سلور میڈل ملا اور 1966 میں 'مالوا' کی فلم اسکرپٹ پر فلم ڈویژن منسٹری انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ حکومت ہند نے اسٹیٹ ایوارڈ سے نوازا۔

فلمی کہانی

فلم 'ایک مسافر ایک حسینہ' کے ڈائیلاگ لکھے۔

مصوری (پینٹنگ)

موسیقی ہو یا مصوری ہر فن اپنے نمود کے لیے خون جگر چاہتا ہے۔ قرۃ العین حیدر اپنے مزاج کی افتاد کی وجہ سے اس سے معذور تھیں لیکن اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کے اکتسابی کمالات میں یہ بھی ایک کمال اور وصف ہے جو ظاہر ہے کہ ان کی شخصیت کو اور ہم رنگ بنا دیتا ہے۔ انھیں ڈرائنگ اور پینٹنگ کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ لیکن مصوری کی باضابطہ تربیت ایم۔ اے کرنے کے دوران لی تھی۔ پاکستان کے دورانِ قیام بھی فنون لطیفہ کی اس لطیف صنف میں انھوں نے اپنی مشق جاری رکھی تھی۔ لندن میں بھی اس شوق کو بڑھاوا دینے اور نئی تکنیک کی جانکاری کے لیے مشہور ہیدر لیز اسکول آف آرٹ میں داخلہ لیا۔ جہاں وہ ''واحد ایشیائی'' طالبہ تھیں۔ اس دوران وہ مصوری کی مشق بھی کرتی رہیں اور بہت سی تصویریں بنائیں۔ جس کی نمائش بھی ہوئی۔
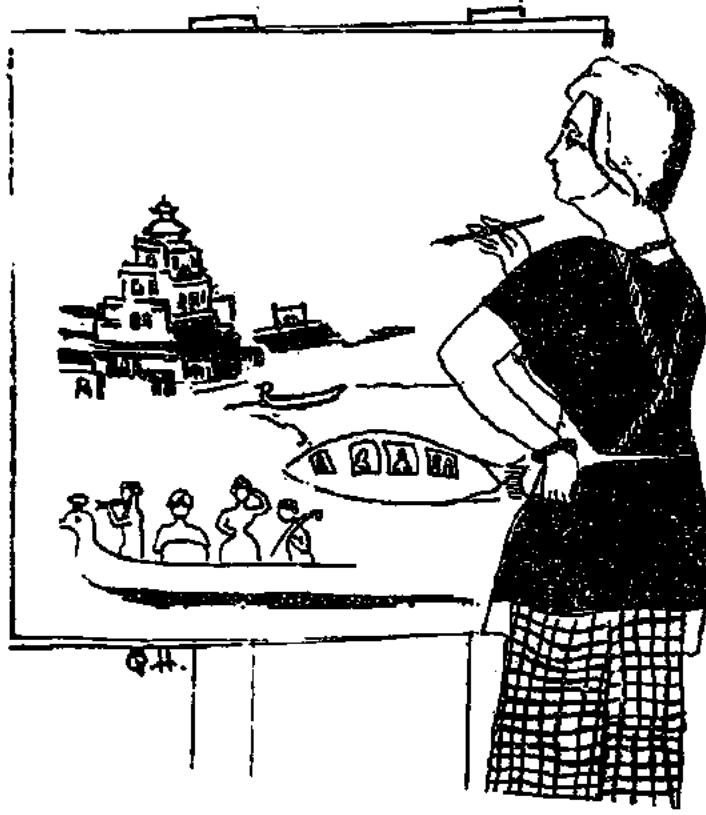
1- انگلینڈ کے دوران قیام انھوں نے "پنچ تنتر کی ایک حکایت" بارہ تصاویر میں مصور کی تھیں۔ جو وہاں منعقد ہونے والی ایک سالانہ نمائش میں پیش کی گئی۔
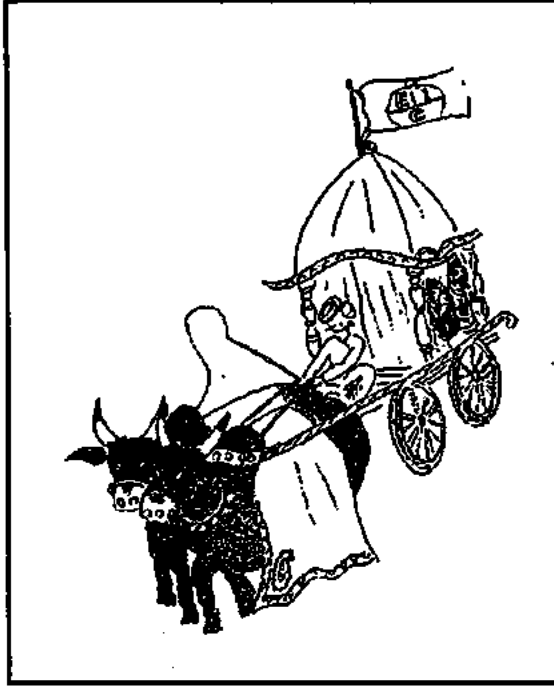
2- انگلینڈ سے پاکستان واپسی کے بعد فرید ہال" میں جہاں جلال الدین احمد پاکستان"

Q.H.

گردشِ رنگِ چمن کے چند اسکیچ
عمل: ق۔ح
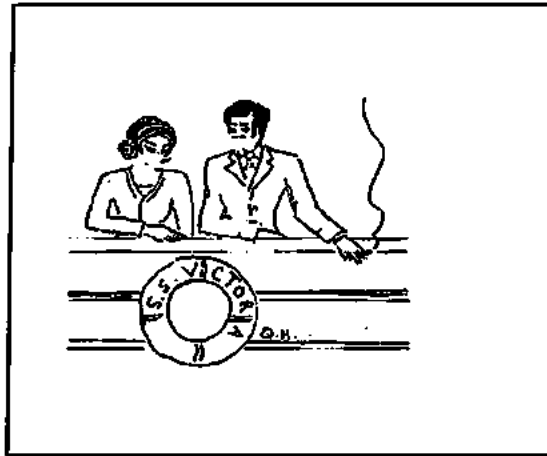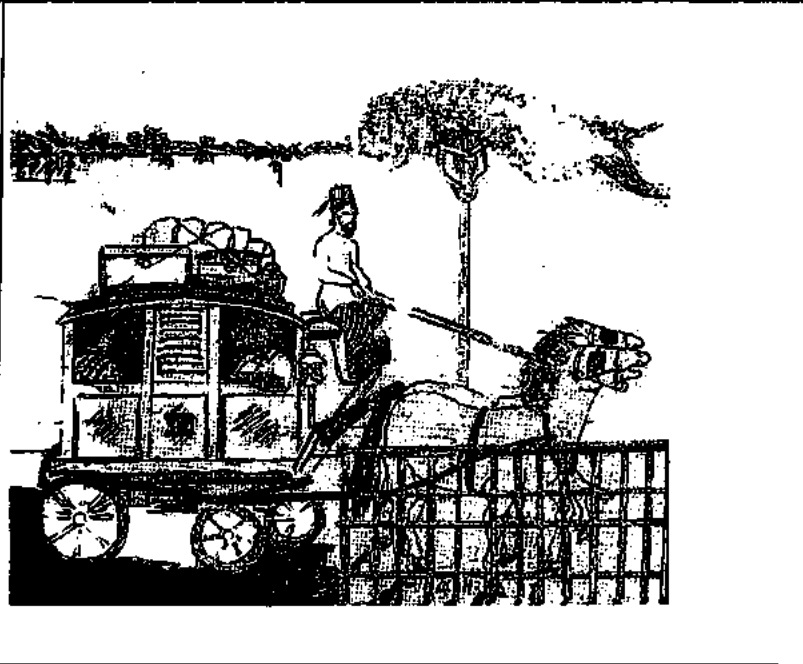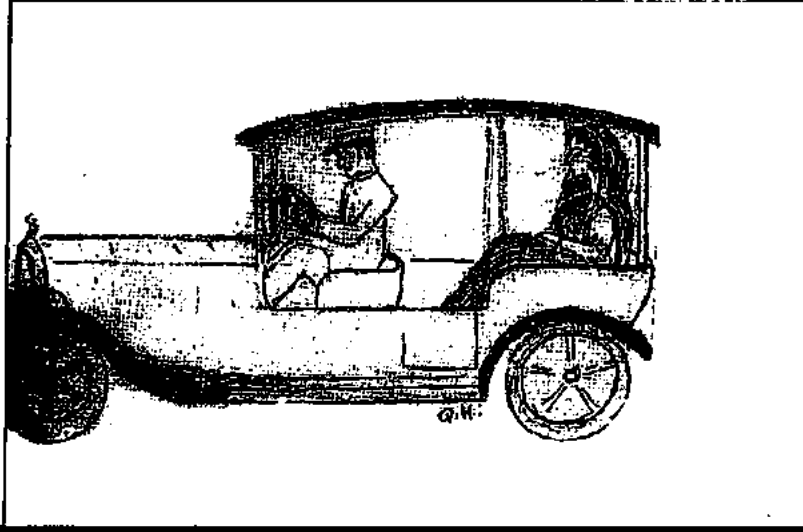
آرٹ کونسل کے زیر اہتمام تصاویر کی نمائش منعقد کیا کرتے تھے اُسی ہال میں ملک کے نوجوان فن کاروں کی ایک نمائش تھی جس میں قرۃ العین حیدر کی بھی کچھ تصاویر اور دو مجسمے رکھے گئے تھے۔ ان مجسموں کے متعلق عینی لکھتی ہیں۔

''پلاسٹر آف پیرس کے ''نورافشاں'' اور فیگرین' جو فن مجسمہ سازی کو ناچیز کے دو عدد کنٹری بیوشن تھے سجائے گئے تھے''۔

3- قرۃ العین حیدر کی بنائی ہوئی کچھ تصویریں'' کار جہاں دراز ہے'' جلد دوم میں موجود ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

1945-1955 میں افکار کے دس سالہ نمبر میں دو تصاویر شائع ہوئی تھیں۔ جس کے عنوان ''موسیقی'' اور ''ریہرسل'' تحریر ہیں۔

ہفتہ وار
صولت پرویزی
مُرادآباد
Q.H.
ایگاں کشمیرن عرف کوہ قاف کی پری
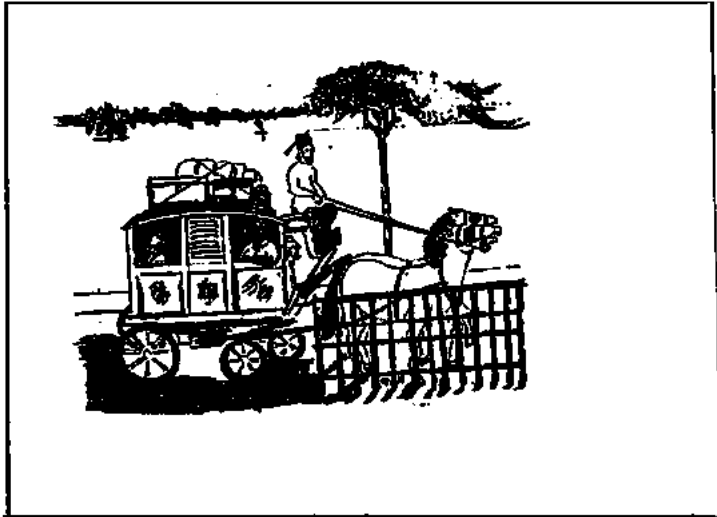
4- ''رام گوپال کا نگار نامہ لندن'' اس عنوان کی تصویر'' کار جہاں دراز ہے'' میں موجود ہے۔
اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرۃ العین حیدر کا سیلف پورٹریٹ بھی شامل ہے۔

5- 1950 روغن میں تیار کردہ ''نور افشاں'' '' کار جہاں دراز ہے'' جلد دوم

6- 1956 ''لفٹ بنک کی ایک ماڈل'' روغن میں کار جہاں دراز ہے جلد دوم میں

7- ریکھا۔ (مسز اندرا ملہوترا)

8- 1959 ''دولڑکیاں'' افکار کے افسانہ نمبر میں شامل ہونے والی ایک اور تصویر روغن میں ہے۔

9- اپنی کتابوں میں۔'' چاندنی بیگم'' اور '' آخرِ شب کے ہم سفر'' کا ٹائٹل خود بنایا۔

10- فنون لاہور اور نقوش لاہور میں کئی پینٹنگ شائع ہوئیں۔

11- کف گل فروش میں کئی پینٹنگ شامل ہے۔

12- دل ربا کا کولاژ خود بنایا ہے۔
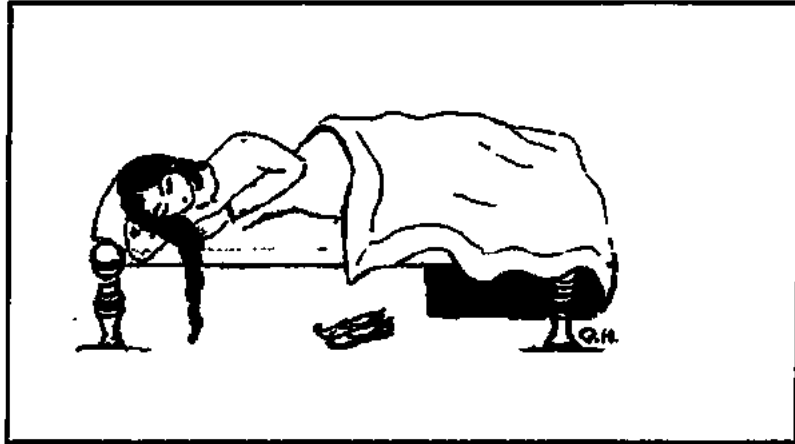
انگریزی سے اردو

قرۃالعین حیدر نے روسی اور انگریزی ناولوں کے اردو میں ترجمے بھی کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1- ہمیں چراغ ہمیں پروانے (پورٹریٹ آف اے لیڈی- ہنری جیمس)
مکتبہ جدید، لاہور، اوّل-1958

2- آدمی کا مقدر (The Fate of a man) میخائل شولوخوف
مکتبہ جامعہ، اوّل۔جنوری1965

3- آلپس کے گیت واسل بائی کوف- مکتبہ جامعہ، اوّل اگست69

4- ماں کی کھیتی چینگیز اعتماتوف- مکتبہ جامعہ، اوّل جولائی66

5- ڈنگو آرفر پرمین- مکتبہ جامعہ، اوّل 66

اور ڈان بہتا رہا شولوخوف

6- خیالی پلاؤ مکتبہ جامعہ، اوّل 67

7- کلیسا میں قتل (مرڈر ان دی کیتھڈریل) (منظوم ڈرامہ) ٹی ایس ایلیٹ۔ 1935
نیا دور کراچی شمارہ 22-21 1960

8- تلاش (Breakfast at Tiffany) ٹرومین کاپوٹ، اوّل، نیا دور، کراچی 20-19

9- یودوکیہ (یودوکیہ) (ویراپانووا) مکتبہ جامعہ، اوّل 65

10- تین جاپانی کھیل نقوش، لاہور، اوّل جون 60

11- جن حسن عبدالرحمٰن (ہتاچچ) (اوّل، دوم) اوّل، مکتبہ جامعہ اکتوبر 62

13- ایلس ان ونڈر لینڈ کا بھی ترجمہ کیا جو 39 میں رسالہ پھول میں قسط وار شائع ہوا ہے۔

14- ناؤ (بنگالی افسانہ۔ مشرقی پاکستان کے ادیب سیّد ولی اللہ) ماہ نو کراچی نومبر 58

15- رات کی بات (آسٹریلین کہانی) ہم قلم اگست/ستمبر 60

16- دی اسٹوری آف اے پنک کارپیٹ۔ وجے لکشمی پنڈت۔ تہذیب نسواں
(جس میں انھوں نے یو پی کی منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کی تقرری کے بعد دفتر میں اپنے پہلے دن کا تذکرہ کیا تھا کہ انھوں نے وہاں سے ایک پرانی دری نکلوا کر گلابی قالین بچھوایا تھا۔)

17- فیض پر خالد حسن کے مضمون کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا، جو فن اور شخصیت کے فیض نمبر 82 میں شائع ہوا۔

18- ایک بلند خیال مہمان قمر بمبئی

19- چہار آہنگ (ٹی ایس ایلیٹ کی نظم انگریزی سے ترجمہ)۔ افکار فروری 65

20- سید سجاد حیدر پطرس بخاری نقوش۔ شخصیات نمبر اوّل جنوری 55

21- ایک رات

22- جرمن بمباری

23- برنارڈ شا نقوش

24- کیریکٹر کرائسس

25- ٹرانزٹ لاؤنج کی گفتگو

اُردو سے انگریزی

1- غالب اینڈ ہز پوئٹری علی سردار جعفری، قرۃ العین حیدر- پاپولر پرکاشن، بمبئی 70

2- اسٹوریز فرام انڈیا خوشونت سنگھ، قرۃ العین حیدر، اسٹرلنگ، دلّی 74

3- دی نوچ گرل (The Nautch Girl) حسن شاہ (ناول) اسٹرلنگ 92

4- ڈانسنگ گرل (امریکن ایڈیشن) حسن شاہ (نشتر، ناول) (112P) 95

5- نیا شوالہ (New Temple) اقبال

6- فیض کی ایک نظم کا انگریزی ترجمہ Trees and Minarats of blood کے نام سے کیا۔ 18/اپریل 71

7- آغا بابر کی ایک کہانی نورنگ کا ترجمہ کیا جو السٹریٹڈ ویکلی میں چھپا

8- ابن انشا کے مضمون کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اُردو کی آخری کتاب

9- غالب کی فارسی غزل 'بیا کہ قاعدۂ آسمان بگردانیم' کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

10- ابوالفضل صدیقی کی کہانی 'ڈیتھ آف اے فقیر' کا ترجمہ کیا جو السٹریٹڈ ویکلی میں چھپا۔

11- انتظار حسین کی کہانی The Legs، 6/ستمبر 1970 میں السٹریٹڈ ویکلی میں شائع

12- خالدہ اصغر کی کہانی ''سواری'' (The Wagon) 24 ستمبر 1972 میں السٹریٹڈ ویکلی میں شائع ہوئی۔

13- خدیجہ مستور، ہاجرہ مسرور کو ترجمہ کیا

14- سودا، میر انیس کو ترجمہ کیا

اپنی کتابوں کے
(اُردو سے انگریزی)

1- میرے بھی صنم خانے — My Temples, Too

Sana Editorial and Publishing Service, Karachi.

2- آگ کا دریا — The River of Fire

New York, New Direction

(کالی فار ویمن، حوض خاص، دلّی، 1998&2003)

3- آخرِ شب کے ہم سفر — Fire Flies in the Mist

Women Unlimited 2008, اسٹرلنگ پبلی کیشن ۔94

Introduction, Aamir Hussain

4- پت جھڑ کی آواز — The Sound of Falling Leaves

ساہتیہ اکاڈمی، دہلی ۔1994

5- جلاوطن (افسانہ) — The Exiles (Pen, Pak.55)

6- اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجو — A Woman's Life

چیتنا پبلی کیشن-79

7- چائے کے باغ — Tea Gardens of Sylhet

7- My temples- Kali For women 2004

8- Street Singers of Lucknow and other stories Kali For women 2008

[1.Street Singers of Lucknow, 2.The story of catherine bolton,

3.Confessions of Sant Flora of Georgia, 4. The Guest House,

5.Beyond the Speed of Light, 6.A Night on Pali Hill,

7.Honour, 8. The Missing Photographs, 9.Tea Garden of Sylhet.

Introduction: Aamir Hussain]

اپنی کہانیاں
(اُردو سے انگریزی)

1- **Doesn't** that Lady Looklike Bette Davis?
2- I, Tiresias
3- Memories of an Indian Childhood
4- Darvish
5- A Candle for St. Judge
6- Honour
7- Fire Flies in the Mist.
8- Can we get there by Candle light?
9- My Aunt Gracie
10- Photographer
11- The story fo Catherine Bolton
12- Confessions of Saint Flora of Georgia

13- Street Singers of Lucknow

14- The Guest House

15- Beyond the Speed of Light

16- A Night on Pali Hill,

17- The Missing Photographs

مندرجہ بالا تمام کہانیاں اُردو سے انگریزی میں ترجمہ ہوئیں اور السٹریٹیڈ ویکلی آف انڈیا اور امپرنٹ بمبئی میں شائع ہوئی ہیں۔

بچوں کی کہانیاں

انگریزی سے اُردو

(یہ وہ کہانیاں ہیں جن کے تراجم ماسکو سے انگریزی میں شائع ہوئے تھے اور عینی نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ تمام کتابیں مکتبہ جامعہ، دہلی نے شائع کی ہیں۔)

1- لومڑی کے بچے (فرانٹک۔ اوپیرونکایا)
2- بہادر
3- میاں ڈھینچوں کے بچے (اشکا اور ملکا۔ اوپیرونکایا)
4- بھیڑیے کے بچے
5- ڈنگو (فریرمین)
6- جن حسن عبدالرحمٰن، (اوّل، دوئم) ایل لاگن
7- خیالی پلاؤ (وی میدویدیف) مکتبہ جامعہ 1967

سوال وجواب

مکالمات

یوں تو قرۃ العین حیدر کے انٹرویو کی صحیح تعداد کا علم نہیں ہو سکا، مگر میرا اندازہ ہے کہ یہ سیکڑوں کی تعداد میں ہوں گے۔ انگریزی، اردو اور ہندی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ دنیا بھر میں ریڈیو اور ٹی وی پر لیے گئے انٹرویو الگ ہیں۔ جس کی صحیح تعداد کا بھی کسی کو علم نہیں ہے۔ یہ چند انٹرویو جو دستیاب ہو سکے ہیں، اس کی فہرست ہے۔ اس میں مزید اضافے کی امید ہے۔ تحقیق میں کوئی چیز حتمی اور آخری نہیں ہوتی۔ ہمیشہ اضافے کی گنجائش رہتی ہے۔

-1 قرۃ العین حیدر سے ایک انٹرویو
انیس الحق، ایم ایچ عسکری، ہاجرہ سرور قومی زبان، کراچی جون، 89

-2 چند لمحے قرۃ العین حیدر کے ساتھ شہزاد منظر غیر مطبوعہ

-3 قرۃ العین حیدر سے انٹرویو شفیع عقیل (غیر مطبوعہ) 1953

-4 قرۃ العین حیدر - ایک گفتگو کلام حیدری - آہنگ، گیا نومبر 1979

-5 تخلیق بہ مقابل تنقید۔ شمس الرحمٰن فاروقی۔ ماہنامہ چنگاری، دلّی ستمبر 1983

-6 قرۃ العین حیدر سے: گفتگو۔ ابوالکلام قاسمی، شہریار۔ شعر و حکمت، شمارہ 1 1987

-7 قرۃ العین حیدر سے انٹرویو سکریتا پال، طلوع افکار، کراچی مئی 1988

8- قرۃ العین حیدر سے ایک مکالمہ۔ سہیل احمد خاں، صفدر میر۔ ماہ نو، لاہور جولائی 88

9- مصنف کا ناقد کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ حسن رضوی (جنگ) کتاب نما، جنوری 89

10- عام آدمی میرا ویشے کبھی نہیں رہا۔ پرویز احمد (ہندی) نو بھارت ٹائمز 22/جولائی 1990

11- From Giggling teenager to Irreverent writer
شمیم حنفی (انگریزی) ٹائمز آف انڈیا، دہلی 22/جولائی 1990

12- اردو ہندوستانی تہذیب کی عکاس ہے- فانا-قومی آواز، دہلی 25/جولائی 1990

13- ہم سب تاریخ کے چوکھٹے میں بند ہیں راجندر اُپادھیائے-آجکل ہندی 1990

14- قرۃ العین حیدر سے پدما سچدیو کی بات چیت نو بھارت ٹائمز 22/مارچ 1993

15- تاریخ ایک بنیادی حقیقت ہے جاوید ناصر، شاعر بمبئی 1993

16- شہر آرزو-امجد حسین، نیا دور، اردو نمبر، حصہ دوئم اکتوبر-نومبر 1994

17- قرۃ العین حیدر سے بات چیت ایوان اردو اگست 1995

18- وقت اور تاریخ کے ساتھ سفر کرنے والی۔ شمیم حنفی، جنگ لندن 31/جولائی 1998

19- نقادوں نے خاتون لکھنے والیوں کو اگنور کیا ہے۔ مکالمہ (14) کراچی، اپریل تا اکتوبر 99

20- اردو کا رسم الخط اس کا لباس ہے۔ فیروز بخت احمد۔ عالمی سہارا، پہلا شمارہ 17 مئی 2003

21- قرۃ العین حیدر سے تین ملاقاتیں-یونس اگاسکر
قرۃ العین حیدر-شخصیت اور فن، شعبۂ اردو، بمبئی یونیورسٹی 2008

22- قرۃ العین حیدر-چند یادیں/ملاقاتیں
قرۃ العین حیدر-شخصیت اور فن، شعبۂ اردو، بمبئی یونیورسٹی 2008

23- میں نے اپنا لکھنا پڑھنا اوڑھا نہیں ہے ہمانشو جوشی

25- قرۃ العین حیدر سے ایک انٹرویو (انگریزی) معصومہ ابن علی

26- نقوش لطیف (سوالات و جوابات) احمد ندیم قاسمی سرخ آنچل 1946

27- میں ساڑی رپورٹر کہلاتی تھی-انداز بیاں اور جمیل اختر-انداز بیاں اور

28- Think and be sad جمیل اختر-انداز بیاں اور

29- موسیقی کا میرے گھرانے میں کافی چرچا تھا جمیل اختر - انداز بیاں اور
30- ہمارے ناقدین جو ہیں وہ سوچتے نہیں جمیل اختر - انداز بیاں اور
31- ایک نشست عینی آپا کے ساتھ عقیل احمد جعفری جسارت سنڈے میگزین
32- قرۃ العین حیدر سے ایک انٹرویو - بھرت واریاوالا، تہذیب الاخلاق، لاہور 1977
33- قرۃ العین حیدر سے تین ملاقاتیں - مشتاق شیدا 2003
34- ماہ و سال عندلیب - لطیف الزماں، سطور، لاہور 4 2003
35- قرۃ العین حیدر سے ایک ملاقات مرزا حامد بیگ - قومی زبان جنوری 2008
36- قرۃ العین حیدر سے ایک طویل ملاقات - نوائے سروش، مرتبہ جمیل اختر
37- قرۃ العین حیدر سے انٹرویو۔
الکا سنگھ ہفت روزہ اخبار نو دہلی 27 / جولائی تا 2 / اگست، 90
38- بیش تر نقادوں کو فکشن کی سمجھ نہیں۔ زبیر رضوی۔ ذہن جدید ستمبر تا نومبر 90
39- قرۃ العین حیدر سے ایک ملاقات۔ افتخار امام صدیقی، شاعر بمبئی، شمارہ 7 1978
40- عصمت چغتائی اور قرۃ العین حیدر۔ ایک انٹرویو ابو الفیض سحر۔ آج کل
41- قرۃ العین حیدر طاہر مسعود۔ یہ صورت گر کچھ خوابوں کے
42- قرۃ العین حیدر سے ایک ملاقات نسیم عباس، تخلیقی ادب شمارہ (3) جنوری 2006
44- ایک ادبی مکالمہ جاوید ناصر
45- گفتگو (1 اور 2) آصف فرخی
47- باتیں قرۃ العین حیدر سے حسن عسکری بیسوی صدی دہلی اکتوبر 1991
48- قرۃ العین حیدر سے ایک انٹرویو ڈاکٹر صادق (یہ داغ داغ اُجالا) ہندی بھارتیہ گیان پیٹھ
49- قرۃ العین حیدر سے ایک گفتگو کلام حیدری، آہنگ نومبر 79

تالیفات

تالیفات

اُردو

داماں باغباں (خطوط کا مجموعہ)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	2003
ہوائے چمن میں خیمۂ گل (کلیات نذر سجاد حیدر یلدرم)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	2004
کفِ گل فروش (اوّل، دوم) (ایک صدی کا ادبی و عمرانی البم)	اردو اکیڈمی، دہلی	2004
تخیلات (مضامین افضل علی)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	2007
پچھلے برسوں کی برف (روزنامچہ نذر سجاد حیدر)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی	2007
انتخاب سجاد حیدر یلدرم	سنگِ میل، لاہور	1990

انگریزی

-1	استاد بڑے غلام علی خاں ہز لائف اینڈ میوزک مالتی گیلانی اور قرۃ العین حیدر (مرتبہ)	ہر آنند پبلی کیشن، دہلی	2003
-2	غالب اینڈ ہز پوئٹری علی سردار جعفری اور قرۃ العین حیدر (مرتبہ)	پاپولر پرکاشن، بمبئی	1968
-3	اسٹوریز فرام انڈیا خشونت سنگھ اور قرۃ العین حیدر (مرتبہ)	اسٹرلنگ، دلی	1974

خطوط

دامانِ باغباں

مجموعۂ خطوط

یہ کتاب قرۃ العین حیدر اور ان کے جد امجد کے نام لکھے گئے خطوط کا مجموعہ ہے۔ پتہ نہیں طوالت یا کسی اور مصلحت کی وجہ سے بہت سے خطوط کی تلخیص دی گئی ہے۔اس کتاب میں شامل خطوط کی نوعیت چار طرح کی ہے۔ پہلا خط مولفہ کے جد بزرگ میر بندے علی کے نام ہے جو سر سید احمد خاں کا ہے۔ یہ خط 1855 میں بہ زبان فارسی لکھا گیا تھا۔ یہ سر سید کا قدیم ترین مطبوعہ مراسلہ ہے۔ سید سجاد حیدر یلدرم کے مراسلات کی نوعیت دو طرح کی ہے۔ 'مراسلات بنام سید سجاد حیدر یلدرم' اس میں اس دور کی ان نامی گرامی ہستیوں کے خطوط شامل ہیں جن کے روابط یلدرم سے تھے۔ ان میں یلدرم کے اساتذہ اور دوسرے افراد شامل ہیں۔ 'خطوط یلدرم' کے تحت ان خطوں کو شامل کیا گیا ہے جو یلدرم نے اپنے زمانے کی نامی گرامی شخصیتوں کو لکھے تھے جیسے بنام شمس العلما تاجور نجیب آبادی، قاضی عبد الغفار، خواجہ غلام السیدین وغیرہ۔

قرۃ العین حیدر کی والدہ کے خطوط کی نوعیت تین طرح کی ہے۔ شادی سے قبل کے مراسلات بنام 'مس نذر الباقر' اس لیے کہ یہ شادی سے قبل ہی اپنی ادبی اور سماجی شناخت بنا چکی تھیں اور اس دور کی ادبی اور علمی ہستیوں سے آپ کا تعارف شادی سے قبل ہو چکا تھا۔ شیخ عبداللہ، خدیو جنگ، زہرا فیضی، محمدی بیگم وغیرہ۔ شادی کے بعد تحریک نسواں کے تحت ان کا رابطہ اور بھی

بہت سے لوگوں سے ہوا جیسے لالہ بیلی رام، میر افضل علی، امتیاز علی تاج، مولانا رازق الخیری وغیرہ۔ تیسرے طرح کے خطوط میں وہ خطوط شامل ہیں جو نذر سجاد حیدر نے دوسروں کو لکھے ہیں۔ وصل بلگرامی خواجہ غلام السیدین، مولانا رازق الخیری وغیرہ۔ رازق الخیری عصمت کے ایڈیٹر تھے اور نذر سجاد حیدر اس رسالے میں مستقل لکھا کرتی تھیں۔

والد اور والدہ کے نام شامل خطوط کی کل تعداد پچاس ہے۔ جب کہ خطوط اس سے کہیں زیادہ ہوں گے۔ لیکن یہاں گنتی کے چند ہی خطوط شامل ہیں۔ بقیہ خطوط یا تو ضائع ہو گئے ہیں یا اہم نہ تھے۔ اس لیے اس مجموعے میں شامل نہیں کیے گئے۔

آخر میں قرۃ العین حیدر نے اپنے نام آئے ہوئے خطوط دیے ہیں۔ چونکہ خطوط نگاروں کی تعداد 175 ہے اس لیے ان کے ناموں کو الفبائی ترتیب کے تحت یہاں درج کیا گیا ہے۔ مشاہیر ادب میں بزرگ اور ہم عصر دونوں طرح کے لوگوں کے خطوط شامل ہیں۔ کچھ خطوط نوجوان ادیبوں کے بھی ہیں۔ عینی نے ان خطوط کی اہمیت کے پیش نظر انھیں بھی شامل کتاب کیا ہے۔ مراسلہ نگاروں میں آل احمد سرور، احمد ندیم قاسمی، امتیاز علی تاج، ابن انشا، انتظار حسین، افتخار عارف، ڈاکٹر جمیل جالبی، جمیل الدین عالی، ڈاکٹر سید محمود، مولانا عبدالماجد دریا آبادی، کرشن چندر، پروفیسر گوپی چند نارنگ، پروفیسر گیان چند جین، مالک رام، ن۔م۔ راشد، ہاجرہ مسرور، پروفیسر محمد حسن وغیرہ شامل ہیں۔

مجموعہ کے ابتدائی 56 خطوط یعنی نذر سجاد حیدر کے خطوط تک تمام خطوط 'کارِ جہاں دراز ہے' جلد اوّل میں شامل ہیں۔

عینی کے نام لکھے گئے 75 خطوط میں سے 15 خطوط جلد دوم میں شامل ہیں۔ 'کارِ جہاں دراز ہے' میں جو خطوط شامل ہیں ان میں کچھ کی تلخیص اور کچھ خطوط جملوں کے ردّ و بدل کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔ 'دامانِ باغباں' کے خطوط اور 'کارِ جہاں دراز ہے' میں شامل خطوط میں چند کو چھوڑ کر اکثر میں کچھ نہ کچھ حذف و اضافہ ہے۔ تحقیق کے طالب علموں اور قارئین کی معلومات کے لیے ہم یہاں دامانِ باغباں کے خطوط کی فہرست اسی کے ساتھ ساتھ موازنہ کارِ جہاں دراز ہے اور دامان باغباں کے خطوط کی فہرست بھی دے رہے ہیں تا کہ محقق کو آسانی ہو سکے۔ 'کار جہاں دراز ہے' کے صفحات ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دلی کے شائع کردہ نسخے کے مطابق ہیں۔

دامانِ باغباں

فہرست خطوط

نمبر شمار	عنوان	صفحہ

از طرف

خطوط یلدرم

مراسلات بنام مس نذر الباقر

خطوط بنام نذر سجاد حیدر

ثروت آرا افضل علی کے نام

نذر سجاد حیدر کے خطوط

6: مراسلات قرۃ العین حیدر

(آ)

(ا)

(ص)

(ض)

(ط)

(ظ)

(ع)

(ف)

(ق)

(ک)

(گ)

(ل)

(م)

(ن)

(ق)

(ک)

(گ)

(ل)

(م)

(ن)

(و)

(ہ)

(ے)

موازنہ خطوط کار جہاں دراز ہے و دامانِ باغباں

کار جہاں دراز ہے	صفحہ	دامانِ باغباں	صفحہ
سید احمد صاحب	39	سرسید احمد خاں کا خط بنام میر بندے علی 1855	25
ایل ایس نیو مارچ	128-29	ایل ایس نیو مارچ	30
بنت نذر الباقر ـ شیخ محمد عبداللہ	144		77
محمدی بیگم	156		78
محمدی بیگم	156		78
ظہور حسین	159-60	(2 خط)	81-82
خدیو جنگ	160-161		79-80
طیبہ بیگم	161		89-90
زہرا بیگم (تلخیص)	162	(مکمل)	85-87
یلدرم بنام شمس العلما	164-65		32-35
〃	166		34-35

//	167-68	36
//	168	37-38
//	168-169	37-38
//	169	38
//	170	39-40
//	170-71	41
//	171	41-42
//	171	42-43
میر ظہور حسین	171	45
میر نذر الباقر	172	46-47
سجاد حیدر	173	44
سی جے ونڈھم بنام سجاد حیدر	173	48
ظہور حسنین	181	49
دل انگلش رخ تر کانہ داری	182-84	نہیں ہے......
سید ممتاز علی- بیوی کے نام		
میر افضل علی	184	91
بیلی رام	185	98-99
ظہور حسین	186	82-83
//	186	83
//	187	84
خستہ	200-201	
فلائنگ آفریدی کے خطوط	206-07	100-105
سجاد- بنام نذر	209-10	110-111

ٹی ڈبلیو آرنلڈ 23 مئی	212		نہیں ہے......
ایچ ٹی بوڈیم	212		27
تھیوڈور موریسن	212	(تلخیص)	28
جیرالڈ گارڈنر براؤن	213	(تلخیص)	29
ایل پٹنگ	213		31
سجاد بنام نذر	213		109
//	214		109-110
نذر بنام سجاد	214		50
امتیاز بنام بھوبی	227	(تلخیص) سید امتیاز علی تاج	137
نذر بنام سجاد	230		51
سجاد حیدر بنام نذر	245		111
نذر سجاد حیدر	246		۲۱۱
//	246		166
زہرا (تلخیص)	246		88
صغیر بیگ بنام سجاد	247		نہیں ہے......
سجاد بنام نذر	251		113
//	215		114
//	252		114
//	252		114-115
//	252		115-116
//	253		116-117
//	253		117
//	253		118-119

〃	255		120
〃	255		120-121
نذر سجاد حیدر بنام وصل بلگرامی	260		165
سجاد بنام نذر	276		123
افضل بنام نذر	268	میر افضل علی	91-92
افضل	269		92
سجاد بنام نذر	271		122
〃	271		123-24
سجاد بنام جلیل	275		56
سجاد بنام نذر	277		124-25
〃 〃	278		126
〃 〃	281		127
〃 〃	281		127
〃 〃	282		128
سجاد بنام جلیل (تلخیص)	284	(مکمل خط)	58-59
حجاب بنام نذر	294		140
〃 〃	295		141
افضل بنام نذر	335		93-94
چھبو خالہ بنام نذر	341		94
افضل بنام نذر	343		94
افضل بنام نذر	343		97
سجاد بنام نذر	372		128-29
سجاد بنام نذر	372		129

چھمو بنام نذر	372		40
سجاد بنام نذر (4 خط)	376		129-131
سجاد بنام عینی بی بی (2 خط)	376		68
سجاد بنام نذر	379		131
سجاد بنام نذر (3 خط)	381		132-35
سجاد بنام نذر (5 خط)	382-83		133-35
سجاد بنام ظفر عمر	394		71
ظفر عمر بنام سجاد	395		نہیں......
اولڈ بوائے غازی	395		72
سجاد بنام نذر	398		135
سجاد بنام نذر	398		136
حجاب بنام نذر (تلخیص)	400	مکمل خط	142-43
مرتضیٰ بنام سجاد	403		53
سجاد بنام قاضی عبدالغفار	409		75
حاجی عبدالقدوس افغان بنام سب ایڈیٹر پانیئر (تعزیتی خط)	418		نہیں
ظفر اللہ خان بنام نذر (تفصیل)	224	تلخیص	163
صدیق احمد صدیقی بنام عینی	668-69	تلخیص	490
حجاب امتیاز علی بنام نذر (30 جون ـ 58)	672		نہیں ہے
〃 〃 یکم اگست 58	672		نہیں ہے
〃 〃 24 اکتوبر 58	673- تلخیص	مکمل خط	144-146
سید سلطان حیدر بنام عینی	725		463-64
سید امتیاز علی تاج بنام عینی (تلخیص)	725	مکمل	195

عبدالرحمٰن چغتائی - بنام عینی	726		382
عبدالرحمٰن چغتائی - بنام عینی	727		نہیں ہے
ن۔م۔راشد	728		649
ن۔م۔راشد	728		649-50
عبدالماجد دریا آبادی	729		518
// // 21اپریل	73	729	نہیں ہے
ابن انشاء-9 مئی	75	729-30	199
// // 11 جون 75 (تلخیص)		730	مکمل-202
// // 31/مارچ	77	731 مضمون خط تبدیل	202-203
اعجاز بٹالوی 6 جنوری	77	756	241
شائستہ آپا 12/اپریل 78 (تلخیص)	775	مکمل	468

خطوط جو کتاب میں شامل نہیں

ایک خط بنام محمد طفیل	نقوش پطرس نمبر	ستمبر 1959
ایک خط بنام ممتاز شیریں	مکاتیب نمبر دوم، نقوش	نومبر 1957
خطوط بنام خدیجہ مستور	خطوط نمبر سوم نقوش،	اپریل، مئی 1968
شوکت حیات بنام عینی	پوسٹ کارڈ، جامعہ آرکائیو	11/نومبر 2004
ڈاکٹر محمد حنیف بنام عینی	جامعہ آرکائیو	10/نومبر 2004
پروین شاکر کے نام خط	رؤف خیر، نیا دور لکھنؤ	فروری، مارچ 2009
خطوط بنام جیلانی بانو	ایوان اردو	جنوری 2008
محمد طفیل کے نام کئی خطوط		

کفِ گل فروش

ایک صدی کا ادبی و عمرانی البم

تاریخ کی کہانی تصویروں کی زبانی، ایک بالکل نئی چیز قرۃ العین حیدر نے پیش کی ہے۔ اردو میں تصویری البم کی روایت ابھی تک نہیں تھی اس سمت میں پیش قدمی کر کے قرۃ العین حیدر نے اور دوسری ادبی اصناف و شعبے و گوشے کی طرح اولیت کا سہرا اپنے سر باندھ لیا ہے۔ دو جلدوں اور 793 صفحات میں ایک صدی کی ادبی اور عمرانی تاریخ کو تصویروں کے ذریعہ نہ صرف محفوظ کیا بلکہ تہذیبی مرقع نگاری کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ اس البم میں ہندوستان کی تہذیب و ثقافت اور عمرانی تاریخ کے کئی ادوار اپنی کہانی خود اپنی زبان سے بیان کرتے نظر آ رہے ہیں۔ ماضی کو مختلف زاویوں اور پیرایوں سے بیان کرنے اور اس کو اپنی وراثت اور مسلسل روایات کا حصہ سمجھ کر اس کی متواتر غارت گری اور تباہی پر اردو میں شہر آشوب تو بہت سوں نے لکھے لیکن عالم آشوب صرف اور صرف عینی نے لکھا ہے۔ اس لیے عینی ماضی پرست، ماضی کی مرثیہ نگار اور نوحہ خواں کہلائیں۔ تہذیبی غارت گری کی جو داستان افسانے اور ناولوں میں لفظوں کے ذریعے بیان ہوئی تھی۔ البم میں تصویروں کے ذریعے جاندار انداز میں پیش کر دی ہے۔ اسے صرف خاندانی البم نہ سمجھا جائے بلکہ عالمی پس منظر میں اسے ہندوستان کی سماجی و تہذیبی تاریخ کا ایک ایسا آئینہ سمجھا جائے جس

میں کئی ادوار جھانکتے اور اپنی اشکال دکھاتے نظر آتے ہیں۔ جس طرح عینی نے اپنے ناولوں میں ذاتی غم اور دکھ درد کو پوری انسانیت کا درد بنا کر ہزاروں سال کی تہذیبی تاریخ قلم بند کی ہے۔ اسی طرح ذاتی اور خاندانی البم کو پورے عہد کی تاریخ کا البم بنا کر پیش کیا ہے۔ اور عینی کی یہی خوبی ان کی تحریروں اور ان کے کارناموں کو لاثانی اور لافانی بنا دیتے ہیں۔

دو جلدوں کا یہ البم اردو اکیڈمی دلّی نے آرٹ پیپر پر جہازی سائز میں شائع کیا ہے۔ پہلی جلد سیاہ و سفید تصاویر پر مبنی ہے اور دوسری جلد رنگین تصاویر پر۔ پہلی جلد ہمیں پیچھے اور پیچھے لے جاتی ہے تو دوسری جلد ماضی اور حال کے درمیان کڑی کا کام کرتی ہے۔ دونوں جلدوں میں نادر و نایاب تصویریں ہیں۔

جلد اول میں شامل تصاویر میں سے تقریباً 170 تصویریں وہ ہیں جو' کار جہاں دراز ہے' جلد اول اور دوم میں پہلے سے شامل ہیں۔ جلد اوّل میں صفحہ 11 تا 32 جلد دوم میں صفحہ 9 تا 39 پر چھوٹی بڑی کوئی 170 تصاویر ہیں۔ بعد میں جب' کار جہاں دراز ہے' کی دونوں جلدوں کو یکجا کر کے ہندوستان و پاکستان میں شائع کیا گیا تو ان میں تصاویر کے صفحات ہٹا دیئے گئے۔ ناشرین کے لیے ان خستہ حال تصویروں کی اشاعت بعد کی اشاعت میں ممکن نہیں ہو سکی۔' کار جہاں دراز ہے' میں تصویروں پر دیئے کیپشن یعنی تفصیلات مختصر ہیں لیکن کف گل فروش میں کیپشن بہت تفصیلی ہے۔' کار جہاں دراز ہے' میں شامل تصویروں کی تفصیل تصویروں کے ساتھ شاید اس لیے نہیں درج کی گئی ہیں کہ اندر کے صفحات میں ان کی داستان بالتفصیل بیان کی گئی ہے۔ کف گل فروش کی نئی ترتیب اور' کار جہاں دراز ہے' کی پرانی ترتیب میں بھی فرق ہے۔ بیچ بیچ میں کچھ اور تصویروں کو ڈالنے کی وجہ سے ترتیب میں فرق آیا ہے۔ تصویر کی تاریخی ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ بلکہ تصویروں کی زبانی جو کہانی مرتبہ نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے اس کہانی کی ترتیب میں جو تصویر جہاں فٹ بیٹھی ہے وہیں چسپاں کر دیا گیا ہے۔ ادب اور سماج کا سہارا لے کر خود کو اور خاندان کو نمایاں کرنے کی یہ ایک بہت ہی دانش ورانہ اور دور اندیشانہ کوشش ہے۔ تصویر کھینچوانے سے گریز کرنے والی خاتون نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو کس طرح تصویروں میں قید کیا دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ شو بازی، شہرت، نمائش، یعنی چیزوں کو سنبھال کر نہ رکھنے کا شکوہ، کیا ان

تصویروں کو دیکھ کر مصنفہ کے اس بیان کی صداقت کا بھرم تار تار ہوتا نہیں محسوس ہوتا۔ کیا البم شہرت کی بلندی کو پل بھر میں چھو لینے اور پورے خاندان کے کارناموں کی نمائش کا جیتا جاگتا دستاویزی ثبوت نہیں ہے۔ اپنی تعریف اور اپنی نمائش آپ کرنے کی اس سے خوبصورت مثال ادبی البم کی صورت میں دوسری کوئی شاید ہی ملے گی۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں گئیں، جو کچھ کیا، یا جو کچھ ہوا سب کو اس خوبصورتی سے محفوظ کیا ہے کہ مصنفہ کی پوری زندگی جیتی جاگتی صورت میں یہاں بولتی نظر آتی ہے۔ انسان تو انسان اعلیٰ سوسائٹی کے کتے بھی اشرف المخلوقات کی صف میں اس طرح کھڑا کر دیے گئے ہیں جیسے وہ بھی نسلی برتری کے لیے بے چین ہوں۔

'کار جہاں دراز ہے' اور 'کف گل فروش' میں اگر فرق ہے تو بس یہ ہے کہ داستان صد ہزار کچھ حقیقت اور کچھ فسانہ لیکن یہ جیتی جاگتی اور خود بولتی ہوئی حقیقت ہے۔

جہاں تک کتاب کے نام کا سوال ہے تو 'کف گل فروش' کے نام سے مشتاق یوسفی کا سوانحی ناول کئی سال قبل پاکستان میں شائع ہو چکا تھا۔ شاید قرۃالعین حیدر کو اس بات کی خبر نہیں تھی ورنہ وہ اپنی کتاب کا نام 'کف گل فروش' ہرگز نہیں رکھتیں۔ اس معاملہ میں وہ بے حد حساس تھیں۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ لکھنؤ کی ایک محفل میں قرۃالعین حیدر نے اپنی آنے والی کتاب 'چراغوں کا سفر' کے نام کا اعلان کر دیا۔ اس محفل میں مشہور افسانہ نگار رام لعل بھی موجود تھے۔ انھوں نے فوراً یہ نام اپنی کتاب کا رکھ لیا اور کتاب شائع ہو کر بازار میں آ گئی۔ پھر کیا تھا بی بی کو اس قدر غصہ آ گیا کہ کتاب کا مسودہ ضائع کر دیا اور کتاب شائع نہیں کی۔ یہ کتاب تصوف اور بھگتی پر تھی جب نام چرانے کی رام لعل کی یہ ادا انھیں پسند نہیں آئی تو بھلا وہ مشتاق یوسفی کی کتاب کے ہم نام کوئی نام اپنی کتاب کا کیوں کر رکھ سکتی تھیں۔

قرۃ العین حیدر کی تحریریں

دوسری زبانوں میں

ہندی

1- آگ کا دریا
(ہندی کے علاوہ اڑیا، کنڑ، پنجابی، بنگالی، ملیالم زبانوں میں بھی ترجمہ ہوا)
اندر پرست پرکاشن، دلّی، الٰہ آباد اور N.B.T. دہلی نے شائع کیے۔
2- چاندنی بیگم (مترجم وہاج الدین علوی) گیان پیٹھ، دلّی 96
(2003 تک مزید چار اڈیشن چھپے)
3- اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجو راج کمل، دلّی
4- ایک لڑکی کی زندگی (سیتاہرن)
5- آخرشب کے ہم سفر (نشانت کے سہ یاتری) مترجم، اصغر وجاہت، گیان پیٹھ، 1990
6- یہ داغ داغ اجالا مترجمڈاکٹر صادق، گیان پیٹھ 2003
7- پرتی ندھی کہانیاں راج کمل
8- تین اوپنیاس
9- پت جھڑ کی آواز (ترجمہ ماجدہ اسد) ساہتیہ اکادمی، دہلی
10- آگ کا دریا نند کشور وکرم اندر پرست پرکاشن، نئی دہلی 2000
11- گردشِ رنگ چمن سید حیدر جعفری اندر پرست پرکاشن نئی دہلی
12- ہاؤسنگ سوسائٹی " " " " "
13- چائے کے باغ " " " " "
14- قرۃ العین حیدر اور اُن کی سرشٹ کہانیاں۔ نند کشور وکرم، اندر پرست پرکاشن، نئی دہلی 98
اس کتاب میں درج ذیل کہانیاں شامل ہیں۔
آوارہ گرد۔ قلندر، کارمن، ڈالن والا، دوسیاح، پت جھڑ کی آواز، روشنی کی رفتار، سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات، حسب نسب، ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی۔

یہ داغ داغ اُجالا میں شامل افسانے

آہ اے دوست، قلندر، کارمن، فوٹو گرافر، چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا، پت جھڑ کی آواز، جگنوؤں کی دنیا، ملفوظات حاجی گل بابا بیکتاشی، کہرے کے پیچھے، حسب نسب، جن بولو تارا تارا، سینٹ فلورا آف جارجیا کے اعترافات، یہ داغ داغ اُجالا۔

کہانیاں ہندی میں

ممتا اور ممتی	پراگ	نومبر 1990
اکھڑی ہوئی تصویر	نو بھارت ٹائمس	29/فروری 1990
قلندر (ترجمہ جعفر عباس)	جن ستا	29/جولائی 1990
آئینے کے سامنے، سمپادک موہن راکیش، اکشر پرکاشن پرائیویٹ لمیٹڈ دہلی، اوّل		1965
کلا اور کتاب کے بیچ	سہارا ہندی	17/مئی 2003

انگریزی میں

1. A Season of Betrayals C.M. Naim 1999
   Kali for Women, Hauz Khas, New Delhi

اس کتاب میں تین کہانیاں شامل ہیں۔

پت جھڑ کی آواز	The Sound of falling leaves
سیتا ہرن	Sita Betrayed
ہاؤسنگ سوسائٹی	The Housing Society

2. When the prisoners where realeased the times had changed.
   (Book: Stories about the partition of India, Vol-3, Ed: Alok Bhalla, Printed by: Harber Collins-Delhi-1994

3. Street Singer of Lucknow and Other Stories.
   Introduction:Aamir Hussain-Sterling
   Publishers 2004.
4. Break Through- 1993.

اس کتاب میں پت جھڑ کی آواز کا ترجمہ نغمہ ظفیر نے کیا ہے۔

5. VOID WARDS- دوسرا کنارہ

روسی میں

آگ کا دریا

آخر شب کے ہم سفر مترجم Alexel Suhochev and
Ludmila Vasileva, Mascow 1983

سندھی میں

پت جھڑ کی آواز (افسانوی مجموعہ)

سیتا ہرن مترجم ولی رام ولبھ

بنگالی میں

بن ہی ساگر	اشش سنہا	2001
آخر شب کے ہم سفت	ایم شیشا چلم اینڈ کمپنی، روڈ	
آگ کا دریا	نیشنل بک ٹرسٹ	

تمل میں

پت جھڑ کی آواز۔مترجم۔لیلاوتی (آ پی پی ایس) ساہتیہ اکادمی دلی

آگ کا دریا نیشنل بک ٹرسٹ

کنڑ میں

پت جھڑ کی آواز	پنجکشری، ہیرے متھ	ساہتیہ اکادمی دلی
آگ کا دریا		نیشنل بک ٹرسٹ، دہلی

ڈوگری میں

پت جھڑ کی آواز۔ اوشا ایاس	ساہتیہ اکادمی دلی	1995

میتھلی میں

پت جھڑ کی آواز۔	پر بودھ نرائن سنگھ	ساہتیہ اکادمی دلی	1999

پنجابی میں

پت جھڑ کی آواز۔ دیوندر	ساہتیہ اکادمی دلی

ملیالم میں

آگ کا دریا

اڑیا میں

آگ کا دریا	نیشنل بک ٹرسٹ	
پت جھڑ کی آواز	پنجکشری، ہیرے متھ	ساہتیہ اکادمی دلی

مجموعہ مضامین

جو دوسروں نے مرتب کیے

1-	پکچر گیلری (مضامین)	قوسین، لاہور	1983
2-	داستانِ عہد گل (مضامین)	آصف فرخی، ایجوکیشنل پبلشنگ، دہلی و سنگ میل لاہور	2004
3-	نوائے سروش (گفتگو)	جمیل اختر، انٹرنیشنل اردو فاؤنڈیشن، دہلی	2001
4-	اندازِ بیاں اور (گفتگو)	جمیل اختر، فرید بک ڈپو، دہلی	2005
5-	داستان طراز	آصف فرخی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دلّی و سنگ میل لاہور	2008
6-	گلِ صد برگ	مجیب احمد خاں، کتابی دنیا	2007

فہرست مضامین

پکچر گیلری

داستان طراز

سید سجاد حیدر، پطرس بخاری (ترجمہ: قرۃ العین حیدر)
سجاد ظہیر

داستانِ عہد گل

200

شہر آرزو	امجد حسین
گفتگو(1)	آصف فرخی
گفتگو(2)	آصف فرخی

نوائے سروش

انداز بیاں اور

1- اور پھر بیاں اپنا
2- میں ساڑی رپورٹر کہلاتی تھی
3- میری تصاویر کا مجموعی ٹائٹل ہو سکتا ہے
4- موسیقی کا ہمارے گھرانے میں کافی چرچا تھا
5- ہمارے ناقدین جو ہیں وہ سوچتے نہیں ہیں
6- عادت پڑ گئی ہے نقادوں کو ادب میں حکمرانی کی

گل صد برگ

1- قرۃ العین حیدر (آپ بیتی)
2- اُردو ناول کا مستقبل
3- ادب اور خواتین
4- ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے
5- انیس قدوائی ادبی خدمات

کلیات

قرۃ العین حیدر کی تحریروں کو کلیات کی شکل میں مجتمع کرنے کا خیال مجھے 2003 میں آیا چنانچہ میں نے آپا سے اجازت لے کر قومی کونسل میں کلیات کا منصوبہ مع اجازت نامہ قرۃ العین حیدر جمع کر دیا۔ اور منصوبے کے مطابق پہلے افسانوں پھر ناولٹ اس کے بعد دوسری تحریروں کو جمع کرنے کا خاکہ میں نے مرتب کیا۔ اور آپا نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ اس لیے کہ میرے پاس آپا کے 22 افسانے ایسے تھے جو ان کے کسی مجموعے میں شامل نہیں تھے۔ اور آپا چاہتی تھیں کہ یہ جلد از جلد شائع ہو جائیں۔ پہلے انھوں نے خود ہی ''قندیل چین'' کے نام سے نیا افسانوی مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن آپا جن لوگوں کے زیر اثر تھیں انھوں نے آپا کو کتاب شائع کرانے کے لیے رقم دینے سے انکار کر دیا آپا بہت مایوس ہوئیں اور اپنی بے بسی پر پشیمان بھی۔ لہٰذا دوسری صورت کلیات کی تھی۔ میں نے کام شروع کر دیا۔ سارے افسانے ایک ایک کر کے پڑھ کر سنانے لگا اور اصلاح کا سلسلہ چل پڑا۔ اس طرح تینوں جلدوں کا کام مکمل ہو گیا پھر آپا نے مقدمہ بھی لکھوایا۔ کلیات کا مقدمہ مکمل ہو گیا اسی بیچ میرا ایک مضمون آپا پر آجکل میں شائع ہوا۔ اس مضمون کے چند جملے آپا کو اس قدر ناگوار گزرے کہ انھوں نے مجھ سے رابطہ کیے بغیر آجکل کے ایڈیٹر کو قانونی نوٹس بھیج کر جواب طلب کر لیا۔ اور میرے خلاف بھی قانونی چارہ جوئی کے لیے عدالتی

کاغذات تیار کر لیے گئے۔ اور قومی کونسل کو کلیات کی اشاعت کے پروجیکٹ کو روک دینے کے لیے باضابطہ رجسٹرڈ خط بھیج دیا گیا۔ اتنا سب کچھ ہو گیا لیکن مجھے خبر نہیں۔ مجھے آجکل کے ایڈیٹر عابد کرہانی نے فون کر کے اس واقعے کی اطلاع دی تو میں نے آپا سے ملنے کا وقت طے کرنے کے لیے فون کیا تو ان کی ملازمہ نے بتلایا کہ آپا آپ سے بہت خفا ہیں اور شاید ہی ملنا پسند کریں۔ پھر ملازمہ نے آپا سے کہا جمیل اختر ہیں تو انھوں نے فون لے لیا لیکن فون پر کسی طرح کی خفگی کا اظہار نہیں کیا اور دوسرے دن کا وقت طے کر لیا۔ صبح گیارہ بجے جب میں ان کی رہائش گاہ پر پہنچا تو ملازمہ سے معلوم ہوا کہ آپا نے کچھ مزید لوگوں کو بھی بلا رکھا ہے۔ معاملہ پنچایت کا ہے۔ خیر میں انتظار کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد شمیم حنفی اور صغریٰ مہدی آئیں۔ پھر ہما حیدر اور ان کے شوہر رفیع حیدر آئے۔ پھر ایک کرنل صاحب جو ان کے پڑوسی تھے حاضر ہوئے۔ پھر آپا تشریف لائیں۔ اور مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جو الزامات مجھ پر لگائے جا رہے تھے دراصل وہ الزامات تھے ہی نہیں۔ میں نے انھیں ضدی چڑچڑی۔ نک چڑھی لکھا تھا۔ ان کی والدہ کے بارے میں لکھا تھا کہ سجاد حیدر سے زندگی بھر ان بن رہی اور ہمیشہ ان پر حکومت کی۔ سجاد حیدر کی ان کے سامنے ایک نہیں چلتی تھی وغیرہ وغیرہ۔ یہی جملے تھے جو طبع نازک پر بے حد گراں گزرے تھے۔ آپا مجھ سے مخاطب ہوئیں اور پوچھا۔ آپ نے ایسا کیوں لکھا میں نے جواب دیا کہ تمام جملے آپ کی تحریروں میں موجود ہیں۔ میں نے کوئی نئی بات نہیں لکھی بلکہ انھیں جملوں کا تجزیہ کیا ہے۔ میں نے ایک ایک تحریر کا حوالہ دیا تو آپا خاموش ہو گئیں۔ ہما حیدر نے کہا کہ آپ کا مضمون میں نے پڑھا ہے بہت اچھا ہے، تحقیقی ہے۔ خالہ کی ناراضگی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ خیر کافی دیر بعد معاملہ رفع دفع ہوا۔ میں نے باجود اس کے کوئی غلطی نہیں کی تھی لیکن آپا کا دل دکھا تھا اس لیے ان سے ان جملوں کے لیے معذرت چاہی۔ دورِ حاضر کی عظیم ترین مصنفہ کے سامنے اعتراف حقیقت کے بعد قانونی چارہ جوئی کو رد کئے اور قومی اُردو کونسل کو لکھے خط کو واپس لینے کا معاملہ بھی سبھوں کے سامنے طے پایا۔ جو بعد میں آپا نے مجھ سے لکھوایا اور داخل دفتر کیا گیا۔ اس طرح کلیات کے شائع ہونے کی معدوم ہوتی اُمید کو ایک نئی روشنی ملی اور کلیات کو چھپنے کا کلیرنس آپا سے ملا۔ معاملہ بے حد طویل ہے پھر کبھی تفصیل سے لکھوں گا۔

افسوس کلیات شائع ہوئی لیکن آپا دیکھ پا تیں قدرت کو ایسا منظور نہیں تھا۔ کسی نئے تنازع سے پہلے وہ دنیا سے منھ موڑ کر چلی گئیں۔ مجھے بھی بے حد افسوس ہوا۔ لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ جن لوگوں نے آپا کو ورغلایا تھا ان کے کان بھرے تھے ان کو منہ کی کھانی پڑی اور صرف سچ کو سُرخ روئی حاصل ہوئی۔

کلیات کی درج ذیل جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور باقی پر ابھی کام جاری ہے۔

1- آئینہ جہاں-اوّل (افسانے) مرتبہ: جمیل اختر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان 2006
2- آئینہ جہاں-دوئم (افسانے) مرتبہ: جمیل اختر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان 2006
3- آئینہ جہاں-سوئم (ناولٹ) مرتبہ: جمیل اختر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان 2006
4- قندیل چین (نیا افسانوی مجموعہ) مرتبہ: جمیل اختر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان 2006

فہرست آئینۂ جہاں

(اوّل)

(افسانے)

(دوم)

(سوم) ناولٹ

قدر شناسی

مضامین

قرۃ العین حیدر پر

سوانح،شخصیت اور خدمات

قرۃالعین حیدر ایک نظر میں	جمیل اختر	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
اگلے جنم موہے۔	جیلانی بانو	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
وہ عینی جس کو میں جانتی تھی	حمیدہ سالم	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔	ساجدہ زیدی	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
روشنی کی رفتار-تاثرات-	عبدالصمد	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
عینی خالہ-چند تاثرات-	ہما حیدر حسن	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
قرۃالعین حیدر	قمر رئیس	ہندوستانی تناظر	دسمبر 1991
قرۃالعین حیدر	ظفر ادیب	کتاب-گفت وشنید	
اسمبلاژ-آئینہ تمثال دار-	صغرا مہدی	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
قرۃالعین حیدر-مشکل ہے زباں	ترنم ریاض	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
آپا بیگم-قرۃالعین حیدر-	گلزار تشی	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
عینی آپا چند باتیں چند یادیں-	ابرار رحمانی	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	جنوری 2008
عینی آپا الوداع	قمر رئیس	ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر	اکتوبر 2007

کس سے خالی ہوا جہاں آباد۔ صغرا مہدی ایوان اردو قرۃ العین حیدر نمبر اکتوبر 2007

قرۃ العین حیدر۔سفر تمام ہوا۔ قدوس جاوید ایوان اردو قرۃ العین حیدر نمبر اکتوبر 2007

آہ قرۃ العین حیدر مشیر الحسن کتاب نما ستمبر 2007

تاثرات گوپی چند نارنگ/اسلوب احمد انصاری اور دیگر لوگوں کے

کتاب نما ستمبر 2007

قرۃ العین حیدر اور گھر امیر زہرہ کتاب نما ستمبر 2007

قرۃ العین حیدر۔ادب کی خاتون ناول۔خالد حسن اثبات ممبئی شمارہ۔8 2011

نقش خود رنگ۔قرۃ العین حیدر۔ ہربنس سنگھ تصور۔اثبات ممبئی شمارہ۔8 2011

عینی آپا۔ایک تاثر کشمیری لال ذاکر۔ کتاب نما ستمبر 2007

قرۃ العین حیدر چند یادیں نامی انصاری۔ کتاب نما ستمبر 2007

قرۃ العین حیدر کو الوداع مجتبیٰ حسین کتاب نما ستمبر 2007

عینی آپا کہاں ہیں آپ حیدر طباطبائی کتاب نما فروری 2008

اردو چمن کا مہکتا پھول۔ مقصود نقوی امروہوی راشٹریہ سہارا، دہلی اکتوبر 2007

قرۃ العین حیدر کی زندگی ایک جائزہ۔نند کشور وکرم راشٹریہ سہارا، دہلی 22/اگست 2007

عینی آپا کچھ یادیں کچھ باتیں رفعت سروش راشٹریہ سہارا، دہلی 26/اگست 2007

قرۃ العین حیدر کی یاد میں۔ سید امتیاز الدین روزنامہ منصف، حیدرآباد اگست 2007

عینی آپا۔ ڈاکٹر ابوالکلام روزنامہ منصف، حیدرآباد 30/اگست 2007

عینی آپا مسرور جہاں نیا دور لکھنؤ فروری، مارچ 2009

قرۃ العین حیدر ہمارے بعد ڈاکٹر رضوان احمد نیا دور، لکھنؤ فروری، مارچ 2009

قرۃ العین حیدر ایک ممتاز فنکار گوپی چند نارنگ نیا دور، لکھنؤ فروری، مارچ 2009

قرۃ العین (کوائف نامہ) زرغونہ کنول سطور 4 2003

قرۃ العین حیدر، شخصیت اور عہد پروفیسر فوزیہ نعمت سطور 4 2003

عینی بی بی کی اماں جان ڈاکٹر شگفتہ حسین سطور 4 2003

طلسمی آئینے کا ایک زاویہ ڈاکٹر قمر الہدیٰ فریدی - قرۃ العین حیدر شخصیت اور فن ممبئی

قرۃ العین حیدر - آتشِ رفتہ کا سراغ - اقبال مسعود - قرۃ العین حیدر شخصیت اور فن ممبئی

آئینہ خانہ - لعل بدخشاں جمیل اختر آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

عینی آپا کے بارے میں قاسمی صاحب کی رائے

مظہر امام آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

کیا قافلہ جاتا ہے سید محمد اشرف، آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

مسافر اپنی منزل کو پہنچ گیا - محبوب الرحمٰن فاروقی آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

عینی آپا چند ذاتی تاثرات - نند کشور وکرم آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

قرۃ العین حیدر کے فن کی جھلکیاں - باقر مہدی آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

نقاش مس حیدر شمس الحق عثمانی آجکل قرۃ العین حیدر نمبر نومبر 2007

دفترِ ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات، جمیل اختر، کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

نہٹور کی دختر سید حامد کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

اردو کی عظیم ناول نگار - انور سدید کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

کہنے جاتا دیکھیے کیا کہتا ہوں یوسف ناظم کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

قرۃ العین حیدر - کچھ تاثرات یاور عباس کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

عینی آپا عطاء الحق قاسمی کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

عینی آپا: کچھ یادیں، کچھ باتیں - ستیہ پال آنند کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

قرۃ العین حیدر وحید اختر کی نظر میں - سرور الہدیٰ کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

تاریخ نویسی اور فکشن محمد سجاد کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

ایک عہد ساز شخصیت مجیب احمد خاں کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

قرۃ العین حیدر: ایک خوبصورت جواب - سعدیہ قریشی، کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

آخر شب کے ہم سفر کی مصنفہ شہناز کنول کتاب نما خصوصی شمارہ اکتوبر 2007

آہ! قرۃ العین حیدر - ڈاکٹر سلیم اختر، قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری 2008

جانے والے- سلیمان اطہر جاوید، قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری2008
قرۃ العین حیدر فیصل آباد میں- انور محمود خالد، قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری2008
تاثرات وزیر آغا قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری2008
خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا غلام شبیر رانا قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری2008
قرۃ العین حیدر- چند تاثرات، عبدالستار نیازی قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری2008
قرۃ العین حیدر فتح محمد ملک سطور لاہور، شمارہ4 2003
قرۃ العین حیدر کے بارے میں چند نوٹس- ڈاکٹر محمد امین سطور لاہور، شمارہ4 2003
قرۃ العین کی طرف عبداللہ حسین پر سرقے کا الزام- ممتاز کلیانی- سطور لاہور، شمارہ4 2003
ماہ و سال عندلیب- قرۃ العین حیدر- لطیف الزماں خاں بادباں شمارہ12
خانوادۂ یلدرم کی چشم و چراغ- قرۃ العین حیدر-
اکبر حیدر کاشمیری تابش صاحب کے رسالے میں شائع ہوا
قرۃ العین حیدر- انتظار حسین/ آصف فرخی- سہ ماہی اُردو ادب، دہلی، اپریل تا جون2008
قرۃ العین حیدر- ایک مطالعہ مظفر حنفی- قومی زبان- کراچی جنوری1990
قرۃ العین حیدر راحت ابرار قومی آواز
یادیں (قرۃ العین حیدر- لاہور میں) رحمان مذنب
قرۃ العین حیدر- (ادبی خاکہ) جمیل اختر تنقید کے نئے افق
پری کنڈل (خاکہ) سلمیٰ صدیقی شاعر جولائی1978
قرۃ العین حیدر- چند تاثرات قمر رئیس آجکل اگست1990
قرۃ العین حیدر- ایک جائزہ جہاں آرا سب رس جولائی78
قرۃ العین حیدر کے کارنامے پر ایک نظر قمر رئیس روشنائی حیدر نمبر جولائی ستمبر2008
دریا بہ کنار دگر افتادو گہر ماند شمس الرحمان فاروقی- روشنائی جولائی ستمبر2008
قرۃ العین حیدر کا فن جوگندر پال روشنائی جولائی ستمبر2008
عینی آپا اور ہم آغا سہیل روشنائی جولائی ستمبر2008

خلق در گوشہ افسانہ خواند زتو — قیصر تمکین — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

عینی آپا کے بارے میں تاثرات — افتخار عارف — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کی چند یادیں — اختر جمال — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر فیصل آباد میں — انور محمود خالد — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

ذکر اس پری وش کا — شکیلہ رحمان — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر۔ میری پیاری خالہ — امینہ سید — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر — سید محمد اشرف — روشنائی — جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر۔ اُردو ادب کی آبرو۔ حسن ظہیر۔ کتاب نما۔ دہلی — ستمبر 2007

قرۃ العین حیدر — شمیم حنفی۔ کتاب نما۔ دہلی — مئی 1998

قرۃ العین حیدر۔ ایسا کہاں سے لائیں زاہد حنا۔ قرۃ العین حیدر اُردو فکشن کے تناظر میں

رنگِ گل و بوئے گل سید محمد اشرف۔ آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

قرۃ العین حیدر کے ادبی و شخصی رویے۔ دردانہ قاسمی، آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5،

2007-2008

ناول

آگ کا دریا

1- قرۃ العین حیدر کی آگ کا دریا محمد احسن فاروقی سیپ کراچی جنوری 77

2- آگ کا دریا ن،م،راشد نصرت،لاہور فروری 60

3- آگ کا دریا (تبصرہ) اسلوب احمد انصاری فکر و نظر علی گڑھ اکتوبر 60

(نصرت،لاہور-18 دسمبر 60)

4- آگ کا دریا-تاریخی اور تہذیبی مطالعہ-سید محمد عقیل رضوی آجکل،مئی 90

5- آگ کا دریا-ایک مطالعہ ماجد کلیم کتاب 117 لکھنؤ جولائی 73

6- آگ کا دریا وجودیت کے اثرات- وحید اختر- کتاب لکھنؤ،شمارہ 120 ستمبر 73

7- آگ کا دریا میمونہ انصاری ادب لطیف،فروری مارچ 66

8- آگ کا دریا سید وقار عظیم ادب لطیف-سالنامہ 61

9- آگ کا دریا سراج رضوی- روزنامہ جنگ 19-20،اپریل 60

10- آگ کا دریا-ایک تجزیہ (انگریزی)-ابن سعید- مورننگ نیوز،پاکستان 6/مارچ 60

11- آگ کا دریا (انگریزی) سراج رضوی-مورننگ نیوز پاکستان 17/اپریل 60

12- آگ کا دریا   انور سیوانی   شاعر، (تنقیدی مطالعہ)   اکتوبر 64

13- آگ کا دریا تہذیب کا مرثیہ   دیوندر اسّر   (ادب اور جدید ذہن)   اکتوبر 81

14- آگ کا دریا-ایک مطالعہ   طارق سعید   آہنگ، گیا   دسمبر 81

15- آگ کا دریا   رفیعہ سلطانہ   روزنامہ منصف حیدرآباد   90

16- آگ کا دریا   ظفر ادیب   شعور کی رو اور ق ح

17- آگ کا دریا   کے کے کھلر   روزنامہ سیاست   3 فروری 84

18- آگ کا دریا-ایک مطالعہ   خالد سعید   سب رس   اکتوبر 81

19- آگ کا دریا-شعور کی رو اور ق ح۔ قمر رئیس

20- آگ کا دریا اور موسیقی   ڈاکٹر حبیب نثار   قومی زبان کراچی   مئی 91

21- آگ کا دریا   فردوس انور قاضی   نیا دور کراچی   جون 84

22- شعور کی رو-آگ کا دریا اور سنگم   حسرت کاسگنجوی   نگار، پاکستان   مارچ 68

23- آگ کا دریا سے لہو کے پھول تک- نور الحسن صدیقی   آجکل   جون 72

24- آگ کا دریا   مجتبیٰ حسین   ادب و آگہی   1960

25- قرۃ العین حیدر کا اسلوب نگارش آگ کا دریا کے حوالے سے   ابوالفیض سحر

26- قرۃ العین حیدر اور آگ کا دریا- عبادت بریلوی

27- آگ کا دریا ایک تجزیاتی مطالعہ- عتیق احمد   الفاظ علی گڑھ   جنوری 88

28- آگ کا دریا اور قرۃ العین حیدر   شین اختر   شاعر بمبئی   اکتوبر 61

29- آگ کا دریا   ہارون ایوب   اردو ناول پریم چند کے بعد

30- آگ کا دریا ایک اور نقطۂ نظر   نشاط قیصر   عصری ادب شمارہ-30-29

31- آگ کا دریا   راہی معصوم رضا   اردو ادب   1965

32- آگ کا دریا-چند سوالات   پیغام آفاقی   صبح فردا   مئی 2003

33- آگ کا دریا (تبصرہ)   تجمل حسین   نیا دور کراچی   شمارہ-20-19

34- آگ کا دریا   میم عین   لعل و نہار   فروری 1961

35- آگ کا دریا　　　نند کشور وکرم　　　سہارا، دہلی 22 اگست 2007

36- آگ کا دریا میں دانشوری- ڈاکٹر مناظر حسین ہرگانوی -سطور، لاہور، ش4　2003

37- آگ کا دریا- آفاقی رزمیہ- احمد ندیم تونسوی　　　سطور لاہور، ش4　2003

38- 'آگ کا دریا' میں عورت کا تصور اور نسوانی کردار۔ ڈاکٹر عقلیہ بشیر سطور لاہور، شمارہ 4۔

2003

40- 'آگ کا دریا' زبان وبیان　　　نگینہ گل　　　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

41- قرۃ العین کا ریاضیاتی اور تصور　　　رؤف نیازی- قومی زبان، حیدرآباد　2008

وقت 'آگ کا دریا' کے حوالے سے

42- آگ کا دریا (تبصر)　　　محمود ایاز۔ سوغات (نصرت، لاہور- 18 دسمبر 60)

43- آگ کا دریا کی تکنیک کا تجزیاتی مطالعہ۔ بیگ احساس۔ قرۃ العین حیدر۔ ایک مطالعہ

44- آگ کا دریا کی فکریات کا مختصر ترین جائزہ۔ عبداللہ۔ روشنائی حیدر نمبر- جولائی ستمبر 2008

45- آگ کا دریا میں ہندی زبان کا استعمال، کلیم　　　مخزن، لاہور شمارہ 25　2013

46- قرۃ العین حیدر اور تقسیم کا بیانیہ۔ شمیم حنفی،

(آگ کا دریا کے حوالے سے) آرٹس فیکلٹی جنرل علی گڑھ، جلد5،　2008-2007

میرے بھی صنم خانے

1- میرے بھی صنم خانے　　　احتشام حسین　　　گہوارۂ ادب

2- میرے بھی صنم خانے　　　شاہد احمد دہلوی　　　ساقی افسانہ نمبر، جولائی اگست 49

3- میرے بھی صنم خانے (ایک جائزہ)- احمد ندیم قاسمی　شاہراہ　　　فروری، مارچ 51

4- میرے بھی صنم خانے　　　جلال الدین احمد　　　نقوش　　　دسمبر 50

5- میرے بھی صنم خانے　　　انتظار حسین　　　ساقی　　　ستمبر 49

6- میرے بھی صنم خانے، سماجی حقیقت نگاری- فضیل جعفری　شاعر، شمارہ 7　78

7- میرے بھی صنم خانے- ایک تازہ جائزہ　　　ممتاز احمد خاں　نیرنگ خیال　1988

8- مس حیدر کے صنم خانے — کے کے کھلر — اردو کا آخری نقاد — 82

9- میرے بھی صنم خانے اور شعور کی رو کی تکنیک، یوسف سرمست (20ویں صدی میں اردو ناول)

10- میرے بھی صنم خانے — ہارون ایوب — اردو ناول پریم چند کے بعد — 78

11- میرے بھی صنم خانے جائزہ — عارف — ادب لطیف — اگست 1949

12- میرے بھی صنم خانے — ارتضیٰ کریم — زبان وادب، پٹنہ — 1986

13- میرے بھی صنم خانے (تبصرہ) — کرشن چندر — 1949

سفینۂ غم دل

1- سفینۂ غم دل — ہارون ایوب — (اردو ناول پریم چند کے بعد)

2- سفینۂ غم دل ایک تازہ جائزہ — ممتاز احمد خاں — نیرنگ خیال، پاکستان — 90

3- سفینۂ غم دل — وارث علوی — شاعر — مئی 54

4- قرۃ العین حیدر کا فن — شمیم احمد — 5= 2+2

کار جہاں دراز ہے

1- کار جہاں دراز ہے- ایک مطالعہ — نامی انصاری — شاعر، شمارہ 10، جلد 51 — 80

2- کار جہاں دراز ہے- ایک جائزہ — جمیل ظہیر — زبان وادب، پٹنہ — اکتوبر 78

3- کار جہاں دراز ہے (تبصرہ) — ظ۔ انصاری — کتاب شناسی شیریں — 81

4- کار جہاں دراز ہے — فتح محمد ملک

5- قرۃ العین حیدر کا تنقیدی شعور- کار جہاں دراز جلد سوم کے حوالے سے
شمیم طارق — آجکل، قرۃ العین حیدر نمبر 2007

6- 'کار جہاں دراز ہے' سوانحی کینوس پر متنوع سماجی وثقافتی نقوش
ڈاکٹر روبینہ ترین — سطور لاہور، شمارہ 4 — 2003

7- 'کار جہاں دراز ہے' — چودھری محمد نعیم/انیس الرحمٰن — سطور لاہور، ش 4 — 2003

8- 'کار جہاں دراز ہے' — عابد سہیل — روشنائی — جولائی 2008

آخرشب کے ہم سفر

1- آخرشب کے ہم سفر وارث علوی اظہار، بمبئی، شمارہ 5 84

2- آخرشب کے ہم سفر ظ۔انصاری کتاب شناسی

3- آخرشب کے ہم سفراور سماجی شعور قدوس جاوید ادب اور سماجیات

4- آخرشب کے ہم سفر کا وژن ممتاز احمد خاں اُردو ناول کے چند اہم زاویے انجمن ترقی اُردو پاکستان کراچی 2003

4- آخرشب کے ہم سفرایک تجزیہ شہنشاہ مرزا تنقید و تجزیہ

5- آخرشب کے ہم سفر۔مطالعاتی تاثر مقدر حمید

6- قرۃ العین حیدر کا فن اور آخرشب کے ہم سفر، محمد حامد علی خاں، آجکل نومبر 2007

7- آخرشب کے ہم سفر محمد سلیم نیادور، حیدر نمبر فروری، مارچ 09

8- آخرشب کے ہم سفر کا تنقیدی جائزہ۔ثریا شمیل۔قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر، جنوری 2008

9- 'آخرشب کے ہم سفر' کا کردار، دیپالی سرکار۔ڈاکٹر شمیم حنفی سطور لاہور، شمارہ 4 2003

10- 'آخرشب کے ہم سفر' شمیم حنفی/انیس الرحمٰن سطور لاہور، شمارہ 4 2003

11- 'آخرشب کے ہم سفر' اختر پیامی۔ روشنائی جولائی ستمبر 2008

12- 'آخرشب کے ہم سفر' میں کرداروں کا المیہ۔مصطفیٰ کریم۔ روشنائی۔ جولائی ستمبر 2008

13- 'آخرشب کے ہم سفر' پر ایک تنقیدی نظر۔ اختر پرویز۔سطور لاہور، شمارہ 4 2003

گردش رنگ چمن

1- گردش رنگ چمن۔منظر و پس منظر شمیم حنفی کتاب نما مئی 88

2- گردش رنگ چمن نثار عزیز بٹ ماہ نور، لاہور مارچ 88

3- گردش رنگ چمن۔ایک مطالعہ مجتبیٰ حسین افکار جولائی 89

4- گردش رنگ چمن (تبصرہ) مظہر جمیل طلوع افکار، کراچی 88

5- گردش رنگ چمن۔ایک مطالعہ ادیب سہیل علامت، کراچی 90

6- گردش رنگ چمن ایک تاثر سلام بن رازق

7- دریائے نور (گردش رنگ چمن) نامی انصاری ایوان اردو جنوری 2008

8- گردش رنگ چمن وقت تہذیب اور فرد کی المیہ آدیزش - اسا سلیم - آجکل، دہلی، نومبر 2007

9- 'گردشِ رنگ چمن' - اسلوب احمد انصاری - شافع قدوائی سطور لاہور، ش4 2003

10- 'گردشِ رنگ چمن' ایک جائزہ - ڈاکٹر رشید امجد سطور لاہور، ش4 2003

11- عینی کا کھیڑا (گردشِ رنگ چمن - ایک تبصرہ) - خالد سعید۔ سطور لاہور، ش4 2003

12- 'گردش رنگ چمن' اور Ulysses کا تقابلی جائزہ - کاشف بلوچ، سطور لاہور، ش۴ 2003

13- مشرق کا رڈولف ویلینٹینو، شیخ افتخار رسول - شوکت نعیم قادری۔ سطور لاہور، ش4 2003

(گردشِ رنگ چمن میں مذکورہ ملتان کے شیخ افتخار رسول کے حوالے سے چند باتیں)

14- گردشِ رنگ چمن۔ جدید فسانہ عجائب۔ اُردو ناول کے بدلتے تناظر۔ ممتاز احمد خاں

چاندنی بیگم

1- چاندنی بیگم نزہت سمیع الزماں ضمیمہ قومی آواز، دہلی یکم دسمبر 1990

2- قرۃ العین حیدر کے دو اور نئے ناول - شمیم احمد (گردش رنگ چمن - چاندنی بیگم)

3- قرۃ العین حیدر کا انٹی کلائمکس چاندنی بیگم - رضی عابدی - ماہ نو، لاہور جنوری 1991

4- چاندنی بیگم کی واپسی قرۃ العین حیدر ایوان اردو، دہلی اکتوبر 91

5- چاندنی بیگم (تبصرہ) قمر رئیس ہندوستانی تناظر دسمبر 91

6- چاندنی بیگم عبد المغنی ایوان اردو، دہلی اگست 91

7- چاندنی بیگم، ایک نیا تجربہ یوسف سرمست ایوان اردو، دہلی دسمبر 94

8- علامت کا سفر اور چاندنی بیگم کی علامتیں - یونس حسن، بادباں پاکستان دسمبر 2006

9- چاندنی بیگم کے کردار - ایک تنقیدی مطالعہ - یونس حسن قومی زبان، کراچی ستمبر 2006

10- چاندنی بیگم شمیم حنفی آجکل، دہلی مئی 1998

11- قرۃ العین حیدر - چاندنی بیگم شمیم حنفی فکر و تحقیق جنوری تا مارچ 08

12- چاندنی بیگم ایک مطالعہ زاہدہ زیدی ایوان اردو، حیدر نمبر جنوری 2008
13- چاندنی بیگم کی زباں یونس حسن سہ ماہی صحیفہ لاہور، شمارہ 184
14- چاندنی بیگم حامدی کاشمیری آجکل اکتوبر 97
15- چاندنی بیگم کی شعری اصناف- یونس حسن قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری 08
16- چاندنی بیگم کے چند اہم زاویے- یونس حسن قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری 08
17- چاندنی بیگم کا سرسری جائزہ- صابر حسین جلیسری قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری 08
18- چاندنی بیگم ایک اثر انگیز کہانی- محمد خالد اختر، ترجمہ: رفیق نقش قومی زبان کراچی، حیدر نمبر جنوری 08
19- اردو دانشورانہ افکار کی روایت 'چاندنی بیگم' کے تناظر میں
پروفیسر ریاض الرحمٰن شروانی سطور لاہور، ش 4 2003
20- چاندنی بیگم- منظر و پس منظر- نامی انصاری- روشنائی حیدر نمبر جولائی ستمبر 2008
21- روایت شکن ناول چاندنی بیگم- ایک جائزہ- اسلم جمشید پوری۔ روشنائی حیدر آباد۔
جولائی ستمبر 2008
22- اُردو میں شعور کے رو کی روایت چاندنی بیگم کے تناظر میں- آفتاب سرور- روشنائی
جولائی ستمبر 2008
23- چاندنی بیگم کے تعاقب میں۔ ممتاز احمد خاں۔ اُردو ناول کے چند اہم
ہمیں چراغ ہمیں پروانے
ہمیں چراغ ہمیں پروانے کے بارے میں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی۔ قرۃ العین حیدر اردو فکشن
کے تناظر میں

ناول نگاری-عمومی جائزہ

فکشن نات ہسٹری   خالد سعید

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کی انفرادیت   سیدہ جعفر، ایوان اردو، عینی نمبر   جنوری 2008

ناول کا عالمی تناظر اور قرۃ العین حیدر   وہاب اشرفی -قومی زبان کراچی، حیدر نمبر   جنوری 08

تقسیم ہند اور قرۃ العین حیدر کے ناول   فخر الکریم صدیقی -قومی زبان کراچی، حیدر نمبر   08

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری ایک جائزہ-   شہاب ظفر اعظمی -قومی زبان کراچی، حیدر نمبر   08

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری   رئیس فاطمہ   کتاب نمبر   ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کے ناول اور ناولٹ-ایک جائزہ   احمد پراچہ   سطور لاہور ش 4   2003

بہار بے خزاں (ناولوں کا عمومی جائزہ)-کے کے کھلر   اردو ناول کا نگار خانہ

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری-   خالد سعید   آواز، دہلی   جنوری 79

قرۃ العین حیدر کے دو ناول   شمیم حنفی، چودھری نعیم   آجکل   جولائی 80

قرۃ العین حیدر بحیثیت ناول نگار-   رضیہ سجاد ظہیر   کتاب لکھنؤ   نومبر 1965

قرۃ العین حیدر-چند تخلیقی میلانات-   مقبول حسن خان   نقد و نظر، علی گڑھ ج 1، ش 20   79

قرۃ العین حیدر کے ناول   ہارون ایوب

قرۃ العین حیدر (ناول کی نئی منزل) ظفر ادیب گفت و شنید

قرۃ العین حیدر ادب کے آئینہ میں کے کے کھلر اردو ناول کا نگار خانہ

قرۃ العین حیدر کے ناولوں کے عنوانات اور ان کی معنویت۔ علی عمران عثمانی، آرٹس فیکلٹی جرنل، علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری کا مکمل تناظر۔ سراج منیر راوی لاہور مئی 1991

قرۃ العین حیدر کے ناول پر بحث آصف فرخی

قرۃ العین حیدر۔ اردو فکشن میں ان کے کارنامے۔ اختر بستوی

عینی اور اُردو فکشن۔ مظفر حنفی روشنائی جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں زبان و منظر نگاری۔ اکرام بریلوی۔ روشنائی۔ جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کے ناول وقار ناصری، نیا دور لکھنؤ مارچ مئی 1995

ایک ناول نگار عظیم۔ ادب لطیف۔ لاہور سالنامہ 1961

افسانہ نگاری

قرۃ العین حیدر ایک منفرد افسانہ نگار ممتاز شیریں ادب لطیف، سالنامہ 1940

قرۃ العین حیدر کے چند افسانے افسر کاظمی فکر و تحقیق جنوری تا مارچ 08

افسانے میں قرۃ العین حیدر کے فنی اور فکری رویے۔ ابوالکلام قاسمی۔سطور لاہور 4 2003

قرۃ العین حیدر بحیثیت افسانہ نگار شبانہ نسرین قومی زبان کراچی، حیدر نمبر 2008

قرۃ العین حیدر کی افسانوی نثر ذکاءالدین شایان سطور لاہور، شمارہ 4 2003

قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری نذیر احمد فنون لاہور اپریل 1970

قرۃ العین حیدر کا تخلیقی برتاؤ (افسانوں کی روشنی میں)

مجید قمر (کتاب) اردو کا علامتی افسانہ 1990

قرۃ العین حیدر۔فکر و فن (افسانہ کی روشنی میں) ش۔اختر شناخت (کتاب)

قرۃ العین حیدر اردو افسانے کے تخلیقی اعتبار کا بڑا حوالہ۔

ڈاکٹر انور احمد خاں قومی زبان کراچی جنوری 2008

قرۃ العین حیدر کے افسانوں میں سماجی مسائل کی عکاسی۔جمیل اختر۔یوجنا، دہلی جولائی 1988

قرۃ العین حیدر کے افسانوں میں خواتین کا بدلتا ہوا عکس۔شفیع جاوید۔آجکل اکتوبر 2008

قرۃالعین حیدر کے مختصر افسانے انور خاں قومی زبان کراچی جون1990
قرۃالعین حیدر کے افسانے۔فکروفن وحید اختر (کتاب) اردو افسانہ روایت اور مسائل
مرتبہ: گوپی چند نارنگ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی
قرۃالعین حیدر کی افسانہ نگاری۔چند زاویے۔شفیق انجم ۔روشنائی حیدر نمبر جولائی ستمبر 2008
قرۃالعین حیدر جدید افسانے کا نقطۂ آغاز محمود ہاشمی۔مشمولہ اُردو افسانہ روایت اور مسائل
ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی
قرۃالعین کی افسانہ نگاری ڈاکٹر غلام حسین مشمولہ کتاب قرۃالعین حیدر شخصیت اور فن
قرۃالعین حیدر بحیثیت افسانہ نگار قیصر الضحیٰ مریخ، پٹنہ مارچ تا مئی 69
قرۃالعین حیدر کی افسانہ نگاری۔عظیم الشان صدیقی۔قرۃالعین حیدر ایک مطالعہ
قرۃالعین حیدر کے افسانوں کا تدریجی ارتقا۔سہیل بیابانی۔قرۃالعین حیدر ایک مطالعہ
عینی کا افسانہ
زبیر رضوی بازیافت سری نگر جنوری 1980
قرۃالعین حیدر کا فنی برتاؤ افسانوں کی روشنی میں۔ڈاکٹر مجید مضمر، بازیافت سری نگر دسمبر 1988
قرۃالعین حیدر کے افسانوں کی نئی قرأت۔شہزاد انجم، کتاب نما، ستمبر 2013
قرۃالعین حیدر کا پہلا افسانہ راشد انور راشد، فکشن مکالمہ، علی گڑھ 2012
افسانے میں قرۃالعین حیدر کے فنی اور فکری رویے، ابوالکلام قاسمی، آرٹس فیکلٹی جنرل،
علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

افسانوں کا تجزیہ

قرۃ العین حیدر کے افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ　ایم مبین
مشمولہ کتاب قرۃ العین حیدر شخصیت اور فن

ستاروں سے آگے-ایک تاثر-　وارث علوی۔روشنائی حیدر نمبر　جولائی ستمبر 2008

ستاروں سے آگے-ایک تجزیہ　ناصی شمسی　قومی زبان کراچی، حیدر نمبر　2008

آوارہ گرد-ایک جائزہ　شوکت نعیم قادری　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

آوارہ گرد-ایک تجزیہ　ڈاکٹر علی اطہر　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

قرۃ العین حیدر کا افسانہ آوارہ گرد　ایم۔خالد فیاض　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

فوٹوگرافر کا تجزیہ　ناصر عباس نیر　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

فوٹوگرافر-ایک مطالعہ　نوشی انجم　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

فصلِ گل آئی یا اجل آئی　روبینہ الماس　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

نظارہ درمیان ہے کا تجزیہ　حامدی کاشمیری　آجکل، دہلی　اکتوبر 2008

فوٹوگرافر-ایک تجزیہ　انور قمر　قرۃ العین حیدر کی شخصیت اور فن

کہرے کے پیچھے کا تجزیہ الیاس شرقی قرۃ العین حیدر کی شخصیت اور فن
حسب نسب کا تجزیاتی مطالعہ۔ ڈاکٹر محمد معظم الدین نیادور، حیدر نمبر فروری، مارچ 2009
جلاوطن کا تجزیاتی مطالعہ نعیم السحر صدیقی، نیادور، حیدر نمبر //
روشنی کی رفتار صغیر افراہیم نیادور، حیدر نمبر //
روشنی کی رفتار۔ ایک تجزیاتی مطالعہ۔ نزہت عباسی۔ قرۃ العین حیدر اُردو فکشن کے تناظر میں
نظارہ درمیاں ہے۔ ایک تجزیہ شمیم حنفی (کتاب) کہانی کے پانچ رنگ
نظارہ درمیاں ہے کا تجزیہ یادر عباس آجکل مارچ 99
آوارہ گرد ایک مطالعہ آفتاب عالم، آرٹس فیکلٹی جنرل،
علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

ناولٹ نگاری

چارناولٹ (تبصرہ)	ابوالکلام قاسمی	چھ ماہی انکار، علی گڑھ	1982
قرۃ العین حیدر کے ناولٹ	نیلم فرزانہ	سطور لاہور، شمارہ 4	2003
پت جھڑ کی آواز۔ایک تنقیدی جائزہ	دیوندراسر	آجکل، دہلی	اپریل 1968
پت جھڑ کی آواز۔ایک تجزیہ	قیصر الضحیٰ عالم	مریخ، پٹنہ	فروری 1968
ہاؤسنگ سوسائٹی کی ثریا حسین	ابوالکلام قاسمی	آواز، دہلی	یکم ستمبر 1986
چائے کے باغ	یوسف سرمست	کتاب نما، دہلی	دسمبر 1989
سیتا ہرن۔ایک مطالعہ	اسما مسعود	کتاب نما، دہلی	
قرۃ العین حیدر کی بٹیا اور جنم کے مسئلے	علی احمد فاطمی	ایوان اردو، عینی نمبر	جنوری 2008
سیتا ہرن ایک تجزیہ	ثمینہ شوکت	ہماری زباں، دہلی	نومبر 1985
ہاؤسنگ سوسائٹی۔تجزیاتی مطالعہ۔	سید مجاور حسین رضوی	نیادور، حیدر نمبر	فروری۔مارچ 09
ہاؤسنگ سوسائٹی۔چند معروضات	اقبال مجید	نیادور، حیدر نمبر	فروری۔مارچ 09
سیتا ہرن	انتظار حسین	فنون لاہور	نومبر، دسمبر 1972
سیتا ہرن	شہناز صبیح	نیادور، حیدر نمبر	فروری، مارچ 09

قرۃ العین حیدر کی ناولٹ نگاری   وضاحت حسین رضوی   نیا دور، حیدر نمبر   ,,   ,,

قرۃ العین حیدر کی سیتا اور آج کے راون- فخر الکریم   روشنائی حیدر   جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کے چند مختصر ناولوں پر ایک نظر- محمد سلیم الرحمان- اثبات ممبئی شمارہ-8   2011

قرۃ العین حیدر کے چار ناولٹ- شہاب قدوائی- قرۃ العین حیدر اُردو فکشن کے تناظر میں

پت جھڑ کی آواز   شریف احمد   دو ماہی ''ادبی تبصرے'' دہلی ایڈیٹر خلیق انجم

سیتا ہرن ایک مطالعہ   سیما صغیر، آرٹس فیکلٹی جنرل،

علی گڑھ، جلد 5،   2007-2008

قرۃالعین حیدر کافن-متنوع پہلو

جہانِ فن

قرۃالعین حیدر اور ناول کافن یاورعلیگ زاویے، کتاب گھر، لکھنؤ اکتوبر 78

جدید اردو ناول احسان حمیدی ایجادِ معنی (کتاب)

قرۃالعین حیدر-تخلیق اور نیا وژن دیویندر اسر سہ ماہی فکروتحقیق، دہلی جنوری 08

قرۃالعین حیدر کے کارنامے پر ایک نظر- قمررئیس- سہ ماہی فکروتحقیق، دہلی جنوری 08

ورجینا وولف سے سب ڈرتے ہیں- سلام بن رزاق-ایوان اردو جنوری 08

قرۃالعین حیدر ایک مطالعہ قمررئیس ایوان اردو قرۃالعین حیدر نمبر اکتوبر 07

قرۃالعین حیدر آفتاب احمد شمسی پندرہ روزہ آواز 16/نومبر 1985

ایک ناول نگار (قرۃالعین حیدر) وقارعظیم ادب لطیف لاہور، سالنامہ 1961

عورت نامہ محمد حسن-عصری ادب، دہلی، خواتین نمبر اپریل 1980

قرۃالعین حیدر اپنی تلاش میں فتح محمد چنگاری، دہلی شمارہ 29

قرۃالعین حیدر-فنی اظہار کی نوعتیں- نیلم فرزانہ-خواتین ناول نگار (کتاب)

قرۃالعین حیدر کے فن کی جھلکیاں- وارث علوی-قرۃالعین حیدر ایک مطالعہ

قرۃ العین حیدر اور اس کا ادب ایک نظر میں۔ سلمیٰ صدیقی۔

پیش لفظ کوہ دماوند۔ مکتبہ اُردو لاہور 79

قرۃ العین حیدر کار جہاں فن آصف فرخی دنیازاد کراچی

قرۃ العین حیدر اور ان کا فن ڈاکٹر سلیم اختر قومی زبان کراچی جنوری 2008

قرۃ العین حیدر کا فن۔ ایک جائزہ ۔شاہدہ یوسف ۔سطور لاہور۔ شمارہ 40 2003

قرۃ العین حیدر کا فن احمر لاری نخلستان اپریل تا دسمبر 85

قرۃ العین حیدر کا فن میرے بھی صنم خانے سے

کار جہاں دراز ہے تک سلمیٰ صدیقی انکار، مئی 80

قرۃ العین حیدر کا فن شیم احمد 5=2+2

قرۃ العین حیدر۔ ایک جائزہ جہاں آرا سب رس، حیدر آباد جولائی 1978

قرۃ العین حیدر کا فن کی عظمت کو سلام۔ شہریار خیر و خبر یکم تا 15 مئی 80

قرۃ العین حیدر کا فن اس آئینہ خانے میں۔ شمیم احمد۔ کارواں دسمبر 85

ایک مہمان اداریہ۔ شمیم حنفی۔ سہ ماہی اردو ادب جولائی تا ستمبر 2007

تاریخ کی شاعرہ۔ پروفیسر مقبول حسن خاں قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08

قرۃ العین حیدر چند تخلیقی میلانات۔ پروفیسر مقبول حسن خاں۔ قرۃ العین حیدر ایک مطالعہ

ناول کی لی جینڈ کی وفات پر۔ م۔ا۔خ قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08

قرۃ العین حیدر کا فن۔ پروفیسر شاہدہ یوسف قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08

قرۃ العین حیدر۔ ایک عہد ساز تخلیق کار۔

ڈاکٹر اشرف کمال۔ قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08

اشعار سے مستعار عنوانات پر مشتمل۔ بشیر عنوان قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08

تحت الشعور کی بازگشت۔ ڈاکٹر سید جاوید اختر سطور لاہور، شمارہ 4 2003

قرۃ العین حیدر شمیم حنفی آواز یکم جولائی 1986

قرۃ العین حید۔ ترقی پسند کا تاریخی حوالہ۔ علی احمد فاطمی روشنائی جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر ایک نابغہ تھی ارمان نجمی روشنائی جولائی ستمبر 2008

قرۃ العین حیدر کا تنقیدی شعور سحر انصاری۔ قرۃ العین حیدر اُردو فکشن کے تناظر میں

قرۃ العین حیدر کا تخلیقی سفر راشد انور راشد۔

آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

سماجی اور سیاسی شعور

قرۃ العین حیدر - ادبی سماجیات کے حوالے سے - محمد علی صدیقی - قومی زبان، جنوری 2008

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں سیاسی شعور - سائرہ غلام نبی، قومی زبان، جنوری 2008

موسیقی

قرۃ العین حیدر اور موسیقی	جمیل اختر	ایوانِ اردو، حیدر نمبر	جنوری 2008
آگ کا دریا اور موسیقی	حبیب نثار	قومی آواز کراچی	مئی 91

صحافت نگاری

قرۃ العین حیدر کی صحافت نگاری	سلمان علی خاں	نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر	2009

کردار نگاری

قرۃ العین حیدر کے دو کردار	محمود فاروقی	سیارہ لاہور	ستمبر، اکتوبر 86
چمپا احمد	عین تابش	کتاب نما دہلی	فروری 88
گوتم نیلمبر	وہاب اشرفی	شعور، حیدرآباد، ش 1	مارچ 78
گوتم نیلمبر	طارق سعید	شاعر بمبئی - شمارہ 32	

قرۃ العین حیدر کے کردار، ان کے ناول کے پس منظر میں، فاروق عثمان، سطور لاہور، ش 4 2003

قرۃ العین حیدر کی تحریروں میں طوائف کا کردار۔

ڈاکٹر عصمت جمیل - سطور لاہور، ش 4 2003

قرۃ العین حیدر کا ایک اہم کردار	محمد زماں آزردہ	نیا دور، حیدر نمبر	مارچ 2009

آگ کا دریا میں عورت کا تصور اور نسوانی کردار-عقیلہ بشیر سطور لاہور، ش4 2004

آخر شب کے ہم سفر کا کردار دیپالی سرکار (ایک جائزہ)

ڈاکٹر شمیم حنفی-سطور، لاہور، ش4 2003

قرۃالعین حیدر کی سیتا ثریا جمال کتاب نما، لکھنؤ، ش56 1968

قرۃالعین حیدر کی ثریا حسین ابوالکلام قاسمی آواز یکم ستمبر 1986

چاندنی بیگم کے کردار۔ایک مطالعہ۔یونس حسن قومی آواز کراچی ستمبر 2006

خاکہ نگاری

قرۃالعین کی خاکہ نگاری مجیب احمد خاں

قرۃالعین حیدر ذات وصفات کتابی دنیا، دہلی 2008

قرۃالعین حیدر کی خاکہ نگاری اے خیام نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر مارچ 09

قرۃالعین حیدر کی خاکہ نگاری صنوبر جیلانی،

آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5، 2007-2008

شعور کی رو

شعور کی رو کیا ہے؟ محمد ندیم۔ آہنگ-شمارہ 28-27، ستمبر اکتوبر 1974

شعور کی رو قاضی عبدالستار۔ شب خون-ج 1 ش10، مارچ 1967 الٰہ آباد

شعور کی رو آگ کا دریا اور سنگم۔ حسرت کاسگنجوی۔ نگار- مارچ، 1968

شعور کی رو اور ناول نگاری۔احسن فاروقی۔ نقوش-ش4، 10/جنوری 66

قرۃالعین حیدر کی ناول نگاری اور شعور کی رو کی تکنیک۔ایم نسیم اعظمی

قرۃالعین حیدر کی ناول نگاری اور شعور کی رو۔ ایم نسیم اعظمی

شعور کی رو مرزا حامد بیگ - افسانے کا منظر نامہ

رپورتاژ/سفرنامے

قرۃالعین حیدر کی رپورتاژ نگاری ڈاکٹر امتیاز حسین بلوچ سطور لاہور، ش4 2003

قرۃالعین حیدر کے سفرناموں میں اسلوب اور تکنیک کا تنوع
راحیلہ یوسف، سطور لاہور،ش 4 2003
ستمبر کا چاند وقار ناصری نیا دور، حیدر نمبر فروری، مارچ 09
کوہ دماوند ڈاکٹر سیما صغیر نیا دور، حیدر نمبر فروری، مارچ 09
قرۃالعین حیدر کی رپورتاژ نگاری۔ مجیب احمد خاں۔
قرۃالعین حیدر ذات وصفات۔ کتابی دنیا، دہلی 2008
قرۃالعین حیدر کی رپورتاژ نگاری یحییٰ نشیط روشنائی حیدر نمبر جولائی ستمبر 2008
قرۃالعین حیدر کی رپورتاژ نگاری، زیبا عالم، آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5، 2008-2007
کوہ دماوند ایک تجزیہ اُم ہانی اشرف، آرٹس فیکلٹی جنرل، علی گڑھ، جلد 5، 2008-2007

مکتوب نگاری
قرۃالعین حیدر کے چند خطوط ڈاکٹر آصف فرخی۔ قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر جنوری 08
مکتوب بنام قرۃالعین حیدر وارث کرمانی سطور لاہور، شمارہ 4 2003
قرۃالعین حیدر کے مکاتیب بنام اصغر عباس کتاب نما دہلی جنوری 2009
قرۃالعین حیدر کے خطوط بنام ڈاکٹر جمیل جالبی روشنائی ق ح نمبر جولائی ستمبر 2008
قرۃالعین حیدر کے خطوط بنام مشفق خواجہ " " " " " " "
پروین شاکر کے نام قرۃالعین حیدر کا خط۔ رؤف خیر نیا دور لکھنؤ فروری مارچ 2009

تہذیب، تاریخ، ثقافت
قرۃالعین حیدر۔ جلاوطنی کا انفرادی اور تہذیبی المیہ، دیویندر اسر، آجکل جولائی 97
قرۃالعین حیدر کا ثقافتی رویہ۔ ڈاکٹر فاروق عثمان سطور لاہور، شمارہ 4 2003
قرۃالعین حیدر تاریخ سے مابعد التاریخ تک۔ شمیم حنفی آجکل اگست 1990
قرۃالعین حیدر اور مشترکہ تہذیب۔ ڈاکٹر طاہر پروین نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر، فروری 2009
قرۃالعین حیدر۔ تاریخی، تہذیبی شعور۔ شارب ردولوی نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر، فروری 2009

تہذیب و تاریخ کی داستان گو	سید احمد قادری	نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر،	فروری 2009
قرۃ العین حیدر، تہذیبی تسلسل کی علامت۔	غلام شبیر رضا	روشنائی	جولائی ستمبر 2008
آگ کا دریا۔ تاریخی اور تہذیبی مطالعہ۔	سید محمد عقیل رضوی	آجکل	مئی 90
آگ کا دریا۔ تہذیب کا مرثیہ	دیوندر اسر	ادب اور جدید ذہن

بچوں کا ادب

بچوں کے ادب میں قرۃ العین حیدر کا مقام	خوشحال زیدی	آجکل	اگست 1990
بچوں کا ادب اور قرۃ العین حیدر	ڈاکٹر خوشحال زیدی

خاندانی اور ذہنی روابط

قرۃ العین حیدر اور علامہ اقبال کے خاندانی روابط	نسیم عباس چودھری۔ دریافت اسلام آباد۔
قرۃ العین حیدر کے غالب سے ذہنی روابط، نسیم عباس چودھری، دریافت، اسلام آباد، جون 2008
قرۃ العین حیدر اور کشمیر	ڈاکٹر محمد صغیر خاں،	سہ ماہی صحیفہ، لاہور، شمارہ 184

مختلف فلسفیانہ تصورات

قرۃ العین حیدر۔ زندگی، فلسفہ اور تحلیل نفسی،	دیوندر اسر	کتاب نما	جنوری 95
قرۃ العین حیدر کا تصوف،	ذکاء الدین شایاں۔ ضمیمہ قومی آواز،	30 ردسمبر 90
وجود، تصور خوف اور قرۃ العین حیدر	غیاث اقبال	شب خون	مارچ تا مئی 86
وقت اور فنا کا تصور	سیدہ جعفر	کتاب نما	جولائی 2007
اردو ناول میں تصور وقت	تحسین زہرا۔ تخلیقی ادب پاکستان شمارہ 4-07
قرۃ العین حیدر کا ریاضیاتی اور نفسی تصور وقت،
رؤف نیازی۔ قومی زبان، کراچی، حیدر نمبر	جنوری 08

نسائی حسیت

قرۃ العین حیدر اور نسائی حسیت کا رجحان	ابوالکلام قاسمی	آجکل	اگست 1990

قرۃ العین حیدر کا نسائی شعور　شبنم حمید　نیا دور، لکھنؤ　ف۔م 09

آگ کا دریا میں عورت کا تصور اور نسوانی کردار۔ عقیلہ بشیر　سطور لاہور، شمارہ 4　2003

قرۃ العین حیدر کے فکشن میں تانیثی کردار　نیلم فرزانہ　شعر و حکمت شمارہ 11

فنون لطیفہ

قرۃ العین حیدر کی تحریروں میں فنون لطیفہ کے تلازمات و معروضات۔

رفیعہ شبنم عابدی۔ آجکل　اکتوبر 2008

قرۃ العین حیدر اور مصوری　جمیل اختر　آجکل، حیدر نمبر　نومبر 07

دستاویزی فلم سازی

دستاویزی فلم سازی اور قرۃ العین حیدر　جمیل اختر　نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر　2009

ترجمہ نگاری

قرۃ العین حیدر بحیثیت مترجم　شفیق احمد شفیق　نیا دور، لکھنؤ، حیدر نمبر　2009

تبصرے

آگ کا دریا　ن،م، راشد　نصرت، لاہور　فروری 60

آگ کا دریا　اسلوب احمد انصاری،　فکر و نظر علی گڑھ　اکتوبر 60

(نصرت، لاہور-18 دسمبر 60)

آگ کا دریا　تجمل حسین　نیا دور، کراچی، شمارہ۔ 20-19

آگ کا دریا　محمود ایاز۔ سوغات　(نصرت، لاہور-18 دسمبر 60)

میرے بھی صنم خانے　کرشن چندر　1949

کار جہاں دراز ہے　ظ۔ انصاری،　کتاب شناسی　1981

آخر شب کے ہم سفر　ظ۔ انصاری،　کتاب شناسی

گردش رنگ چمن　مظہر جمیل　طلوع افکار، کراچی　1988

آخرشب کے ہم سفر	اختر پیامی۔	روشنائی	جولائی ستمبر 2008
چاندنی بیگم	قمر رئیس	ہندوستانی تناظر	دسمبر 91
چارنادلٹ	ابوالکلام قاسمی	چھ ماہی انکار،علی گڑھ	1982

پروین شاکر

قرۃ العین حیدر اور پروین شاکر کے بیچ رنجش۔ رؤف خیر۔ نیا دور لکھنؤ، فروری مارچ 2009

خراج عقیدت (نظم)

مقدر کی بات۔قرۃ العین حیدر کے نام	شمعون سلیم ہارلم ہالینڈ		5 جولائی 1992
قرۃ العین حیدر کے نام (گیان پیٹھ ایوارڈ ملنے پر) اسحاق ملک، ہالینڈ			5/جولائی 1992
نذر قرۃ العین۔میر صاحب	نصف شب (غیر مطبوعہ)		مارچ 8-7
آگ کا سمندر	علی ظہیر	کتاب نما	ستمبر 2007
قرۃ العین حیدر کے نام۔مناظر عاشق ہرگانوی		کتاب نما	ستمبر 2007
در مدح قرۃ العین حیدر	حسن نعیم	اردو دنیا	اکتوبر 2007
گردش رنگ چمن	ضیا فاروقی	نیا دور، لکھنؤ	فروری۔مارچ 2009
قطعات تاریخ	مخمور کاکوروی	نیا دور، لکھنؤ	فروری۔مارچ 2009
قطعات تاریخ	علی احمد دانش		
تعلیم	محمد بخش قادری		
بنام قرۃ العین حیدر	ڈاکٹر کوثر عثمان		
قرۃ العین حیدر کے لیے	ذی شان ساحل۔اثبات، ممبئی شمارہ 8۔		2011
قرۃ العین حیدر	پروین شاکر		صد برگ 69-163

ہم عصر ادیبوں کے تاثرات

☆ وحید اختر

''آگ کا دریا'' پہلا اُردو ناول ہے جو موجودہ عہد کے انسان اور اس کے مسائل وجود پر بھر پور روشنی ڈالتا ہے۔ اس ناول کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ قرۃ العین حیدر نے ہزاروں برس کے وسیع پس منظر کو ناول کے کینوس پر پھیلا دیا ہے، اس طرح ہندوستان کی کئی ہزار سالہ تاریخ، کلچر، فلسفے اور رسم ورواج اس دریا کی موجوں میں سٹ آتے ہیں۔ اس لحاظ سے شاید یہ دنیا کے ادب میں اپنی طرز کی پہلی اور منفرد کوشش ہے۔

☆ اسلوب احمد انصاری

''آگ کا دریا'' میں ناول نگار نے ایک ہی جست میں ارتقا کی بہت سی منزلیں طے کر لی ہیں۔ اور یہ ان کے اب تک کے کارناموں میں حیرت انگیز اضافہ ہے۔ جس وسیع رقبہ پر اور جس وسعت نظر کے ساتھ اس ناول میں تاریخی شعور اور تخلیقی فن کے آداب کو سمویا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر ''آگ کا دریا'' نہ صرف ناول نگار کے اب تک کے کارناموں میں شاہکار کا درجہ رکھتا ہے بلکہ ہماری زبان کے ادب میں بھی اس کی جگہ ایسی منفرد اور ممتاز ہے کہ اس کی ہمسری شاید عرصے تک ممکن نہ ہو۔

☆ محمود ایاز

''آگ کا دریا'' میں قرۃ العین نے تقسیم کے حادثے کو ڈھائی ہزار سال کی تہذیبی زندگی کے تناظر میں اس طرح پیش کیا ہے کہ یہ واقعہ صرف ایک ملک اور طبقہ کی داستان نہیں بلکہ انسانی تاریخ کا جز بن گیا ہے۔

☆ عبدالمغنی

'آخر شب کے ہم سفر' میں تاریخی، معاشرتی، سیاسی، معاشی، نظریاتی وانقلابی اور رومانی وجاسوسی عناصر ہم آمیز ہو کر ایسے قصے کی ترتیب کا سامان کرتے ہیں جو معلومات سے پُر، افکار سے مملو اور جذبات سے لبریز ہے۔

اس میں قدرت کے حسن کے ساتھ ساتھ دل انسان کا حسن بھی ہے اور جمال کے پہلو بہ پہلو جلال کے نظارے بھی، کہیں لطافت ہے، کہیں صلابت، ایک طرف نور ونغمہ ہے، دوسری طرف جنگ وجدال۔ اسی لیے یہ ناول مختلف مذاق کے قارئین کو مختلف سطحوں پر متاثر کرتا ہے۔ اس کا پیمانۂ فن یقیناً ''آگ کا دریا'' سے زیادہ وسیع ہے خواہ خالص فکر میں پہلے ناول کا مقام جو بھی ہو۔

☆ فتح محمد ملک

اقبال ہی کے مانند قرۃ العین حیدر آتش رفتہ کے سراغ میں ہیں اور ان کی تمام سرگذشت بھی کھوئے ہوؤں کی جستجو سے عبارت ہے۔ اقبال نے ہماری شاعری کو فلسفیانہ رنگ و آہنگ بخشا تو قرۃ العین حیدر نے ہماری فکشن کو گہرے فلسفیانہ انداز میں سوچنا سکھایا۔ دونوں کی تخلیقی بے چینی کا سرچشمہ ایک ہے۔ دونوں کا سوز وساز آرزومندی مسلمانوں کے اجتماعی مقدر پر غور وفکر سے پھوٹا ہے اور دونوں کے یہاں یہ موضوع بالآخر وقت اور تاریخ کی ماہیت ومعنویت پر فکری وتہذیبی مراقبہ بن گیا ہے۔

☆ محمود ہاشمی

قرۃ العین حیدر کے اس مجموعہ (ستاروں سے آگے) کو ہم جدید افسانے کا نقطۂ آغاز تصور کر سکتے ہیں۔ اس مجموعہ کے افسانے اُردو میں پہلی بار اُس ریاضیاتی یا CARTESIAN

منطق کو توڑتے ہیں جو واقعات اور کرداروں کو خط مستقیم میں سفر کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ اور جس کا مقصد بیانیہ طرز احوال تھا۔

☆ شمس الرحمان فاروقی

میرے ملاقاتیوں اور دوستوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرۃ العین حیدر کو اُردو کا ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستان کا عظیم ترین فکشن نگار قرار دیتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ اپنے آخری پندرہ بیس برسوں میں قرۃ العین حیدر نے عزت، شہرت اور انعام واکرام کے وہ تمام منازل بخوبی حاصل کیے تھے جن کی بڑے بڑوں کو تمنا رہی ہے۔ اس کے باوجود ان کے مزاج میں رعونت کبھی نہ آئی۔

قرۃ العین حیدر نے اپنی زندگی کے آغاز کی تحریروں میں اور بالخصوص ''آگ کا دریا'' میں ہندوستانی تہذیب اور تاریخ کا ایک غیر معمولی اور آفاقی احساس پیش کیا تھا اور تاریخ اور تہذیب کے باہمی عمل اور ردعمل کے تسلسل اور انقطاع کا جو شعور انھوں نے ''آگ کا دریا'' میں پیش کیا اس کی مثال صرف اُردو ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستانی فکشن میں نہیں مل سکتی۔

☆ گوپی چند نارنگ

جدید اُردو افسانہ میں اگر کسی کو غیر معمولی قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ شہرۂ آفاق اُردو ناول ''آگ کا دریا'' کی مصنفہ قرۃ العین حیدر ہیں جنھوں نے پانچویں دہائی کے آخر میں پاکستان کے ادبی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ قرۃ العین حیدر کے تمام فکشن میں ہندوستان کے ثقافتی ماضی میں انہماک نیز حال سے رشتہ کا عکس ملتا ہے۔ ان کی تخلیقات میں وسعت زمان ومکان کی تمام صفات موجود ہیں، اور بلاشبہ انھوں نے ہمارے دور کو منفرد فکشن عطا کیا ہے۔

☆ شارب ردولوی

قرۃ العین حیدر اُردو کے افسانوی ادب کی ایک عظیم شخصیت اور اُردو میں دانشوری کی روایت کا ایک حصہ ہیں۔ بیسویں صدی کے نصف آخر کے اُردو افسانوی ادب کی جو وراثت نئی صدی کو ملی اگر اُسے کوئی نام دینے کی کوشش کی جائے تو وہ قرۃ العین حیدر ہوگا۔ ان کا ہر ناول افسانوی ادب میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ محمد زمان آزردہ

کارمن کے کردار میں عینی نے دنیا بھر کی عام خواتین کا ایک حقیقی عکس پیش کیا ہے۔ کارمن کے آئینے میں ہم مشرق و مغرب، شمال اور جنوب ہر جگہ کی خاتون کی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ دنیا کی بیش تر خواتین کی امنگیں، ان کے خواب، خوابوں کی تعبیریں، حال سے بے خبری اور مستقبل کے خدشات ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ ہر عورت یہ چاہتی ہے کہ اُسے ایک ایسا فرد ملے جس پر وہ آنکھ بند کر کے بھروسہ کرے، اس کی باتیں کرے، اس کے بارے میں سوچے اور اس کے ساتھ زندگی گذار کے اپنے خوابوں کا محل تعمیر کرے۔ کارمن ان ہی تصورات کی ایک تصویر ہے۔

☆ دیوندر اِسر

جلاوطنی کا المیہ، تہذیب کا المیہ، تقسیم کا المیہ۔قرۃ العین حیدر نے ہمارے سامنے اتنے راستے وا کر دیے ہیں کہ کئی بار ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ کس راستے پر چل کر ہم منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں۔ شاید یہ ہماری وجودی مشیت ہے۔ انتخاب کی آزادی اور ذمے داری اور آزادی کا بوجھ۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کے بغیر انسان عہد حاضر کی رزم خیر و شر کے روبرو کامیاب ہو کر سرخ رو ہو سکتا ہے۔ شاید اس کے لیے اس وژن کی ضرورت ہے جس کی جانب قرۃ العین حیدر کی تخلیقات اشارہ کرتی ہیں۔ اور جس کی جانب ہمیں لوٹنا ہوگا۔

☆ قمر رئیس

گذشتہ نصف صدی کے عرصے میں قرۃ العین حیدر کی تخلیقی جودت نے اُردو ادب میں جو کارنامہ انجام دیا ہے۔ وہ آفتاب نہیں تو ایک درخشاں ماہتاب کا درجہ انھیں ضرور بخشتا ہے۔ جس کی روشنی میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ آج افسانوی ادب کے میدان میں ہند و پاک میں ان کا کوئی حریف نہیں۔ اپنی تخلیقی طباعی سے، انھوں نے اُردو افسانے کو فکر و اسلوب اور اظہار و معنی کے نئے عناصر سے باثروت بنایا۔ اصلاحی، آدرشی اور تنقیدی حقیقت نگاری کے جو رجحانات نذیر احمد سے پریم چند تک اُردو میں روایت کا درجہ حاصل کر چکے تھے سجاد حیدر یلدرم نے ان سے گریز کیا اور اپنے لیے ایک منفرد راہ نکالی۔ ان کی بیٹی قرۃ العین حیدر نے بھی ان کے اسی مسلک کی پیروی کی۔

کم وبیش ہر دور میں ان کو تنقید اور نکتہ چینی کا ہدف بنایا گیا۔ روایت پرستوں سے قطع نظر ترقی پسندی اور جدیدیت جیسی باغی تحریکوں کے علم برداروں نے ان کی تنہا روی اور ان کے تخلیقی تجربات کی معنویت پر شک کیا، وہ اس شور شرابے سے بے نیاز پورے اعتماد اور انہماک سے لکھتی رہیں۔

☆ شمیم حنفی

میں ''چاندنی بیگم'' کو قرۃ العین حیدر کی حسیت کے سفر اور اُردو فکشن کی تاریخ میں ایک نئے واقع کے طور پر دیکھتا ہوں، ''چاندنی بیگم'' سے پہلے ناولوں میں اس واقع کا ایک پس منظر ایک عقبی پردہ تو دکھائی دیا تھا مگر تجربے کی یہ نئی سطح اچھی طرح کھل کر سامنے نہیں آئی تھی۔ ''دل ربا'' اور ''اگلے جنم موہے بٹیانہ کیجیو'' بڑے کینوس کی تصویروں پر داد بے داد اور فلسفہ طرازی کے ہنگامے میں نیچے جا پڑے۔ ''چاندنی بیگم'' قرۃ العین حیدر کی تحریروں کے سیاق میں ایک بھولی ہوئی بات کو یاد دلانے کا بہت موثر اور طاقتور ذریعہ بن کر سامنے آئی ہے۔ اور یہ کتاب اس حقیقت پر اصرار کرتی ہے کہ قرۃ العین حیدر کی بصیرت کا سلسلہ ''آگ کا دریا'' سے بھی آگے پھیلا ہوا ہے، ایک منفرد معاشرتی اور تخلیقی تجربے کی شکل میں۔

☆ ابوالکلام قاسمی

عینی آپا بلاشبہ اعلا درجے کی ادیبہ، غیر معمولی دانشور اور ہندوستان کی تمام زبانوں کے ادیبوں کے درمیان سب سے زیادہ قد آور شخصیت کی مالک تھیں۔ ان کا مزاج، حقائق کے آر پار نتائج اور قسمت کی بوالعجبیاں دیکھ لینے کی حیرت انگیز صلاحیت اور زبان کے تخلیقی استعمال کی نئی قدرت ان کی بعض ایسی انفرادیتیں تھیں جن میں دور دور تک ان کا کوئی ثانی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس خصوصیت میں بھی اُردو فکشن کی سب سے ممتاز شخصیت تھیں کہ انھوں نے فکشن کی زبان کو شستہ پہل بنا کر تخلیق کی سطح مرتفع تک پہنچا دیا تھا۔

☆ جمیل اختر

قرۃ العین حیدر ایک ایسی عظیم المرتبت شخصیت تھیں، جس نے پوری زندگی حق تلفی، ناانصافی، سماجی نابرابری، عدم مساوات، امن و آشتی، تہذیبی انحطاط، مشترکہ کلچر کی تباہی، اخلاقی

زوال، ظلم و جبر و ستم اور انسانیت کے دکھ درد کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ اپنی فکر کا حصہ بنایا اور اپنی تحریروں میں اس کا پرزور اظہار بھی کیا۔

☆ محمد حسن

قرۃ العین حیدر اس عہد کی سب سے بڑی ناول نگار ہیں۔ انھوں نے اپنے عہد کے پست و بلند کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا اور ان کے ناول اور کہانیاں سب اس کے گواہ ہیں کہ ان کا مطالعہ، تجزیہ اور مشاہدہ کتنا گہرا تھا۔ ہندوستان کی تقسیم کا ان پر گہرا اثر تھا۔ انھوں نے تقسیم کے درد، اس کی کیفیات اور تفصیلات کو اپنے ناولوں کا موضوع بنایا تھا۔ ان کی ساری کہانیوں اور ناولوں میں یہ درد نمایاں ہے۔

☆ اشوک واجپائی

قرۃ العین حیدر برصغیر میں بیسویں صدی کی سب سے بڑی فکشن نگار ہیں۔ پچھلے پچاس سالوں میں اُردو ادب میں کوئی فکشن نگار پیدا نہیں ہوا جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ اُردو فکشن میں وہ نئے افق کا درجہ رکھتیں ہیں۔

☆ صدیق الرحمان قدوائی

بین الاقوامی سطح پر اُردو دنیا نے قرۃ العین حیدر کی علمی و ادبی حیثیت کا اعتراف کیا ہے۔ ان کے ناول میں تاریخی و سماجی زندگی کے علاوہ انسان کے اعلا اخلاقی اقدار کی روشنی دکھائی دیتی ہے۔ ان ہی کارناموں کی وجہ سے اُردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ عزت کی نظروں سے دیکھی جائیں گی۔ جب اُردو ناول کی تاریخ پر گفتگو ہوگی، ان کا نام ہمیشہ نمایاں رہے گا۔

☆ خالد جاوید

قرۃ العین حیدر اُردو ادب کی آخری بلیہ جنڈ تھیں۔ پریم چند اور منٹو کے بعد وہ اُردو کی واحد فکشن نگار تھیں جس کے اثرات اردو ناول اور افسانے پر اتنے دور رس اور نتیجہ خیز ثابت ہوئے۔ قرۃ العین حیدر نے اُردو ناول میں حقیقت نگاری کا داخلی تصور پیدا کیا اور اپنے پلاٹ میں نہ صرف تاریخ بلکہ ماورائے تاریخ کے عناصر کو بھی شمولیت دی۔

☆ انور سدید

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تاریخ، ماضی کے قدیم ادوار سے حال کے جدید زمانے تک سفر کرتی ہے اور ان کا فن قدیم و جدید تہذیب کا سنگم ہے۔ وہ اپنے محسوسات، اپنے تاثرات، اپنے افکار، اور اظہار خیال کی تکنیک میں منفرد اور اپنے دور میں سب افسانہ نگاروں سے منفرد تھی۔ انھوں نے اپنے فن کا جو طرز ایجاد کیا اُسے ناول، افسانہ، سفر نامہ۔ رپورتاژ، ناولٹ غرض فکشن کی ہر صنف میں کامیابی سے استعمال کیا۔ وہ اس کی موجد بھی تھیں اور اس کی منتہی بھی۔

☆ طاہر مسعود

قرۃ العین حیدر نے لکھنے کا آغاز چالیس کی دہائی میں کیا۔ ان کی ابتدائی تحریروں کو زبان، ماحول اور نظریات کے اعتبار سے کانونٹ زدہ قرار دیا جاتا ہے مگر اس بات پر بہت کم توجہ دی گئی ہے کہ ان کے تمام اعتراضات کے باوجود ایک انگلش میڈیم اور شکست آمادہ معاشرتی ڈھانچے میں پڑھنے اور پلنے والی ایک اٹھارہ انیس سالہ لڑکی کے لیے "میرے بھی صنم خانے اور سفینۂ غم دل"، جیسی تحریریں لکھ سکنا اپنی جگہ پر ایک کارنامے سے کم نہیں۔ ان کا اصل مسئلہ وہ مشترکہ تہذیبی اور کلچرل زوال تھا جس سے ان کے خیال کے مطابق دونوں معاشرے دوچار تھے۔

☆ شمیم طارق

وہ نابغۂ روزگار تھیں۔ انھوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں رزم اور بزم تاریخ و افسانہ، روحانیت و مادیت اور خاندان و سماج کو اس طرح سمو دیا ہے کہ تاریخ، تاریخی ادبیات، نفسیات یوپی، ایشیائی تمدن اور اودھ کراچی، تہران وسطی ایشیا اور لندن کی معاشرت کو سمجھے بغیر سمجھا ہی نہیں جا سکتا

☆ یاور عباس

قرۃ العین حیدر عالم ادب کی ان منتخب ہستیوں میں ہیں جنھوں نے اپنے قلم کو کبھی اپنے ضمیر سے جدا نہیں کیا اور وہ بھی برصغیر کی تاریخ کے ایسے دور میں جب ادیبوں پر اپنے ضمیر سے مصالحت کرنے کے لیے شدید ترین دباؤ پڑتے رہے ہیں۔

☆ عطاؤالحق قاسمی

اُردو فکشن میں عینی آپا کا مقام وہی ہے جو اُردو شاعری میں اقبال کا ہے مگر اس سے قطع نظر میں دلی طور پر اس بات کا قائل ہوں کہ اُردو فکشن میں ان سے بڑا نام کوئی نہیں۔ میں عینی آپا کی ادبی عظمت کے ساتھ ان کی شخصی عظمت کا بھی قائل ہوں۔

☆ انتظار حسین

قرۃ العین حیدر کی کہانیوں اور ناولوں کا موضوع براہ راست فسادات نہیں بلکہ فسادات سے پیدا ہونے والی نقل مکانی کی ابتدا ہے۔ جسے پاکستان میں آنے والوں نے ہجرت جانا اور اپنے آپ کو مہاجر کہا اور ہندوستان پہنچنے والے شرنارتھی کہلائے۔ قرۃ العین حیدر نے اس تجربے کو اپنی مختلف کہانیوں اور ناولوں میں اس گروہ کے واسطے سے دیکھا اور بیان کیا جس کا وہ خود حصہ ہیں یہ الگ بات ہے کہ ان کا نقطۂ نظر اس تجربے کے بارے میں اپنے گروہ کے عموعی نقطۂ نظر سے مختلف تھا۔

☆ وارث علوی

قرۃ العین حیدر ایک عرصہ تک اُردو میں بحثیت افسانہ نگار، مقبول رہیں۔ ان کے افسانوں میں ہمیں پہلی بار تلازمۂ خیال کی تکنیک کا کامیاب استعمال ملتا ہے۔ لیکن یہ تکنیک اور وہ منفرد اسلوب جو قرۃ العین حیدر کے افسانوں کے ساتھ مخصوص ہے ماحول اور فضا کا طائرانہ نظر سے جائزہ لینے میں مدد دے سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں کے مطالعہ سے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی تمام تر صناعانہ چابک دستی فنی مہارت اور تکنیکی صلاحیت کے اظہار کا بہترین ذریعہ مختصر افسانہ ہی ہے اور ان کا اسلوب اور تلازمۂ خیال کی تکنیک اس سے زیادہ وسیع میدان میں شاید اتنی کامیاب نہ رہے۔ لیکن یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ قرۃ العین حیدر کے ناول ان کے افسانوں سے بھی زیادہ کامیاب ہیں اور آج وہ اُردو کے ممتاز ناول نگاروں میں شمار کی جاتی ہیں۔

☆ مجتبیٰ حسین

''آگ کا دریا'' ناول کے اعتبار سے ناکام ہے۔لیکن اس کی ناکامی بڑی عظمت کی حامل ہے، یہ ایک بہت بڑے پیمانے کی کوشش ہے جو کامیابی اور ناکامی دونوں سے بلند ہے۔ اس میں تاریخ کے اہم باب کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلیا گیا ہے۔اور تاریخ کے سارے حسن کو سمیٹ کر لفظوں میں بھر دیا گیا ہے۔لفظ جو زندہ رہتے ہیں اس لیے کہ وہ تہذیب کا سب سے اہم مظہر ہیں۔

☆ امجد طفیل

قرۃالعین حیدر کی تحریروں کا بنیادی نقطہ تشخص کی تلاش ہے۔ان کے ہاں یہ عمل انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر ملتا ہے۔وہ وقت اور تاریخ کے دھارے میں انسان کی حیثیت اور مقام کا تعین کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

☆ محمد علی صدیقی

قرۃالعین حیدر کی فکشن نگاری کے بارے میں لکھتے ہوئے خیال آتا ہے کہ وہ اُردو فکشن میں ادبی سماجیات کے طلبا کے لیے ایک ضروری حوالہ ہے۔میں قرۃالعین حیدر کو کامیاب ادیبہ سمجھتا ہوں۔

☆ ممتاز احمد خاں

انسانی زندگی میں ناقابل یقین اتھل پتھل قرۃالعین حیدر کا اہم موضوع ہے جس کے لیے وہ وقت کو تصوروار گردانتی ہیں اور اپنے طویل ماجرے کو وہ تاریخ کے آئینے میں رکھ کر دیکھتی اور پرکھتی ہیں اور اس ذہنی ریاضت کو وہ تاریخیت کے نام سے تعبیر کرتی ہیں۔

☆ ڈاکٹر وزیر آغا

قرۃالعین حیدر اُردو فکشن کے حوالے سے ایک بڑا نام ہے انھوں نے خوب صورت افسانے لکھے اور شاہ کار ناول بھی بالخصوص ''آگ کا دریا'' میں انھوں نے ثقافتی تسلسل کا جس فن

کارانہ انداز میں احاطہ کیا اس نے انھیں اُردو ناول کے میدان میں ایک مقام امتیاز عطا کر دیا۔
قرۃ العین حیدر کا مطالعہ وسیع، نظر عمیق اور ان کے ہاں تخلیقیت کی رونہایت فروزاں تھی۔

☆ ڈاکٹر لطیف الزماں خاں

میں نے اپنی اناسی سالہ زندگی میں محترمہ قرۃ العین حیدر جیسی مہذب تعلیم یافتہ، شائستہ متواضع اور انتہائی دل نشیں انداز میں گفتگو کرنے والی کسی اور خاتون کو نہیں دیکھا۔ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ان کے ہاں اقدار کی اہمیت کتنی اور کیسی ہے۔ اقدار اور روایات وہ ہوتی ہیں جو مستقل ہوں جو طوفانوں کی زد میں آئیں تب بھی ادھر اُدھر نہ ہوں۔ اقدار اور روایات طویل زمانے کے تجربے پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان کو تحریروں میں جگہ دینا دراصل انھیں محفوظ کرنے کے مترادف ہے۔ جتنی شدت اور سرعت سے زندگی میں تبدیلیاں آتی ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر اپنی تاریخ کو یاد کرنا اور رکھنا بیان کرنا اور دل میں اتار دینے کا فن جیسا قرۃ العین حیدر کو آتا ہے اس کی دوسری مثال اُردو فکشن میں نہیں ہے۔

تحقیقی مقالے

قرۃ العین حیدر کے افسانوں کا فکری وفنی ارتقا (ایم فل) جمیل اختر جواہر لعل نہرو یونیورسٹی-89

قرۃ العین حیدر کے فکشن کا تنقیدی مطالعہ (پی ایچ ڈی) جمیل اختر جواہر لعل نہرو یونیورسٹی-95

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تاریخی شعور (پی ایچ ڈی) خورشید انور جواہر لعل نہرو یونیورسٹی

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تہذیبی شعور (ایم فل) ابوالکلام۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تہذیبی شعور (ایم فل) کلیم اللہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی

سوانحی ناول اور قرۃ العین حیدر (ایم فل) محمد اصغر جواہر لعل نہرو یونیورسٹی

قرۃ العین حیدر کی رپورتاژ نگاری کا تجزیاتی مطالعہ (ایم فل) محمد انصر جواہر لعل نہرو یونیورسٹی

قرۃ العین حیدر تشخص کی تلاش میں (ایم فل) امجد طفیل، پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان

شہرت از یموف نے تھیسس لکھی، ماسکو کے اورینٹیل انسٹی ٹیوٹ سیکرسٹینا اوسٹریلڈ نے آپ کے تین ناول میرے بھی صنم خانے، آخر شب کے ہم سفر، آگ کا دریا، پر برلن سے پی ایچ ڈی کی۔ مقالہ جرمن زبان میں لکھا ہے۔ 1985 میں پی ایچ ڈی ایوارڈ ہوئی۔

غزالہ نے فلاڈیلفا سے پی ایچ ڈی کی ہے۔

قرۃ العین حیدر کے ناولٹ کے نسوانی کردار۔ (ایم فل) اعجاز الرحمٰن جے این یو

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری (مقالہ ایم اے) اسد ایوب نیازی، لاہور
قرۃ العین حیدر فاطمہ نقوی، لاہور
قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری (پی ایچ ڈی) سہیل بیابانی، کرناٹک
قرۃ العین حیدر۔تحریروں کے آئینے میں۔(پی ایچ ڈی) ڈاکٹر اختر سلطانہ حیدرآباد 1985
گردش رنگ چمن۔تنقیدی جائزہ
(ایم فل) فاطمہ نقوی۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد پاکستان
اقبالیات اور قرۃ العین حیدر (ایم فل) نسیم عباس چودھری۔علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

رسالوں کے خصوصی نمبر

شاعر	گوشہ قرۃ العین حیدر، شمارہ7	1978
سطور	لاہور، شمارہ4	2003
کتاب نما	دہلی	ستمبر2007
اردو دنیا	دہلی	اکتوبر2007
ایوان اردو	دہلی، گوشہ	اکتوبر2007
آجکل	دہلی	نومبر2007
فکر و تحقیق	دہلی	جنوری تا مارچ2008
قومی زبان	کراچی	جنوری2008
نیا دور	لکھنؤ	فروری۔ مارچ2009
روشنائی	پاکستان	
سپوتنک (ماہنامہ)	لاہور	2007
الحمر (ماہنامہ، گوشہ)	لاہور	2007
ادب لطیف (گوشہ)	لاہور	2007

چہارسو	راولپنڈی	2005
Annual of Urdu Studies	U.S.A	
شعروحکمت (گوشہ)	حیدرآباد، شمارہ 10، دورسوم جلد اوّل	
شاعر (گوشہ)	ممبئی	جنوری 2008

فکروفن اور شخصیت پر کتابیں

قرۃ العین حیدر کا فن   عبدالمغنی   موڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی   1985

قرۃ العین حیدر کا فن   عبدالمغنی   گلوب پبلشرز، لاہور   1991

قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری   شہنشاہ مرزا   نصرت پبلی شرز لکھنؤ   1989

قرۃ العین حیدر تشخص کی تلاش میں   امجد طفیل   بکس اینڈ لٹریری ساؤنڈ، لاہور   91

قرۃ العین حیدر-ایک مطالعہ   مرتبہ: ارتضیٰ کریم   ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی   92

قرۃ العین حیدر کے خطوط   خالد حسن   سٹی پریس بک شاپ کراچی   2002

قرۃ العین حیدر-خصوصی مطالعہ-مرتبین: سید سہیل ودیگر-بیکن بکس، ملتان، پاکستان   2003

قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری   سہیل بیابانی

قرۃ العین حیدر تحریروں کے آئینے میں-ڈاکٹر اختر سلطانہ-سب رس، کتاب گھر، حیدرآباد   05

قرۃ العین حیدر ایک مطالعہ-پروفیسر محی الدین ممبئی والا-   اردو ساہتیہ، اکادمی، گجرات   1999

کتھا کار اگیے اور قرۃ العین حیدر-ڈاکٹر غلام محمد بنگلو-   موڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی   2003

قرۃ العین حیدر بحیثیت ناول نگار   اسلم آزاد   سیمانت پرکاشن، دہلی   2004

قرۃ العین حیدر اور ناول کا جدید فن   عبدالسلام

قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تاریخی شعور۔خورشید انور انجمن ترقی اردو، دہلی 1999
قرۃ العین حیدر۔ایک عظیم ادیبہ افضل توصیف انجمن ترقی اردو، پاکستان 1999
قرۃ العین حیدر۔ذات وصفات مجیب احمد خاں کتابی دنیا، دہلی 2008
قرۃ العین حیدر۔شخصیت اور فن مرتبہ: صاحب علی شعبۂ اردو ممبئی یونیورسٹی 2008
چاندنی بیگم ایک جائزہ انوار الحق ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی 2007
گردش رنگ چمن تنقیدی جائزہ فاطمہ نقوی الحمد پبلی کیشنز۔لاہور 2007
قرۃ العین حیدر اُردو فکشن کے تناظر میں، حسن ظہیر، ممتاز احمد خاں، انجمن ترقی اُردو پاکستان 2009
قرۃ العین حیدر کے افسانے ایک تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ۔رئیس فاطمہ۔کراچی 2010
قرۃ العین حیدر اور ریور آف فائر۔رخشندہ جلیل۔(انگریزی مضامین) کراچی 2011
آکار بکس
دہلی، 2011
اقبالیات اور قرۃ العین حیدر۔نسیم عباس چودھری۔اقبال اکادمی پاکستان 2009

حوالہ جاتی کتابیں

وہ کتابیں جن میں قرۃ العین حیدر کے بارے میں معلومات درج ہیں:

1. Who's who in India — Imprinting Bombay
2. India who's who — Infa Publication, New Delhi
3. Learned India — Asia International, New Delhi
4. Who's who in Indian Literature — Sahitya Academy, New Delhi
5. Reference Asia — Reference Asia, New Delhi
6. Who's who in the world
7. International Authors and writer who's who
8. Encyclopedia of Indian Literature — Sahitya Academy, New Delhi
9. Dictionary of International Biography, Vol XVII, New Delhi

10. Urdu Encyclopedia N.C.P.U.L. New Delhi

11. Musannifeen aur Shora ki Directory Urdu Academy
    Delhi, Gopi Chand Narang.

معنون کتابیں

آتی جاتی لہریں	مظہر امام	2000
ادبی تاثرات	ڈاکٹر مجیب احمد خاں	2002
کلیات بلونت سنگھ (سوم)	جمیل اختر	2010

انگریزی میں مضامین

Ahmad, Jalaluddin

Qurratulain Hyder Contemparary Painters, Book , 1958

Ahmad, Dr. Aftab

The mystic in Qurratulain Hyder Novel, Dawn, August 19, 1988

Ahmad,Khalid

Qurratulain: Cataloguing the nostalgia of by gone days, The Nation, Lahore, 11 May, 1988

Akhtar,Md. Khalid

Chandni Begum, Entrancing Story, The News, Lahore, 16 April, 1990

Ali,Masoom R.

An interview with Qurratulain Hyder,

Ansari,B.A.

Heritage take a Bow- Sunday, Herald Maharashtra, Aug 12-90

Anwer Enayetullah

The Rise of the Urdu Novel,Pakistan Quarterly-60

Asaduddin,M.

☆The Novels of Qurratulain Hyder, India Literature, Mar-April, 1991

☆The Exile's Return:Qurratulain Hyder Art of Fiction. Manushi,119, July August,2000

☆First Urdu Novel: Contesting Claimers and Disclaimers,The Annual of Urdu Studies, Vol.16,2007

Askari-,M.H.

Glimpses of an era lost for ever, Dawn Dec 3-93 (The Nautch Girl) Book Review.

Dulla,Sutapa JNU

Fire flies in the mist- , Indian review of book, May-94

Farrukhi,Asif

The Diva of Urdu Fiction, Dawn, 26 August2007

Gandhi,Eela

Fire flies in the Mist, (Book review) the book review/ Vol-X VIII- Nov-5

Gupta, Sar mistha Dutta

All communitives have become obsessed with identity, sarmistha The telegraph-3-3-91

Hakeem,Aziz

Qurratulain Hyder: An appreciation, Melbourne Report, June-91

Hameed- Syeda

☆Under Pressure, T.O.I. March 27-90

☆The web of time (fire flies of the Mist) Indian Express Jan-30-94

Hasan,Khalid

☆Off the Mark, Holiday, Dacca-66

☆The other Annie,The Muslim Islamabad, May- 19-86

☆The Vision of Qurratulain Hyder, The Friday Times, Lahore,Dec2008.

☆Qurratulain Hyder Literature's First Lady-The Annual of Urdu Studies.

Hasan Mohd

Basking in glory of merit, The Statesman, July 16-90

Hasan, Moshirual

Joint Narratives, Separate Nations: Qurratulain Hyder's Aag Ka Darya, In Moshirul Hasan and Asim Roy (eds) Living together Separately: Cultural Indian in History and Politics New Delhi, Oxford University Press 2005.

Hanfi,Shamim

From 'Giggling Teenager' to ireverent writer (Interview) Times of India, Delhi, 22-7-1990

Husain, Aamir

☆Qurratulain Hyder, Contemporary world writers,

☆The Novel's Indian ancestors, TLS Nov 19-92 (The Nautch Girl)

Husain,Intezar

☆Retorting to the critics,, Dawn Magazine, Nov-9-95

☆In defence of chandni Begum,

Ibne Saeed

The River of Fire An Analysis, Morning, News,Karachi, 6-3-60

Iqbal,Muzaffar

Strange Case of Qurraturlain Hyder,

Jauhar, Mohd Din

Gardish-e-Rang-e-chaman the apocalyptic vision,

Kamran, Jilani

End of the empire-in Urdu, The Nation, Lahore 11-May, 1988

Kazmi, Nighat

Hyder's a self effacing celebrity,

Khaleej Times

Still Giggling Senior Writers Khaleej Times, July,29-90.

Kirkus

The Dancing Girl- Review Oct-1-93

Liyanaze, Amara Keerthi

River of Fire: Critiquing the Ideology of History Annual of under studies vol.18, 2003.

Majid,Yasmin

Dark dancer, Belmont-Indian Express Nov. 21-93

Malik, O.P.

Star crossed loversing British India, India Abroad, New York

Meer, Safdar

☆Under Development of the novel, Muslim, Islamabad, 31-Jan-80

☆A Modern Mystical Novel, Pakistan, Dawn, Dec 28, 1990

☆Of Lucknow- Past & Present,Dawn, Lahore 25 Sep.1987

Mehdi.,Baqar

The pom pom darling of fiction,

Moghni,Abdul

Qurratulain Hyder a unique writer, Radiance, 29 July- 90

Mohan,Mamlesh

Qurratulain Hyder daughter of the East, The Tribune, Feb 27-93

Mohsin, Sabih

Qurratulain Hyder in English,

Naim, CM-

A task completed, T.O.I March 16-80.

Narasimhan,Raji

Fire flies in the Mist- The Pioneer Nov 20-93

Narang. G.C-

Qurratulain Hyder: an author par Excellence, Indian Literature, Sahitaya Academy, Sep & Oct, 2007.

Navjot

The Landscape of fear,

Nizami, Zafar Ahmad

A Challenge of Mores,

1. **Oesterheld, Christina**

In Pursuit of Qurratulain Hyder(Partly) a delective Story Annual of Urdu Studies. vol.23, 2008

2. **Oldfield, Anna**

Confusion in the Universe: Conflict and Narrative in Qurratulain Hyder's River of Fire.Annual of Urdu Studies. vol.25, 2010.

Rehman, Anisur

A woman's life- (Reviews) B.J.K. The Statesman, Calcutta- 19 July- 81

Rehman, M. Salimur

Yesterday this days madness did prepare,Pakistan Times 8-Jan-1998

Rais, Qamar

Kare Jahan Daraz Hai, Indian Publishing in the section, Urdu

Raja.,Masood Ashraf

Qurratulain Hyder's River of Fire: The Novel and the politics of writing beyond the Nation-State:Interactions Vol.15 No.2,2006

Rizvi, Siraj

The River of Fire- Morning News,Karachi, 17-4-60

Sadiq,M

Twentieth Century Urdu Literature, Karachi Royal Book Company,83

Sangari Kumkum

Qurratulain Hyder's Aag Ka Darya. Muse India, Issue 14, July,Aug2007.

Scott,Whitney

The Dancing Girl, Nov 15-93 (A classic preserved) B.Rev.

Siddique,M.A.

Moon Struck, The Herald, April-91

Siddique,Khurram.K.

Qurratulain Hyder as a Short Story Writer.

Singh.,Kushwant

Bengal's Trauma in fiction, (Fireflies of the Mist) Rev-India Today-12 Dec.

Sood, K.N.

Writer Extra Ordinary.

Syed Muzaffar Ali

A Novel of on Trial: with a brave defence.

Pre History of the Urdu Novel, Urdu Atuk, July-Sep, 2.(Pakistan)

Zaman,Hameed

☆Qurratulain Hyder:Urdu Novelist who creates magical reality, -Friday Muslim- Jan 31-92

☆A Voice of reason and emotion Uncensored,

Zaid,Nayyar Abbas

Qurratulain Hyder as the Translator of the Novel Stock4 Beacan Books Publications

Zaidi, Nishat

Qurratulain Hyder as an icon of Urdu Fiction, Indian Literature.

Zutshi,Urmila

A woman's life- (Reviews) B.J.K. The Statesman, Calcutta-19 July- 81 HT, Delhi- April-12-81

مضامین ہندی میں

1- قرۃ العین حیدر - کچھ شبد - قمر رئیس آجکل ہندی اکتوبر 90

2- ہم سب اتہاس کے چوکھٹے میں بندھے ہیں (انٹرویو)

راجندر اپادھیائے - آجکل اکتوبر 90

3- قرۃ العین حیدر ہندوستانی سنسکرتی کے درپن میں

ایم صدیقی نہور - روپ کی ریکھا ستمبر 91

4- داستان گوئی کا فن اسد زیدی

5- قرۃ العین حیدر سے پدما سچدیو کی بات چیت - نو بھارت ٹائمز (انٹرویو)

22/مارچ 93

6- میں نے اپنا پڑھنا لکھنا اوڑھنا نہیں بنایا ہمانشو جوشی (انٹرویو)

پنجابی/سرائیکی

مائے نی میں کنہوں آکھاں ترجمہ: پروین ملک سطور لاہور، شمارہ 4 2003

اے گاکھیں ترجمہ: نسیم اختر سطور لاہور، شمارہ 4 2003

اخبارات ورسائل

جن میں انگریزی مضامین شائع ہوئے

1- پاکستان ٹائمز (ڈیلی) پہلا مضمون جارج برناڈ شا پر لکھا
2- ایسٹرن ورلڈ لندن (ماہنامہ)
3- ڈیلی ٹیلی گراف لندن (عورتوں کے صفحہ پر)
4- السٹریٹیڈ ویکلی
5- سنڈے مڈ ڈے آف بمبئی
6- ایمپرنٹ بمبئی بحیثیت ایڈیٹر ان کا ایک صفحہ Beside Books کے نام سے تھا جس میں تھیٹر، سنیما اور کتابوں پر تبصرے لکھا کرتی تھیں۔
7- ٹائمز آف انڈیا، بمبئی
8- Women's World کراچی (کہانی)
9- سنڈے (کلکتہ)
10- دی اسٹیٹس مین کلکتہ
11- دی انڈین ایکسپریس

رسائل جن میں تخلیقات شائع ہوئیں

1- بچوں کا اخبار 'پھول'	لاہور	1939
2- بنات	لاہور	39
3- ہمایوں	لاہور	39

اس کے فوراً بعد

1- ساقی دلّی
2- نیرنگ خیال لاہور
3- ادب لطیف لاہور
4- عالم گیر- دلّی لاہور
5- سویرا، لاہور
6- عصمت، دلّی
7- تہذیب نسواں لاہور
8- ادیب، لاہور

پھر چھپتی رہیں

1- نقوش، لاہور
2- نقش کراچی
3- فنون، لاہور
4- نیا دور کراچی و بنگلور
5- شمع دلّی
6- بیسویں صدی، دلّی
7- بانو، دلّی
8- ماہ نو کراچی
9- افکار، علی گڑھ
10- نگارش امرتسر
11- پگڈنڈی، امرتسر
12- آجکل، دلّی
13- ہم قلم، کراچی
14- الفاظ، علی گڑھ
15- سیپ، کراچی
16- گفتگو، بمبئی
17- کتاب لکھنؤ

اشعار سے ماخوذ

کتابوں کے عنوانات

افسانوں کے عنوانات

قرۃ العین حیدر نے اپنی کتابوں اور اپنے افسانوں کے عنوانات زیادہ تر مختلف شاعروں کے اشعار سے اخذ کیے ہیں۔ عنوانات یوں ہی نہیں رکھ لیے بلکہ ان میں بھرپور معنویت ہے۔ پہلے افسانوی مجموعہ "ستاروں سے آگے" کا عنوان ان کے عزائم اور مستقبل کے سفر کی داستان کا اعلامیہ بھی ہے اور ان کے "جہاں اور بھی ہیں" کی جستجو کا اظہار بھی۔ یہ سفر افسانوی مجموعہ روشنی کی رفتار سے ہوتا ہوا ناول میرے بھی صنم خانے، آگ کا دریا سے چاندنی بیگم پر ختم ہوتا ہے یہ سب یوں ہی نہیں ہے۔ جہاں اور بھی ہیں کی تلاش موضوعات فن اور تکنیک کی سطح پر پیش کر کے ہر عنوان شعر کی پوری تفسیر و تشریح پیش کر دی ہے۔ گردش رنگ چمن کا عنوان ناول کا نہ صرف اصل موضوع ہے بلکہ کرداروں کے گردش کی پوری داستان بھی۔ غالب کے شعر کی اس سے اچھی تشریح کوئی اور نہیں ہو سکتی تھی۔ لہٰذا قرۃ العین حیدر کے ناولوں اور افسانوں کا مطالعہ کرتے وقت اس نکتے کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے پھر مطالعہ کا اصل مقصد بھی فراہم ہو سکے گا اور ان کے نظریۂ فن اور فلسفہ کو صحیح طور سمجھا جا سکے گا اور ان کے سماجیاتی تجزیہ کے وژن اور روح کی گہرائی کا بھی اندازہ ہو سکے گا۔ یہاں عنوان کتاب اور عنوان افسانہ کے ساتھ مکمل شعر دینے کی اصل وجہ یہ ہے کہ عینی کو موضوع کے اس تناظر میں سمجھنے اور پرکھنے کی کوشش کی جائے۔ بہت سے عنوانات تلاش کے باوجود مکمل شعر کا جامہ پہننے سے قاصر رہے اگر آپ کی دور رس نگاہ وہاں تک پہنچ سکے تو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

عنوانِ کتاب ماخوذ بر اشعار

ناول

میرے بھی صنم خانے: (ناول)

میرے بھی صنم خانے، تیرے بھی صنم خانے
دونوں کے صنم خاکی، دونوں کے صنم فانی
(اقبال: غزل۔ بالِ جبریل)

سفینۂ غم دل: (ناول)

فلک کے دشت میں تاروں کی آخری منزل
کہیں تو ہوگا شب ست موج کا ساحل
کہیں تو جا کے رکے گا سفینۂ غم دل
(فیض، صبح آزادی۔ دستِ صبا)

آگ کا دریا: (ناول)

یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجیے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے
(شعلۂ طور، جگر مراد آبادی)

آخر شب کے ہم سفر (ناول)

آخر شب کے ہم سفر فیض نہ جانے کیا ہوئے
رہ گئی کس جگہ صبا، صبح کدھر نکل گئی
(زنداں نامہ۔ فیضؔ)

کارِ جہاں دراز ہے: (ناول)

باغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر
(اقبال: بال جبریل)

گردشِ رنگ چمن: (ناول)

عمر میری ہوگئی حرفِ بہارِ حسنِ یار
گردشِ رنگِ چمن ہے ماہ و سالِ عندلیب
(غالبؔ)

اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجیو (ناولٹ)

اور ے بدھاتا بنتی کروں توری پیاں پروں بارم بار
اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجیو چاہے نرک دیجیو ڈار

افسانوی مجموعہ

ستاروں سے آگے: (مجموعہ)
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
(اقبال: غزل-بال جبریل)

پت جھڑ کی آواز (ناولٹ)
ڈوبتے سپنے ٹوٹتی کرنیں مدھم ہوتے ساز
پیرس اور لاہور میں سنیے پت جھڑ کی آواز
(جمیل الدین عالی 1971)

(اس نام کو عالی نے بعد میں اپنے دوہے میں استعمال کیا ہے)

فصلِ گل آئی یا اجل آئی (بابِ ناول)

فصلِ گل آئی یا اجل آئی کیوں درِ زنداں کھلتا ہے
کیا کوئی وحشی اور آ پہنچا یا کوئی قیدی چھوٹ گیا
(فانی بدایونی)

ہمیں چراغ، ہمیں پروانے (ترجمہ از ہنری جیمس)

دنیا دنیا عالم عالم تھے اک روز یہی ویرانے
وادی وادی جنگل جنگل چھان گئے تیرے دیوانے
سامنے کی چیزیں بھی فراق انسان کو چونکا دیتی ہیں
بزم میں جاگتا خواب یہ دیکھا ہمیں چراغ ہمیں پروانے
(فراقؔ)

مرتبات

دامانِ باغباں (مجموعۂ خطوط)

کفِ گل فروش (ایک صدی کا عمرانی البم)

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامانِ باغباں و کفِ گل فروش ہے
(غالبؔ)

ہوائے چمن میں خیمۂ گل (کلیات نذر سجاد حیدر)

ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گل
یہی ہے فصلِ بہاری، یہی ہے باد مراد
(اقبال)

عنوان افسانہ

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
(طارق کی دعا-اقبال)

دکھلایئے لے جاکے تجھے مصر کا بازار

دکھلایئے لے جاکے تجھے مصر کا بازار
خواہاں نہیں لیکن یہ کسی جنس گراں کا
(سودا)

سنا ہے عالم بالا میں کوئی کیمیا گر تھا

سنا ہے عالم بالا میں کوئی کیمیا گر تھا
صفا تھی جس کی خاک پا میں بڑھ کر ساغر جم سے
(بانگ درا نظم محبت - اقبالؔ)

آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا

کن نصیبوں پہ کیا اختر شناس
آسماں بھی ہے ستم ایجاد کیا
(مومنؔ)

یہ داغ داغ اجالا، یہ شب گزیدہ سحر

یہ داغ داغ اجالا، یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
(فیضؔ)

انت بھئے رُت بسنت میرو

انت بھئے رُت بسنت میرو
اَورن کے من شانت بھیئے

نظارہ درمیاں ہے

تو سامنے ہے اپنے بتلا کہ تو کہاں ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں نظارہ درمیاں ہے

دریں گرد سوارے باشد

خاکسارانِ جہاں را بہ حقارت، منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد
(سعدیؔ)

ایں دفتر بے معنیٰ

ایں خرقہ کہ من دارم در رہنِ شراب اولیٰ
ایں دفتر بے معنیٰ غرقِ مے ناب اولیٰ
(حافظ شیرازی)

میں بوری ڈوبت ڈری

جن ڈھونڈھا تن پائیاں گہرے پانی پیٹھ
میں بوری ڈوبت ڈری رہی کنارے بیٹھ
(نامعلوم)

اکثر اس طرح بھی رقص فغاں ہوتا ہے

ساز و مطرب کے کرشموں پہ نہ جانا کہ یہاں
اکثر اس طرح سے بھی رقص فغاں ہوتا ہے
(جگر مرادآبادی)

رقص شرر

یک نظر بیش نہیں فرصت ہستی غافل!
گرمی بزم ہے اک رقص شرر ہونے تک
(غالبؔ)

دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم

میرود از فراق تو خونِ دل از دو دیدہ ام
دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جو بہ جو
(قرۃالعین حیدر طاہرہ ایران)

آوارہ گرد

آوارہ گرد تیرے در پہ کھڑا ہے
للہ کیا کشش ہے تیرے آستانے میں
(سجاد حیدر یلدرم)

رپورتاژ

دکن سانہیں ٹھار سنسار میں (رپورتاژ)

دکن سا نہیں ٹھار سنسار میں
پنج فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں
(ملا وجہی)

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے (رپورتاژ)

قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے
دختر فاطمہ غیرت سے موئی جاتی ہے
روح قالب میں یہ زنداں میں گھبراتی ہے
بے حواسی سے ہر اک بار وہ چلاتی ہے
آسماں دور، زمیں سخت، کدھر جاؤں میں
بی بیو! مل کے دعا مانگو کہ مر جاؤں میں
(میرزا دبیر)

استخوانوں کے لرزنے کی صدا آتی ہے
قیدخانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے
(نامعلوم)

کوہ دماوند

مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بین و حق اندیش
خاشاک کے تو دے کو کہے کوہ دما وند
(اقبالؔ)

جہانِ دیگر

سرسری تم جہان سے گذرے
ورنہ ہر جا جہانِ دیگر...... تھا
(میر تقی میرؔ)

در چمن ہر ورقی دفتر حال دیگرست

در چمن ہر ورقی دفتر حال دگر ست
حیف باشد کہ زکارِ ہمہ غافل باشی
(حافظ شیرازی)

خضر سوچتا ہے وولر کے کنارے (رپورتاژ)

ہمالہ کے چشمے اُبلتے ہیں کب سے
خضر سوچتا ہے وولر کے کنارے
(اقبال)

چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا

نہ باغ تھے، نہ چمن تھا، نہ آشیانہ تھا
چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا
(چکبست)

گلگشت (رپورتاژ۔سفر روس)

کیا کہیے دماغ اس کا کہ گلگشت میں کل میرؔ
گل شاخوں سے جھک آئے تھے پر منہ نہ لگایا
(میر تقی میرؔ)

ہم کو کیا اہلِ خرد ہوں محو گل گشت چمن
چل دیے اہل جنوں خالی بیاباں رہ گیا
(سجاد حیدر یلدرم، دامان باغباں ص58)

کتابوں کے جعلی اڈیشن

(1) اُلپس کے گیت (2) ڈگو (3) جہاں پھول کھلتے ہیں (4) قرۃ العین حیدر کے منتخب افسانے (5) میرے بہترین افسانے (6) فصل گل آئی یا اجل آئی' خیام پبلشرز لاہور۔ 1968 (7) جگنوؤں کی دنیا (1991) ٹوٹتے تارے (1947) شاہین پبلی کیشن، راولپنڈی، یاد کی ایک دھنک جلے۔ رفعت پبلشرز لاہور (8) اودھ کی شام (9) تین ناولٹ (10) خضر سوچتا ہے (11) اڑے خاکے (12) کچے گھروندے (13) افسانوی مجموعہ (14) چائے کے باغ۔

قرۃ العین حیدر کی کتابوں کے درج بالا جعلی اڈیشن پاکستان میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ کتابیں لاہور، راولپنڈی اور کراچی کے ناشرین نے ان کے مختلف افسانوں اور مضامین کے عنوانات میں ردوبدل کر کے شائع کی ہیں۔ 'کار جہاں دراز ہے' پہلی دو جلدیں اکٹھی کر کے ایک ساتھ شائع کیا ہے جس کے دونوں حصوں کی تصاویر کے 50 صفحات غائب ہیں اور کچھ حذف و اضافہ بھی ہے۔ بیش تر کتابوں پر ان کی ایک پرانی تصویر چھاپی گئی ہے۔ حتیٰ کہ ان کتابوں کے اندر انتساب تک عینی کی طرف سے خود ہی تحریر کر کے چھاپ دیا ہے اور دوسرے مصنفین کے مضامین بطور دیباچہ دیے گئے ہیں۔ ان تمام کتابوں کے افسانے تقریباً وہی ہیں صرف کتاب کے نام بدلے ہوئے ہیں۔ یا ایک آدھ نئے افسانے کے اضافے کے ساتھ پرانے افسانوں کو ملا کر ایک

نئی کتاب بنادی ہے۔ مثلاً جگنوؤں کی دنیا ہی کو لیجیے۔ اس میں عنوان کتاب افسانہ کو چھوڑ کر باقی سات افسانے روشنی کی رفتار کے ہیں اور جگنوؤں کی دنیا ان کا کوئی افسانہ نہیں ہے بلکہ کار جہاں دراز ہے کا ایک باب ہے۔ وہی حال منتخب کہانیوں کا ہے۔ تمام تر افسانے دوسرے مجموعوں سے لیے گئے ہیں۔ اور ایک دو افسانوں کے حذف و اضافے کے بعد ایک نئی کتاب بنادی گئی ہے۔ اُسی طرح 'فصل گل آئی یا اجل آئی' یہ ایک افسانوی مجموعے کا نام بھی ہے جس میں کوئی آٹھ افسانے شامل کیے گئے ہیں، جس میں پانچ افسانے نئے ہیں۔ اسی نام سے ایک ناولٹ بھی آیا ہے جس کے بارے میں مصنفہ کا کہنا ہے کہ آگ کا دریا کے ایک باب کو الگ سے چھاپ دیا گیا ہے۔ یہ دونوں مجموعے جعلی ہیں۔ اس طرح ان کی کتابوں کی تعداد بڑھ کر کوئی چالیس کے قریب ہو گئی ہے جب کہ اور یجنل کتابیں تراجم کو چھوڑ کر ایک درجن سے زائد نہیں ہیں۔ پبلشرز کے پیسہ کمانے کی اس حرکت کو کسی بھی طور پر درست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس طرح کی حرکت کرنے والوں کی بھرپور مذمت ہونی چاہیے۔ تاکہ ناشرین آئندہ اس سے سبق سیکھیں اور ایسی نازیبا حرکت کرنے سے گریز کریں۔

نوٹ:۔

محقق اور ناقد کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے قرۃ العین حیدر کے افسانوی مجموعوں اور ناولوں کی وہی فہرست دی ہے جو اصل ہیں۔ اور جسے مصنفہ نے خود ترتیب دیا ہے یا جو ان کی اجازت سے شائع ہوئی ہیں۔ بقیہ کتابوں کے بارے میں مصنفہ کا کہنا ہے کہ یہ سب جعلی ہیں۔ کلیات کی تدوین مصنفہ کی حیات میں ان کی نگرانی میں کی گئی ہے اس لیے یہ پورے طور پر مستند ہے اور مصنفہ کے ذریعے درست کرایا گیا آخری صحیح متن۔

تحقیق میں معاون کتابیں

	کتاب	مصنف
1-	اردو ناول سمت ورفتار	سید حیدر علی
2-	ترقی پسند تحریک اور اردو افسانہ	ڈاکٹر صادق
3-	جدید اردو ادب	محمد حسن
4-	ادب وآگہی	مجتبیٰ حسین
5-	اردو ناول کی تنقیدی تاریخ	محمد احسن فاروقی
6-	افسانہ حقیقت سے علامت تک	سلیم اختر
7-	افسانے کا منظر نامہ	مرزا حامد بیگ
8-	تنقیدی تناظر	قمر رئیس-
9-	تلاش وتوازن	قمر رئیس-
10-	نیا افسانہ	وقار عظیم
11-	اصول انتقاد ادبیات	عابد علی عابد

12- اردو ناول پریم چند کے بعد ڈاکٹر ہارون ایوب

13- اردو افسانے کا تنقیدی مطالعہ ڈاکٹر مہ ناز انور

14- اردو افسانہ سماجی وثقافتی پس منظر ڈاکٹر عزیز فاطمہ

15- شناخت شین اختر

16- اردو افسانے کے افق مہدی جعفر

17- اُردو ناول کے چند اہم زاویے۔ ممتاز احمد خاں۔انجمن ترقی اُردو پاکستان 2003

18- آزادی کے بعد اُردو ناول۔ " " " " " " " 2008

19- اُردو ناول کے ہمہ گیر سرکار۔ فکشن ہاؤس، لاہور 2012

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

کلیاتِ آنند نرائن ملا

ترتیب و تدوین: خلیق انجم

صفحات: 770

قیمت :-/170 روپے

کلیاتِ عیش

مرتبہ : حبیبہ بانو

صفحات: 556

قیمت :-/80 روپے

کلیاتِ فانی

مرتبہ : ظہیر احمد صدیقی

صفحات: 318

قیمت :-/101 روپے

خسرو شناسی

مرتبین : ظ۔انصاری
ابوالفیض سحر

صفحات: 368

قیمت :-/81 روپے

انتخابِ کلامِ حسرت

مرتب : فضلِ امام

صفحات: 91

قیمت :-/30 روپے

جامع التذکرہ (جلد سوم)

مؤلف : محمد انصار اللہ

صفحات: 965

قیمت :-/346 روپے

ISBN:978-93-5160-063-3

Price ₹ 143/-

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025